اصلاحی وتربیتی مکتوبات

ازافادات

حضرت مولانا پیر محمد اسلم نقشبندی مجددی مدظلہ

خلیفہ مجاز

پیر طر □ رہبر شریعت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	اصلاحی وتربیتی مکتوبات
از افادات	حضرت مولانا پیر محمد اسلم نقشبندی مدظلہم
مرتب	فقیر محمد ہمایوں عفی عنہ
ناشر	مکتبہ جامعۃ الصالحات
اشاعت اول	مئی 2010
کمپیوٹر کمپوزنگ	فقیر محمد ہمایوں عفی عنہ
تعداد	1100

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

موضوع	مکتوب الیہ	صفحہ نمبر
پیش لفظ	مولانا خلیل الرحمٰن انوری نقشبندی	8
عرض مرتب	فقیر محمد ہمایوں عفی فنہ	11
سلوک نقشبندیہ کا عبور	پروفیسر محمد اسلم نقشبندی مجددی	14
خدمت کی سعادت	حضرت جی دامت برکاتہم	18
فکر آخرت پیدا کریں	مولانا خلیل الرحمٰن انوری نقشبندی	20
آداب سیکھنا ضروری ہے	مفتی شعیب صاحب	23
اصلاح کی فکر	مولانا حبیب الرحمٰن صاحب	25
خصوصی نصیحتیں	مولانا عتیق الرحمٰن صاحب	27
ضروری باتیں	مولانا ا□ الرحمٰن صاحب	29
عشق رسول ﷺ بڑھانے کے ذرائع	میجر محمد اسد صاحب	31
استغفار کیسے کیسے کریں؟	محمد ہمایوں صاحب	34
شیطانی وساوس اور غلط فہمیاں	عرفان اللہ صاحب	40
بدگمانی کا علاج	سید رضوان حیدر صاحب	41
رابطہ شیخ کی اہمیت	خرم صاحب	45
رابطہ شیخ انتہائی ضروری ہے	نور محمد صاحب	47
حب د□ کی مذمت اور اصلاح	محمد آصف صاحب	49
پانچ اہم باتیں	اورنگزیب صاحب	52
بیٹی کو خصوصی نصیحتیں	بنتِ اسلم زید مجدھا	53
لاپرواہی کا علاج	بنتِ اسلم زید مجدھا	60

موضوع	مکتوب الیہ	صفحہ نمبر
دعا اور خصوصی نصیحتیں	بنتِ اسلم زید مجدھا	64
امام ربانیؒ کی نصیحتیں	بنتِ بشیر	68
دس انمول موتی	بنتِ خالد	70
پتے کی بات	بنتِ ممتاز	73
دعوتِ دین کا درد	بنتِ عبدالعزیز	74
اصلاحی وتربیتی باتیں	طالبات جامعۃ الصالحات	76
مقربین کے اعمال	سید رضوان حیدر صاحب	79
حضرت امام ربانیؒ کی وصیتیں	سید رضوان حیدر صاحب	82
مقربین کا درد وغم	سید رضوان حیدر صاحب	84
دین کے کام کی دردمندی	سید رضوان حیدر صاحب	95
چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی تلقین	سید رضوان حیدر صاحب	96
ضروری سوالات کے جوابات	محمد ہمایوں صاحب	98
بدگمانیوں سے بچیں	محمد ہمایوں صاحب	104
درد وسوز کی اہمیت	محمد ہمایوں صاحب	108
ذکر قلبی کے لیے دعا □ مانگنا	محمد ہمایوں صاحب	111
عشق رسول ﷺ پیدا کرنے کا طر □	عمران یوسف صاحب	113
رجوع الی اللہ کی اہمیت	عمران یوسف صاحب	114
اخلاص کیسے پیدا کریں؟	جاوید اقبال صاحب	116
توجہ حاصل کرنے کے طر □	جاوید اقبال صاحب	118
محبت الٰہی کیسے پیدا کریں؟	میجر محمد اسد صاحب	121
فکر آخرت کی باتیں	طاہر محمود صاحب	124

موضوع	مکتوب الیہ	صفحہ نمبر
سچی طلب کی برکات	شمس القدیر صاحب	126
دل کی اصلاح	نصیر احمد صاحب	129
بیماریوں کے علاج کی فکر	رشید احمد صاحب	130
دل کی د□	انجینئر وقار صاحب	133
اللہ تعالیٰ کے لیے محبت	خرم صاحب	137
اللہ تعالیٰ سے دوستی کریں	ارشاد علی بھٹی صاحب	140
معمولات کی پابندی	قربان احمد صاحب	142
زندگی گناہوں سے پاک کیجئے	عبدالرؤف خان صاحب	144
رابطے کی ضرورت اور اہمیت	خدام الدین صاحب	149
رزق کے مسئلے کا حل	محمد بلال صاحب	151
پیچیدہ بیماریوں کا علاج	جمال شاہ صاحب	154
جھوٹ کا علاج	حافظ محمد شفیق صاحب	156
معمولاتِ نقشبندیہ کی اہمیت	ہارون بشیر صاحب	159
لایعنی سے پرہیز	شفاء الدین صاحب	162
صحبت شیخ کی کمی کیسے دور کریں؟	محمد عابد صاحب	164
عشق الٰہی کی تڑپ	بنتِ لیاقت	166
عشق رسول ﷺ کی وصیت	بنتِ انور	168
پریشانیوں کا حل	راشدہ بی بی	169
محبت الٰہی کا درد	بنتِ انور	171
معمولات کی پابندی کریں	بنتِ خلیق	174
اپنا محاسبہ کیسے کریں؟	بنتِ نذیر	178

موضوع	مکتوب الیہ	صفحہ نمبر
د□اور آخرت کا سب سے بڑا مسئلہ	بنتِ سردار	180
□ زکی اہمیت اور ماڈرن اسلام کا فتنہ	بنتِ شفیق	183
ابتداء اور انتہاء میں اخلاص	بنتِ طاہر	187
دعوتِ دین کے لیے تڑپنا	لیکچرر صاحبہ	190

پیش لفظ

تحریر اور تقریر کا موازنہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر تحریر قبول ہو جائے تو اس کا فیض صدیوں چلتا ہے۔ بخاری شریف کتنا عرصہ پہلے لکھی گئی□ اس کا فیض اب تک جاری وساری ہے۔ دین اسلام کا فیضان تقریر سے بھی □ ہے اور تحریر سے بھی □ ہے□ تحریر کا فیض بہت دیر پا ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ اگر حضرت تھانوی کی عمر اپنی طبعی عمر سے کئی گنا زیادہ بھی ہوتی پھر بھی ان کی تقریر کا فیض تحریر کے فیض سے زیادہ نہ ہوتا کیو□ ان کی تحریر کا فیض پوری د□ میں دور دور تک پھیل گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے زمانے سے ہی قرآن حکیم، احادیث مبارکہ کو لکھنے کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ دین کی دعوت کو دوسرے علاقوں تک پھیلانے کے لیے آپ ﷺ نے مکتوبات روانہ فرمائے۔ ان میں کچھ مکتوبات آج بھی اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہیں۔

مکتوبات کے ذریعے دعوتِ دین کا کام کرنے کی اس سنت کو بعد کے تمام زمانوں میں علماء کرام ومشائخ □ م نے اختیار کیا کیو□ لوگوں کی تربیت اور اصلاح کے لیے مکتوبات ہمیشہ سے ایک اہم ذریعہ رہے ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ، حضرت خواجہ محمد معصومؒ اور اس زمانے میں ہمارے حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی نے اپنے مکتوبات سے عامۃ الناس کی اصلاح کا بہت کام لیا ہے۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ہمارے حضرت مولانا پیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

مدظلہ بھی اپنے متعلقین کی تربیت کے لیے خطوط تحریر فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کے خطوط اگرچہ مختصر□ جامع ہوتے ہیں۔ ایک ایک لفظ عشق الٰہی وعشق رسول ﷺ میں ڈوب کر لکھا گیا ہے۔ تصوف کے نہایت پیچیدہ مسائل کو آپ نے چند جملوں میں بیان کر کے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ آپ نے ان مکتوبات میں اپنا دردِ دل وسوزِ جگر کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک ایک جملہ سیدھا دل میں اترتا□ جاتا ہے۔ اور ا□سان میں اپنے اعمال کا جائزہ لینے اور انہیں سنوارنے کا زبردست داعیہ پیدا ہوتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اصلاح وتربیت کی ن□ سے پڑھا جائے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز □ رکھتی ہے

کسی کتاب سے صحیح فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ اسے عمل کی ن□ سے پڑھا جائے۔ قرآن حکیم جیسی عظیم الشان کتاب کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے □□□□□□□ ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔

اس کتاب سے کامل فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے جو اللہ کے حکموں کو توڑنے سے ڈرنے والا ہے جو بات سننے اور ماننے والا ہے۔ جو نیکی کی کوشش کرنے والا ہے۔ اسی طرح جو کوئی بھی ان مکتوبات کا مطالعہ اصلاح وتربیت کی ن□ سے کرے گا ا□ء اللہ کبھی محروم نہیں رہے گا۔ ذیل میں ان مکتوبات سے کچھ اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں تا کہ اُس دردِ دل اور سوزِ جگر کا کچھ تھوڑا سا اندازہ ہو سکے۔

۱- ''آپ کے معمولات میں جب کبھی بھی کمی آئے گی تو استغفار میں غفلت کرنے کی وجہ سے کمی آئے گی اس لیے ہر گناہ کے بعد ندامت کریں اور ہاں ہر نیکی

کے بعد بھی استغفار کریں تا کہ عجب اور تکبر پیدا نہ ہو۔ سالکین عموماً عجب کی وجہ سے گرتے ہیں۔''

۲- ''عموماً انسان اپنی غفلت اور لاپرواہی کو معمولی سمجھتا ہے حالا□ یہ بہت بڑی بیماری ہے۔ ہر کام سے پہلے اس غفلت کا علاج ضروری ہے اگر اسی غفلت اور لاپرواہی میں موت آ گئی تو بہت برا پھنسیں گے اللہ تعالیٰ احساس نصیب فرمائے۔''

۳- ''غصہ تکبر کی علامت ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت سے اپنے عیبوں اور کمی کوتاہیوں کو دیکھتے رہنے سے غصہ دب جاتا ہے۔''

۴- ''اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنے کا طر□ یہ ہے کہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے بچا جائے۔ زبان، آ□، دل، دماغ، کان سے ہونے والے گناہوں سے سچی پکی توبہ کی جائے۔ کسی بزرگ کا قول ہے۔ جو انسان علم اور ارادہ سے گناہ کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا □ رد کرنا چھوڑ دیتا ہے۔''

حضرت نے اس عاجز پر اعتماد کیا اور اپنے مکتوبات کا پیش لفظ لکھنے کی اجازت □ فرمائی۔ راقم الحروف ان کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مکتوبات کو لوگوں کے لیے نافع بنائے تا کہ ہر کسی کو اپنی اصلاح وتربیت کا فکر پیدا ہو کیو□ فکر کے بغیر عموماً اصلاح مشکل ہوتی ہے۔ □□□ □□□ □ □□□ □□□ □□□ جس نے طلب کیا پس بے شک اس نے پالیا۔

دعا جو و دعا گو

مولانا حافظ خلیل الرحمٰن انوری نقشبندی مجددی

عرضِ مرتب

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے ا□نوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے ازل سے ہی انبیاء کرام کا سلسلہ جاری فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد جب یہ سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری ان □س قدسیہ کے کندھوں پر ڈالی جنہوں نے اپنے ظاہر و باطن کو عشق الٰہی میں رنگ لیا تھا اور یہ سلسلہ موجودہ زمانے تک □ آرہا ہے۔

اللہ والوں نے ا□نوں کی تربیت کے لیے مختلف ذرائع استعمال فرمائے۔ کبھی طالبینِ حق کو اچھی صحبت میسر کی گئی، کبھی تربیتی مجالس کا اہتمام کیا گیا، کبھی تبلیغی اسفار کیے گئے، کبھی کتب تحریر کی گئیں اور کبھی خطوط کے ذریعے سالکین کی تربیت فرمائی۔ آج کے اس جدید دور میں بھی علماء کرام اور اولیاء اللہ مختلف ذرائع استعمال کر کے یہ فریضہ سرا□م دے رہے ہیں۔ لیکن خطوط ایک ایسا ذریعہ ہیں جو ہمیشہ سے انتہائی اہم تصور کیا جاتا رہا ہے۔ مختلف مشائخ کے خطوط اس سلسلہ میں شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ خصوصاً ہمارے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خطوط شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں۔ موجودہ دور میں ہمارے بڑے حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم کے خطوط طالبینِ حق کی تربیت میں بہت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔

موجودہ زمانے کی انتہائی مصروف زندگی میں د□ ذرائع سے اپنی بیماریوں اور

کیفیات کو کامل طور سے اپنے شیخ تک پہنچانا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔اس لیے طالبین حق اور متعلقین بھی اکثر حضرت شیخ پیر محمد اسلم دامت برکاتہم کی خدمت میں خطوط لکھ کر ہدایت اور راہنمائی کے طالب ہوتے ہیں ۔ میرے حضرت شیخ دامت برکاتہم کمال شفقت سے ان خطوط کا جواب مختصر□ انتہائی جامع انداز میں عنایت فرماتے ہیں۔ ان خطوط میں بیماریوں کی ٹھیک ٹھیک تشخیص اور پھران کے موافق علاج تجویز فرماتے ہیں۔جیسا کہ ایک خط میں غیبت کا علاج بتاتے ہوئے رقم طراز ہیں

''اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ دو آدمی بیٹھے ہوں تو تیسرے بندے کی بات نہ کریں بس آپس میں اپنی ہی بات کریں کسی Third Person کی بات نہ کریں۔ا□ء اللہ اس طرح بار بار مشق کرنے سے علاج ہو جائے گا۔مقولہ ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے تا کہ نہ بیماری پیدا ہو اور نہ ہی علاج کرنا پڑے۔''

اس طرح حضرت شیخ مدظلہ کے خطوط کا ایک بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا تھا اور ڈر یہ تھا کہ اگر انہیں مرتب نہ کیا گیا تو یہ علم و ہدایت کا عظیم ذخیرہ ضائع ہی نہ ہو جائے۔ ایک حدیث شریف کا مفہوم بھی ہے کہ علم کو لکھ کر قید کر لو۔

اس سلسلہ میں جب بھی حضرت شیخ مدظلہ سے درخواست کی گئی تو اجازت نہ مل سکی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے میرے احباب کو جن کی سچی طلب اور اخلاص نے حضرت شیخ مدظلہ کو اس طرف متوجہ فرمایا اور عاجز مرتب کی یہ انتہائی خوش قسمتی ہے کہ حضرت شیخ مدظلہ نے اس کے ذمہ یہ عظیم خدمت لگائی۔

الحمد للہ حضرت شیخ مدظلہ کی دعاؤں اور توجہات کی برکت سے اصلاحی اور تربیتی مکتوبات کا یہ پہلا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس عاجز کو یقین ہے کہ جو طالب

حق بھی اسے سچی طلب، اخلاص اور اپنی تربیت کی □ سے پڑھے گا اسے یقیناً فائدہ ہوگا۔ ان خطوط کو مرتب کرتے ہوئے اس عاجز کو ہر خط ہی اپنے بارے میں لکھا ہوا محسوس ہوا اور اس کی برکت سے خوب فائدہ ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمارے حضرت شیخ مدظلہ کا فیض عام وتام فرمائے اور ہمیں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے والا بنائے۔

والسلام

فقیر محمد ہمایوں عفی عنہ

سلوک نقشبندیہ کو عبور کرنے کے لیے اہم باتیں

باسمہ الکریم

اللہ اللہ اللہ

عزیز القدر پروفیسر محمد اسلم صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! آپ کا مکتوب شرف صدور لاکر کاشف احوال ہوا۔ آپ نے پوچھا کہ سلوک نقشبندیہ کو عبور کرنے کے لیے کون کون سی باتیں اہم ہیں؟

جس سالک کے ایک ہاتھ میں دامن اولیاء اللہ اور دوسرے میں اتباع سنتِ رسول اللہ ﷺ ہو وہ نسیم صبح کی رفتار سے اپنی منزل پہ پہنچ جاتا ہے۔ دامن اولیاء اللہ سے مراد شیخ کامل کے ساتھ قلبی نسبت اس طرح نصیب ہو جس طرح حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھی۔ ان عاشقانِ رسول ﷺ کے واقعات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی جان و مال اپنی اولاد سب کچھ نبی اکرم ﷺ پر نچھاور کر دیا۔ حتیٰ کہ [redacted] کا مصداق بن گئے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو معمولی کپڑوں میں دیکھ کر فرمایا ''ابوبکرؓ تم اسلام لانے سے پہلے بڑے صاحب ثروت تھے۔ تمہیں اپنا سب کچھ اسلام کی خاطر قربان کرنا پڑا''۔ صدیق اکبرؓ نے تڑپ کر کہا۔ [redacted]

رہی بات اتباع سنت کی تو اس کے لیے اپنے اندر ایسا ذوق پیدا کریں کہ ادھر نبی اکرم ﷺ کا فرمان سنا اور ادھر اپنے عمل کو اس کے مطابق ڈھال لیا۔ آپ

کی افادیت کے لیے ایک حدیث مبارکہ□ کی جاتی ہے فقیر نے ابتدائے سلوک میں یہ حدیث پڑھی اور آج تک اس کو مشعل راہ بنائے رکھا۔ اتنا فائدہ ہوا کہ بیان سے باہر۔ ہادی اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور د□وآخرت کی چند نہایت اہم باتوں کی نسبت سوالات عرض کئے۔

☆ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں۔

فرمایا کہ خدا سے ڈرتے رہو۔ سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔ خدا کا خوف اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے ا□سان پر علم وحکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

☆ عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں سب سے بڑا ا□سان بن جاؤں۔

فرمایا سب سے بہتر ہے وہ شخص جو دوسرے کو نفع پہنچائے۔ تمہیں چاہیے کہ سب کے لیے نفع بخش بن جاؤ۔

☆ عرض کیا کہ میری تمنا ہے عادل ومنصف بن جاؤں۔

ارشاد فرمایا کہ دوسروں کے لیے وہی پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔

☆ عرض کیا کہ میں خدا کے دربار میں سب سے زیادہ مقرب بننا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو خدا کے مقرب بن جاؤ گے۔

☆ عرض کیا کہ میری تمنا ہے کہ نیکی اور احسان کرنے والا بنوں۔

ارشاد فرمایا کہ□ زاس طرح پڑھو کہ گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس طرح پڑھو کہ گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

☆ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔

ارشاد فرمایا کہ اخلاق وعادات سنوارلو ایمان مکمل ہوجائے گا۔

☆عرض کیا کہ میں خدا کا اطاعت گزار بندہ بننا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ اپنے فرائض ادا کرتے رہو گے تو تمہارا شمار اطاعت گذار بندوں میں کیا جائے گا۔

☆عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملنا چاہتا ہوں کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ غسلِ جنابت کی برکت سے گناہوں سے پاک اٹھو گے۔

☆عرض کیا کہ میری آرزو ہے کہ میدان حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔

ارشاد فرمایا کہ اگر ظلم نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کے ساتھ اٹھو گے۔

☆عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے۔

ارشاد فرمایا اپنے آپ پر اور مخلوق پر رحم کھاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

☆عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ کم ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ استغفار کی کثرت سے پڑھا کرو گناہ کم ہوجا □ گے۔

☆عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں زیادتی ہو۔

ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ پاک وطاہر رہا کرو رزق میں زیادتی ہوگی۔

☆عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دوست بن جاؤں۔

ارشاد فرمایا کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان کو اپنے لیے پسند کرلو اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ناپسند ہیں اس کو ناپسند کرلو۔ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دوست بن جاؤ گے۔

☆عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ اگر کسی پر بے جا غصہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچے رہو گے۔

☆عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچو تو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔

☆عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے قیامت میں سب کے سامنے رسوا نہ کرے۔

ارشاد فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رسوائی سے بچائے گا۔

عزیزم! عمل کرنے والے کے لیے یہ حدیث پاک مشعل راہ کی ما□ ہے۔اس کو بار بار پڑھیں اور اپنی زندگی میں یہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔اندرون خانہ دعوات صالحات اور نیک تمنا □ ۔

والسلام مع الاکرام

فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

خدمت کی سعادت

ازسرہندشریف مسجدامام ربانی حضرت مجددالف ثانیؒ

حضرت محترم المقام حضرت جی دامت برکاتہم

السلام علیکم: امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے ۔اس عاجز نے سرہند شریف سے چند کتب خریدی ہیں اگرچہ کوئی بڑے کتابوں کے سٹال نہیں تھے□ دو سٹالوں سے کچھ کتب مل گئی ہیں□ □

میری عجیب حالت ہوگئی ہے کہ جہاں کہیں بھی جاؤں میری□ کتب پر ہوتی ہے۔کسی کی ذاتی لائبریری دیکھتا ہوں تو اس سے کتب نوٹ کر کے پھر انہیں خریدنے کی کوشش کرتا ہوں۔یہ سب آپ کی□ انتخاب کا نتیجہ ہے کہ کئی نایاب کتب دیکھنے اور خریدنے کی توفیق مل گئی۔آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے اس علمی کام کے لیے مجھ جیسے نااہل کو چن لیا اور ٹوٹی پھوٹی خدمت کا موقع عنایت فرمایا۔

اس کے علاوہ حضرت امام ربانی مجددالف ثانیؒ کے مزار شریف پر کئی دفعہ مراقبہ کرنے کا موقع□ اور مجھ جیسے اندھے کو بھی انوارات محسوس ہوئے۔خصوصاً اتنے رش کے موقع پر بھی سکون محسوس ہوا۔

بہت زیادہ رش کے باوجود حضرت امام ربانی مجددالف ثانیؒ کی برکت سے مزار کے بالکل قریب مراقبہ کا موقع□ اور مراقبہ میں د□ کی کیفیت رہی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

آپ کے لیے،معہد الفقیر کے لیے بھی دعا کرنے کی توفیق ہوئی۔بہرحال یہاں پر بہت د□ اور سکون کی کیفیت محسوس ہوئی۔یہاں پر اپنے وقت میں بہت برکت محسوس کی جس کی وجہ سے اکثر وقت ذکر فکر یا کسی نہ کسی دینی مصروفیت میں گذرا۔ایسا

محسوس ہوا کہ کسی اور ہی جہاں میں چلے گئے ہیں کہ جہاں دن رات کا کوئی فرق نہیں ہے۔

آپ کی یاد اور مہربا□ں بھی یاد آتی رہیں اور آپ کی شدتِ محبت میں خوب اضافہ ہوا۔ اتباعِ سنت کا بھی مزید شوق پیدا ہوا۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کا مطالعہ کرنے کی توفیق ملتی رہی جس سے اتباع شریعت کا مزید ذوق وشوق پیدا ہوا۔ اپنی نالائقیوں، کمی کوتاہیوں اور فضولیات پر بڑی ندامت ہوئی کہ ہم نے بہت زندگی ضائع کی ہے۔ دعا فرما دیجئے کہ آئندہ اپنے اوقات کی قدر کرنے کی توفیق ملتی رہے۔

والسلام مع الاکرام
عاجز ومسکین فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

فکرآخرت پیدا کریں

□□□□□ □□□□

□□□□□

محترم المقام حضرت مولانا خلیل الرحمٰن انوری مدظلہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

چند دوستوں کو قبرآخرت کی یاددھانی کے لیے کچھ خطوط لکھے تھے تاکہ ہم سب کو قبرآخرت کی فکر لگ جائے۔آپ سے تو اس لیے مخاطب ہوا ہوں تاکہ آپ کا ذکر خیر کرکے برکت حاصل کی جائے۔آپ تو خود دن رات قبرآخرت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں حتیٰ کہ ہمیں تو آپ کی فکرِ آخرت پر رشک آتا ہے۔واقعی آج ہمارے معاشرے کی خرابی کی سب سے بڑی وجہ فکرآخرت سے غفلت ہے بلکہ لاپرواہی کی حدتک ہم غافل ہوچکے ہیں۔ □□ □ □□□□ □□□□

بلکہ وہ آخرت کا ڈر نہیں رکھتے۔

موجودہ دور نے فکرِ معاش کو جنون کی حدتک بڑھادیا ہے۔جس کی وجہ سے لوگوں نے فکرِ آخرت کو بھلا دیا ہے اس وجہ سے لوگ پریشان پھرتے ہیں□ انہیں اپنی پریشانی کی وجہ بھی پتا نہیں چلتی۔بقول اقبال مرحومؒ

؎ عصرحاضر ملک الموت ہے تیرا جس نے

قبض کی روح تیری دے کے تجھ کو فکرِ معاش

آج سکھ سکون اطمینان کی خاطر دوبارہ دل کو فکرِ آخرت لگانے کی ضرورت ہے۔فکرِ آخرت سب سے بڑی فکر ہے جب اس کا غلبہ ہوگا تو چھوٹی چھوٹی فکریں

خود بخود غائب ہوجا □ گی۔ جس طرح سورج چڑھ جائے تو ستارے غائب ہوجاتے ہیں

دوسری پریشانیوں کی وجہ یادِ الٰہی سے غفلت ہے دل د□ کی فکروں میں اتنا دھنسا اور پھنسا ہوا ہے کہ اسے سب سے بڑے محسن کی یاد کی فرصت ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے احسانات کو تھوڑا سا بھی یاد کرلیا جائے یا ان کا احساس دل میں پیدا کرلیا جائے تو دل خود بخود اللہ تعالیٰ کی یاد اور فکر کی طرف راغب ہوجاتا ہے۔ آج اللہ کی یاد کو مقصد بنانے کی بجائے لوگوں نے پیٹ کو مقصد بنایا ہوا ہے۔

؎ دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت
فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں دل یا شکم

جب تک پھر سے دل کو یاد الٰہی سے معطر نہیں کریں گے دل اسی طرح پریشان رہے گا۔ اس لیے غافل لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے کہ پریشانیوں کا حل ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ □□ □□□□□ □□ □□□□□ □□□□□ □□□□□ خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

؎ جو ذکر کی گرمی سے دلوں شعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سرعت میں بجلی سے زیادہ تیز

آپ اس عاجز و مسکین کے لیے بھی خصوصی دعا □ فرمادیجیئے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے حتیٰ کہ ہر حال میں اپنی یاد کی توفیق ملتی رہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خصوصی محبت کے تعلقات قائم ودائم ہوجا □ اور وہ ہر وقت اپنی□ کرم فرماتا رہے۔

؎ کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہوگا
ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا

؎ جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا۔

والسلام مع الاکرام
دعا گو ودعا جو
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

چھوٹے سے چھوٹے آداب بھی سیکھنا ضروری ہیں۔

□□□□□ □□□□

□□□□□

محترم المقام مفتی شعیب صاحب مدظلہ

السلام علیکم! حضرت شیخ الحدیث مولانا ذکریاؒ سبق حدیث میں پان کھاتے تھے۔حضرت گنگوہیؒ کے ایک خلیفہ نے□ کیا کہ علم کے سبق میں د□ کی طرف توجہ دینا ادب کے خلاف ہے۔انہوں نے دوبارہ یہ غلطی نہیں کی۔

آپ حدیث کے سبق کے دوران چائے منگواتے ہیں اس کا اثر آپ کے شاگردوں پر کیا پڑے گا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ حدیث□ی ﷺ حضور ﷺ کے قرب کا سبب ہے اور ہم اس میں بے ادبی کر رہے ہیں۔ مجھے پتا□ تو بہت تکلیف ہوئی کہ ہم علم پڑھ لیتے ہیں□ شیخ کامل کی صحبت میں رہ کر ادب نہیں سیکھتے جس کی وجہ سے بے دھیانی میں میں بہت سی غلطیاں ہوجاتی ہیں اللہ تعالیٰ ہماری اصلاح فرمائے۔

حضرت مفتی ولی حسنؒ ٹو□ فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میرا جیسا آدمی بخاری شریف پڑھا رہا ہے۔عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ سمجھ لے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہو رہا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی نصیحت کرے اور دوسرا برا منائے تو خطرہ ہے کہ اس تکبر کی وجہ سے بدبختی غالب نہ آجائے۔

علم پڑھنا اور بات ہے اور کسی شیخ کامل کی صحبت میں رہ کر علم کا رنگ اپنے اوپر چڑھانا

اور بات ہے۔ راسخین فی العلم کی بڑی □انی یہ ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ علم کی بے ادبی سے ڈرتے ہیں۔ ہمیں بھی قرآن حدیث پڑھاتے ہوئے اپنی توجہ کا قبلہ ادھر سے نہیں پھیرنا چاہیے ورنہ ہم بڑے خطرے میں چلے جا □ گے۔

آپ کی ہمدردی میں یہ چند سطریں لکھیں ہیں امید ہے کہ فائدہ دیں گی اور آپ چھوٹے سے چھوٹے آداب کا بھی خیال رکھیں گے۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

اصلاح کی فکر

□□□□□ □□□□□

□□□□□

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن زید مجدہ

السلام علیکم ! آپ کے لیے بدست دعا ہیں کہ آپ کے مسائل آسانی سے حل ہوجا □ ۔

الحمد للہ بنتِ یاسین میں کافی کچھ فرق پڑ رہا ہے مدرسہ میں تو کافی اچھا بن کر رہتی ہیں۔نہ چاہنے کہ باوجود مدرسہ کے اصولوں کی پابندی کرتی ہیں۔اتنے سالوں کی بگڑی ہوئی اتنی جلدی تو درست نہیں ہوگی۔تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔آپ بھی تو اپنی اصلاح کی بالکل فکر نہیں کررہے۔آپ کتنی دفعہ مدرسہ میں آئے ہیں□ خالی سلام کرکے بھاگ جاتے ہیں۔ہفتہ کی مجلس ذکر میں شامل نہیں ہوتے۔اپنے معمولات نہیں بتاتے کہ کیسے کرتے ہیں پورے کرتے ہیں یا من مرضی سے کرتے ہیں۔کیا□ زوں میں وساوس آتے ہیں یا ختم ہوگئے ہیں؟ کیا پوری زندگی سنت والی بن گئی ہے؟ کیا د□ کی محبت اور ہوس نکل گئی ہے؟ طبیب اعظم ﷺ نے امت کی بیماریوں کی تشخیص کرتے ہوئے فرمایا□ □□□□ □□□□□ □□□□□

ترجمہ: د□ کی محبت ہر ہر برائی کی جڑ ہے۔

کیا اخلاق مثالی بن گئے ہیں؟ سوچیں آپ کے اندر کتنی خامیاں ہیں□ آپ کو ان کی اصلاح کی عملی طور پر فکر بھی نہیں ہے۔اصلاح کی فکر نہ کرنا کسی سے مشورہ نہ کرنا یہی پریشانیوں کا سبب ہے۔ذرا اپنا تھوڑا سا محاسبہ بھی کریں کہ آپ کو تو مثالی عالم

ہونا چاہیے تھا□ آپ غفلت والی زندگی گذار رہے ہیں۔ آپ کو تو مثالی درس قرآن دینا آنا چاہیے تھا□ آپ تو قرآن کا درس ہی نہیں دیتے۔

o

ترجمہ: کیا آپ اس قرآن سے مداھن اور غافل بنے ہوئے ہیں۔

ہائے ہم اپنے اس جرم کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ قرآن کا درس نہ دے کر ہم کتنے بڑے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہمیں تو مدرسہ میں روٹی ہی قرآن حکیم کی برکت سے ملتی ہے□ ہم نے قرآن حکیم کے کیا کیا حقوق ادا کئے ہیں اور کن کن حقوق کو پامال کیا ہے۔

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

؎ وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور ''ہم'' خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو

ہائے افسوس وقت بہت تھوڑا ہے دین کے کس کس غم کو لکھا جائے۔ عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔

o

لوگوں کا حساب قریب آ گیا ہے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے منہ پھیر رہے ہیں۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

خصوصی نصیحتیں

□□□□□ □□□□□

□□□□□

محترم المقام مولانا عتیق الرحمٰن زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

آپ یاد آ گئے تو چند باتیں آپ گوش گزار کی جاتی ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ روحانی ترقی کے لیے کچھ باتیں فرماتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

سب سے پہلے تو اپنے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد کے مطابق بنانے چاہییں۔

دوسرے ہر ہر معاملے میں اتباعِ سنت کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے اس لیے کہ جو محبوبِ رب العالمین کی پیروی کرے گا وہ بھی محبوب بن جائے گا۔

تیسرے ہر حال میں اپنے رب کو یاد کرنا چاہیے۔ حتیٰ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں رب تعالیٰ رہ رہ کر یاد آ جائے تا کہ یاد الٰہی کا دل پر غلبہ ہو جائے۔ جب یہ کام ہو گیا تو سمجھیں تمام د□ و آخرت کے مسئلے حل ہو جا □ گے۔ ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔

؎ یا تیرا تذکرہ کرے ہر شخص
ورنہ پھر ہم سے گفتگو نہ کرے

؎ مجھے درد دل □ ہے سن لو اے د□ والو
میں فقیر بے نوا ہوں مجھے مل گئی ہے شاہی

چوتھی بات جو ہر حال میں یاد رکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ اللہ کے کاموں کو د□ کے کاموں ہر

ترجیح دینا ہے۔اس سے ہدایتِ کاملہ نصیب ہوتی ہے۔

[illegible] o

پانچویں خصوصی نصیحت یہ ہے کہ ہر وقت قبر آخرت کی فکر کا غلبہ رہے تاکہ دل ڈرتا رہے اور آخرت کے کاموں کی طرف متوجہ رہے۔ د□ کے دھندے بندے کو بار بار آخرت کے کاموں سے غافل کر دیتے ہیں۔ د□ میں رہنا ہے د□ کے کام بھی کرنے ہیں□ دل اللہ کے لیے ہے اس لیے اس ہر وقت اللہ کی یاد میں گائے رکھنا ہے۔

[illegible]

وہ ایسے جواں مرد ہیں کہ انہیں تجارت اور خرید وفروخت بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ کیفیت نصیب فرمادے کہ ہتھ کار ولے تے دل یار ولے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ عشق وجنون کا پیدا ہوا بہت بڑی سعادت ہے۔ دیکھیں کون نیک بخت اس کے لیے زیادہ سے زیادہ زور لگا تا ہے۔ یا کم از کم کوشش ومحنت ہی کرتا ہے۔

ے
جو مضطرب ہے اس کو ادھر التفات ہے
آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

ضروری باتیں

□□□□□ □□□□□

□□□□□

محترم المقام مولانا □ الرحمٰن زید مجدہ

السلام علیکم!

آپ سے سمندری میں مل کر بہت خوشی ہوئی۔ ماشاء اللہ مدرسہ بھی خوب بڑا تھا اور خاص طور پر جس چیز سے متاثر ہوا وہ بچوں کی قرآن حکیم کے لیے محنت تھی۔

بچوں نے جس ذوق و شوق سے اس عاجز کے بیان کو سنا بہت خوشی ہوئی۔ آپ بچوں کے تاثرات لے کر ذرا لکھنا کہ واقعی کسی کو فائدہ بھی ہوا ہے یا کہ ایسے ہی ہم وقت ضائع کر کے آ گئے ہیں۔ بہر حال سمندری، اوکاڑہ اور فیصل آباد کے دورہ سے بہت خوشی ہوئی۔

آپ نے لکھا کہ کبھی نیکی کے لیے بہت رغبت رہتی ہے اور کبھی بہت سستی ہوتی ہے۔

صحابہ کرامؓ کی حالت ایک جیسی نہیں رہتی تھی تو پھر آپ اور ہم کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی صحبت میں روتے تھے□ گھروں میں کیفیات بدل جاتی تھیں۔ تو اپنے آپ کو منافق منافق کہہ کر باہر آ جاتے۔ وہ بہت مخلص لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نیکی پر دوام نصیب فرمائے۔ باقی آپ نے القابات کی بات لکھی ہے۔ میرے بھائی ہماری حیثیت تو مکھی مچھر کی طرح ہے۔ کبھی کسی نے مکھی مچھر کے لیے القابات لکھے ہیں۔ آپ جو مناسب سمجھیں لکھ دیا کریں اس سے فرق نہیں پڑتا۔

چند□ ئح گوش ہوش سے سنیں

۱- ہر□ ز کے بعد تسبیحاتِ فا□ پابندی سے کرنی چاہییں۔

۲- وضو ہر وقت رکھنے کی کوشش کرنا انتہائی ضروری ہے۔

۳- لڑکوں سے فضول باتیں اور گپ شپ سے مکمل اجتناب ضروری ہے۔

۴- معمولات کو پابندی سے کرنا ہے خواہ 33 دفعہ ہی کیوں نہ ہو اور مراقبہ خواہ 10 منٹ ہی کیوں نہ ہو۔

۵- ہر حال میں عاجزی انکساری ضروری ہے۔ حدیث شریف ہے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا جنت میں نہیں جا سکے گا۔

؎ عاجزی وانکساری میں کیسی لذت ہے
یہ ر□ ونواب کیا جا □

؎ ہم سے مزے پوچھو فقیری کے
یہ شیخ عالی جناب کیا جا □

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

عشق رسول ﷺ بڑھانے کے ذرائع

از سرہند شریف امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی مسجد مبارکہ میں بوقت تہجد لکھا گیا

محترم المقام میجر محمد اسد زید مجدہ

وعلیکم السلام!

آپ نے اس عاجز و مسکین سے یہ پوچھا ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ تڑپا دینے والا عشق کیسے پیدا ہوسکتا ہے۔

۱- اس کا آسان اور کافی وافی شافی طر□ تو وہی ہے جو ہمیشہ سے □ آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے ا□س قدسیہ کی برکت سے ان کی صحبت میں بیٹھنے والوں کو□ ء کیا ہے۔ اس سلسلہ میں صحابہ کرامؓ نے سب سے زیادہ حضور ﷺ سے محبت کی ہے حضرت زوار حسین شاہؒ نے فرمایا کہ اسی خلوص اور آداب کے ساتھ اپنے شیخ سے محبت کی جائے اور ان کی صحبت میں کثرت سے آنا جانا رکھا جائے تا کہ خود بخود وہ عشق وجنون پیدا ہوجائے جس کی برکت سے عشق□ای ﷺ پیدا ہوجائے گا اور ا□سان صبح وشام کیا بلکہ ہر وقت تڑپتا رہے گا۔

اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنواں
کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے محبت کے سامنے

۲- دوسرا عشق وجنون کا طر□ یہ ہے صحابہ کرامؓ کے محبتِ رسول ﷺ کے واقعات کثرت پڑھتا رہے اگر محبتِ رسول ﷺ کی مثالیں سامنے ہوں گی تو دل ویسا بننے کے لیے تڑپتا رہے گا۔ اپنی محبت پر ندامت ہوگی اور کبھی کبھی تو ا□سان کو منافقت کا بھی احساس ہوگا۔ جب مرض کا احساس ہوجائے تو علاج بھی اللہ تعالیٰ کر دیا کرتے

ہیں۔ دین وایمان کا خلاصہ یہی ہے کہ اس جانِ جہاں کا آدمی دیوانہ ہوجائے۔ یہ محبت خالص ہوتی ہے اس میں کوئی غرض مرض نہیں ہوتی اس لیے یہ محبت بہت تڑپاتی ہے اور انسان کو حضور اکرم ﷺ کا دیوانہ بناتی ہے۔

بس اتنی سی حقیقت ہے ہمارے دین وایماں کی
کہ اس جانِ جہاں کا آدمی دیوانہ ہوجائے

۳- تیسرا طر □ محبت رسول ﷺ کے بڑھانے کا یہ ہے کثرت سے دعا □ مانگے اگر کیفیت نہ بنے تو شروع میں تکلفاً ہی دعا مانگیں۔ بہت عرصہ گزر گیا کہ اس عاجز نے حدیث شر □ پڑھی جس کا مفہوم یہ تھا کہ شروع میں ہر عبادت تکلفاً ہی ہوتی ہے □ بعد میں کرتے کرتے حقیقت بھی نصیب ہوجاتی ہے۔ اس لیے شروع میں آپ کو بھی تکلفاً دعا □ مانگتے رہنا چاہیے اور بار بار آہ وزاری والی شکل بنا کر عشقِ رسول ﷺ کے لیے دعا □ مانگتے رہنا چاہیے۔ آہ وزاری کی شکل بنا کر ہی دعا □ مانگیں یہ بڑی نعمت ہے۔ اس تکلف کو اخلاص کا زینہ سمجھیں۔ شروع میں ہر کام میں تکلف ہی ہوتا ہے پھر وہ عادت بنتی ہے پھر کرتے رہنے ہی سے وہ عبادت بنتی ہے پھر جب عبادت میں مزہ آنے لگ جائے تو یہ حقیقت بن جاتی ہے۔

ع پہلے عادت پھر عبادت پھر حقیقت ہوگئی

اسی حقیقت سے عشق وجنون کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے انسان کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس لیے فرمایا گیا ہے [redacted]

ترجمہ: اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنالو۔

آپ یقین کریں کہ اس تکلف کرنے کی برکت سے بعض اوقات رونا نصیب ہوجاتا

ہے جو کہ اخلاص کا زینہ بن جاتا ہے اگر مشکل ہے تو بار بار تکلفاً ہی مجبوراً ہی دعا مانگتے رہیے۔ یہ بھی بڑی بات ہے۔ اللہ کے در پر پڑے رہنے ہی سے کام ہوگا۔ اسی پڑے رہنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ کو ترس آئے گا اور عشق رسول ﷺ کا سچا جذبہ نصیب ہو جائے گا۔

شیطان کی یہ چال ہے کہ وہ بندے کو تکلفاً بھی عمل کرنے سے روکتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس عمل کا کیا فائدہ جس میں اخلاص نہیں ہے اسے کہیں میں نے تو حکم ماننا ہے اس ماننے کی برکت سے اللہ تعالیٰ کو ترس آ جائے گا اور ہر کام کی حقیقت بھی نصیب ہو جائے گی۔ وہ بار بار وساوس ڈالے گا کہ یہ ریا ہے دکھاوا ہے اس کا کیا فائدہ اس لیے بالکل ہی عمل چھڑوانے کی کوشش کرے گا۔ وہ ہمارے عادتاً اور تکلفاً عمل کو بھی نہیں برداشت کرسکتا بھلا اخلاص سے کیے ہوئے عملوں کو کیسے برداشت کرے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ بار بار مانگیں۔ اعوذ باللہ پڑھیں □□□□□□□□□□□□ □□□□□ □□ □□□ کو 500 دفعہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت مجدد الف ثانیؒ کی روح مقدسہ کو پہنچا □ اور اپنے مانگنے کے کام میں مگن رہیں ان شاء اللہ کامیابی ضرور بضرور ہوگی اللہ تعالیٰ کریم ہے کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتے وہ ترس کھانے والے ہیں۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

استغفار کیسے کیسے کریں؟

از سرہند شریف مسجد امام ربانی مجدد الف ثانیؒ

عزیز القدر جناب محمد ہمایوں زید مجدہ

السلام علیکم!

ا۔ آپ نے لکھا کہ مجھے کسی عبادت کے بعد دعا مانگنے کو دل نہیں چاہتا ہے اور اگر کبھی کبھار دعا مانگتا ہوں تو بے حضوری کی دعا ہوتی ہے حتیٰ کہ خود بھی پتا نہیں ہوتا کہ کیا مانگ رہا ہوں تو پھر ایسی غفلت والی دعا سے کیا ملے گا؟

عزیزم! واقعی یہ آپ کی ہی حالت نہیں ہے بلکہ بہت سے لوگوں کی یہی حالت ہے۔ کسی کو اپنی بیماری کا احساس ہوتا ہے کسی کو احساس ہی نہیں ہوتا۔ جس کو اپنی روحانی بیماریوں کا احساس نہیں ہے وہ بڑی خطرناک حالت کو پہنچ چکا ہے جیسا کہ کوئی مریض ہو اُسے ٹی بی جیسا خطرناک مرض لاحق ہو جائے اور وہ اُسے مرض ہی نہ سمجھے اور اس کے علاج معالجہ سے غافل ہو کر پھرتا رہے تو پھر اس کا زبردستی علاج تو کوئی ڈاکٹر بھی نہیں کرے گا۔ اُسے خود احساس ہونا اور مرض کی شفاء کے لیے خود فکرمند ہونا پڑے گا۔ ورنہ موت کے منہ میں اچانک □ جائے گا اور اس وقت کچھ نہیں ہو سکے گا۔ یہ جسمانی مریض اتنا قابل رحم نہیں ہوتا جتنا روحانی مریض قابل رحم ہوتا ہے اس لیے کہ وہ موت کے منہ میں جائے گا تو اس کی ہر بیماری سے جان چھوٹ جائے گی□ روحانی مریض تو موت کے بعد قبر، حشر، پل صراط حتیٰ کہ جہنم میں پہنچ کر بھی تکالیف سے چھٹکارا نہیں پا سکے گا۔ جہنم میں تو روحانی مریضوں کو قسم قسم کی سزا □ ملیں گی کہ الامان الحفیظ۔

بہرحال دعا مانگنے کو دل نہ چاہنا یہ بہت بڑی بیماری ہے جو تقریباً 95 فیصد لوگوں کو لگی ہوئی ہے۔ ہمیں دعا پڑھنے کی عادت ہے دعا □ مانگنے کی عادت نہیں ہے۔ دعا پڑھنا تو یہی ہوتا ہے کہ مانگنے والا بے حضوری اور غفلت سے مانگے کوئی جذبات کوئی ندامت نہ ہو کوئی جرم کا احساس نہ ہو۔

اس کا علاج یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ گناہوں کو سوچ کر دل ہی دل میں دعا مانگتا رہے خواہ ہاتھ نہ اٹھائے۔ اس سے ہر گناہ پر دل میں احساسِ ندامت پیدا ہوگا اور ندامت کا پیدا ہونا بیداری کی علامت ہوا کرتا ہے۔ جب انسان کو گناہوں پر شدید احساسِ ندامت ہو جائے اور انسان شرمندہ اور غمزدہ ہو جائے حتیٰ کہ ان گناہوں کو سوچنے سے کوفت اور بیزاری شروع ہو جائے تو یہ گناہوں کی معافی کی علامت ہے۔ اگر گناہوں کو سوچ سوچ کر رونے لگے تو اس حال میں پروردگارِ عالم نہ صرف معافی □ ء فرما دیتے ہیں بلکہ اس کے گناہوں کے بدلے نیکیاں بھی لکھواتے رہتے ہیں

[redacted] □

ترجمہ: سو اللہ تعالیٰ (کمال مہربانی اور شفقت سے) ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے۔

۲- آپ نے لکھا استغفار کثرت سے کرتا ہوں □ بے حضوری کی حالت ہوتی ہے بلکہ ہر عبادت حضوری سے خالی ہوتی ہے اس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے کہ دل تو متوجہ نہیں ہے تو اس کا کیا فائدہ؟

اس کا علاج یہ ہے کہ ہر گناہ کو علیحدہ علیحدہ سوچیں اور ان پر استغفار کریں۔

اجتماعی استغفار کی بجائے آپ کو ا□ادی گناہوں پر ا□ادی اور علیحدہ علیحدہ استغفار پڑھنا ہی نہیں چاہیے بلکہ گناہوں کو سوچ کر انتہائی بیزاری اور شرمندگی کا احساس ہونا چاہیے۔ جب دل میں ندامت اور شرمندگی بار بار آئے گی دل نرم پڑے گا اور بعض اوقات شاید رونا بھی نصیب ہو جائے۔ ہر گناہ سے چھٹکارے کا یہی طر□ ہے کہ دل میں شدید ندامت ہو حتیٰ کہ یہ حالت ہو جائے کہ زمین کشادہ ہونے کے باوجود تنگ محسوس ہو۔

[illegible]

ترجمہ: حتیٰ کہ زمین کشادہ ہونے کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی

مایوس کبھی نہیں ہونا چاہیے اور جلدی نہیں مچانی چاہیے بلکہ جو بتایا جائے اس کام کو بار بار کرنا چاہیے تاکہ شفاء حاصل ہو۔ پرانے مرضوں کے لیے واقعی بار بار دوائی کھانی پڑتی ہے، پابندی سے کھانی پڑتی ہے، روز کھانی پڑتی ہے اور احتیاط کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے تب مرض سے جان چھوٹتی ہے۔ روحانی امراض کے لیے بھی یہی طر□ اپنانا پڑتا ہے سمجھے سمجھے۔

اس لیے ایک استغفار نہیں بلکہ کئی قسم کے استغفار کثرت سے زبان سے پڑھتا رہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور تکلفاً آہ وزاری کی کوشش کرتا رہے۔

[illegible] o

ترجمہ: اے میرے رب معاف فرما دیجیئے اور رحم کر دیجیئے اور آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

کبھی یہ اعتراف کرتا رہے

اے میرے رب میں (اپنے □ سے) مغلوب ہوگیا ہوں پس میری مدد فرما۔

ا□ء اللہ اس طرح عاجزی انکساری کرنے سے بہت سی تبدیلیاں آنا شروع ہوجا □ گی

Slow and steady wins the race.

آہستہ آہستہ کام کرتے رہنا اور مستقل مزاجی منزل پر پہنچادیتی ہے۔؟؟؟

۳- آپ نے لکھا کہ صدقہ خیرات کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

یہ مال سے محبت کی علامت ہے۔ مال سے محبت تمام بیماریوں کی جڑ ہے طبیب اعظم ﷺ نے کیا عجیب بات فرمائی ذرا غور کریں

ترجمہ: د□ کی محبت ہر ہر برائی کی جڑ ہے۔

د□ کی محبت ایسا ناسور ہے جو کم وبیش ہر ا□سان کو لگا ہوا ہے۔□ ا□سان اتنا غافل ہے کہ سمجھتا ہے مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ دولت حرام کی ہے اور کوئی صدقہ خیرات بھی نہیں کرتا حتیٰ کہ زکوٰۃ بھی نہیں دیتا، رشتہ داروں کے حقوق سے بھی غافل ہے، اللہ تعالیٰ کے حقوق سے بھی غافل ہے جس نے ہاتھ، پاؤں اور عقل دی جس سے سوچا اور مال حاصل کیا اسی اللہ کا حق ادا نہیں کرتا اور پھر بھی کہتا ہے کہ مجھے میری محنت سے □۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق نہیں بلکہ اپنی من مرضی سے خرچ کرتا ہے اور کئی تو ایسے بد بخت ہیں کہ انہیں مال سے شدید محبت ہوگئی ہے جس نے ان کے دل میں کینسر سے زیادہ مہلک بیماریاں پیدا کردی ہیں□ انہیں احساس تک

نہیں ہے۔

[illegible] o

ترجمہ: اور بے شک وہ (ا□سان) مال کی محبت میں بہت شدید ہے۔

جب مال کی محبت کم ہوگی اور مال کو امانت سمجھا جائے گا اور انتہائی احتیاط سے اللہ تعالیٰ کے حکموں اور سنت کے مطابق خرچ ہوگا تو مال کی محبت نکلے گی۔ پہلے فرض زکوٰۃ اگر ذمہ ہے تو اسے جلد از جلد ادا کریں اس کے بعد تھوڑا بہت اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہیں اس سے بخل کی بیماری کا علاج ہوگا بلکہ ہر خرچ کو اچھی سے اچھی □ سے کرنا عبادت ہے۔ حتیٰ کہ حدیث شریف میں فرمایا کہ بیوی کے منہ میں (محبت) سے لقمہ ڈالنا بھی عبادت ہے۔

۴- آپ نے لکھا کہ آپ کی صحبت میں رہنے کو دل چاہتا ہے□ ڈرتا ہوں کہ آپ ڈسٹرب نہ ہوں۔

یہ شیطانی وسوسہ ہے تاکہ صحبت سے محروم رہیں۔ صحبت میں رہنے اور سلام دعا کرتے رہنا چاہیے جب ہم ڈسٹرب ہوں گے تو خود ہی بتا دیں گے آپ فکر نہ کریں۔ شیطان ا□سان کے دل میں ایسے وسوسے ڈال کر اسے محروم رکھتا ہے تاکہ کہیں اس کے دل میں نیکی کا بیج نہ پڑ جائے اور بہت سے لوگ شیطان کے غلط مشوروں اور وسوسوں کو مان کر نیک صحبت سے رک جاتے ہیں۔ یا حسرۃ ہائے افسوس

۵- موقع بموقع اپنی یادداشت کے لیے تربیتی مجالس کو لکھنا بہت فائدہ مند ہوگا۔ ہم اپنے شیخ دامت برکاتہم کے ایک ایک لفظ کو محفوظ کرتے تھے کہ ہر لفظ الہام

سے نکلا ہوگا۔ اس کا ہمیں بھی فائدہ ہوا اوروں کو بھی فائدہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو۔ اس سفر میں بھی دعا □ کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نسبت کا نور □ ء فرمائے۔ اپنے متقین اور مقربین بندوں میں شامل فرمائے۔

نوٹ:- آپ میں محبت ہے□ کبھی کبھار غلط فہمی کی وجہ سے محبت میں شدت کی بجائے کمی آجاتی ہے جس کی وجہ سے محرومی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی خاطر اور زیادہ محبت بڑھائے اور اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ رابطہ پر استقامت کی دعا کی جاتی ہے۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

شیطانی وساوس اور غلط فہمیوں کا وبال

از سرہند شریف مسجد امام ربانی مجدد الف ثانیؒ

محترم المقام عرفان اللہ زید مجدہ

السلام علیکم! اس عاجز نے آپ کو اس بابرکت سفر میں بھی یاد رکھا ہے□ آپ اپنے □ اور شیطان کے بہکاوے کی وجہ سے رابطہ کاٹ بیٹھتے ہیں حتیٰ کہ فون کرنے سے بھی محروم رہتے ہیں۔ یہی وجہ آپ کی گراوٹ اور پریشانی کا سبب بنتی ہے۔ آپ اس کو ہلکا سمجھتے ہیں حالا□ یہی بات غلط فہمیوں اور غفلتوں کا سبب ہوتی ہے۔

؎ میری ہر □ تیری منتظر

تیری ہر □ میرا امتحان

ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ سلسلہ نقشبندیہ میں رابطۂ شیخ فرائض اور واجبات کی طرح اہم ہے۔ جیسا فرائض اور واجبات کو چھوڑنے سے کیفیت خراب ہوتی ہے ایسے ہی رابطہ چھوڑنے سے بھی روحانی کیفیات خراب ہوتی ہیں اور سینہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ کیفیات ختم ہوجاتی ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات ا□سان لایعنی کاموں اور گناہوں میں ملوث ہوجاتا ہے۔ اس وقت اس کو احساس ہوتا ہے کہ پانی سر سے گزرنے کے قریب ہے۔ رابطہ جلدی جلدی کرنا چاہیے اور دوسروں کو بھی رابطہ کی دعوت دیتے رہنا چاہیے تاکہ خود بھی فائدہ ہو۔

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

بدگمانی کا علاج

از سرہند شریف مسجد امام ربانی مجدد الف ثانیؒ

محترم المقام جناب سید رضوان شاہ صاحب زید مجدہ

السلام علیکم!

آپ کو علم ہے کہ شیطان اور □ بڑے مکار دشمن ہیں اور یہ کوئی سفارش اور رشوت بھی قبول نہیں کرتے اور مسلسل ایسی سوچ اور فکر میں لگائے رکھتے ہیں کہ ا□ان کو مایوس کر کے اس کا بیڑہ غرق کر دیتے ہیں۔ سوچیں اگر درندوں کی اصلاح کر کے لوگ انہیں سرکسوں میں □ سکتے ہیں تو بھلا ا□ان کی اصلاح کیوں نہیں ہوسکتی۔

آپ کو کس نے بتا دیا کہ آپ کے دل کی سیاہی حبشی کی سیاہی کی طرح ہے آپ تو ہوسکتا ہے کہ گناہگار ہوں وہ تو ہم سبھی ہیں□ معافی مانگتے رہیے اگر اس نے معاف نہ کرنا ہوتا تو اہل اللہ کے ساتھ کبھی نہ لگاتا اور سرہند شریف اور اس مقدس جگہ مسجد میں کبھی نہ پہنچاتا۔ اس لیے ا□انوں سے غلط فہمی اور اللہ تعالیٰ سے بدگمانی سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تو قاتلوں اور ڈاکوؤں کو اس صف سے نکال کر ولیوں کا سردار بنا دیا کرتے ہیں۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ کو ڈاکوؤں کی سرداری سے نکال کر ولیوں کا سردار بنا دیا۔ آپ فکر نہ کریں ا□ءاللہ رابطہ کی برکت سے آپ کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔ یہ بھی سوچیں کہ یہ عاجز اکثر آپ کو ساتھ رکھتا ہے اور اس میں یہ راز ہے کہ آپ کے لیے دعا □ کرتے رہیں اور آپ کی خدمت آپ کو مقبول بنا دے گی۔ باقی کمی کوتاہی پر اصلاح کرنا اور ڈانٹنا کوئی دشمنی کی وجہ سے نہیں بلکہ محبت و شفقت کی وجہ سے ہوتا ہے تاکہ بچے نے جو چہرے پر داغ دھبے لگا لیے ہیں اُسے

صاف کر دیا جائے۔

یاد رکھیں! اپنے آپ کو عاجز مسکین اور نااہل ہی سمجھنا چاہیے □ء اللہ۔ اس عاجزی کے احساس سے قبولیت پیدا ہوگی

؎ عاجزی وانکساری میں کیسی لذت ہے
یہ ر□ ونواب کیا جا □

؎ ہم سے مزے پوچھو فقیری کے
یہ شیخ عالی جناب کیا جا □

حضرت امام ربانیؒ فرماتے ہیں کہ □سان سے مقصود بندگی اور بے چارگی ہے۔ جس نے یہ پیدا کر لی اس کا کام بن گیا جب شیخ کسی میں اس کی کمی دیکھتا ہے تو اسے تنبیہ کرتا ہے تا کہ اپنی بے بسی کا احساس ہو اور ندامت پیدا ہو کر قبولیت پیدا ہو۔ ہمیں اپنے شیخ کے ساتھ ہر ڈانٹ اور تنبیہ پر محبت بڑھتی تھی اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل فرماتے تھے اور اپنی اوقات کا پتہ چلتا تھا۔ الحمدللہ آپ میں کوئی ادب کی کمی نہیں ہے یہ عاجز آپ سے خوش رہتا ہے۔ عاجزی انکساری بندگی اور بے بسی پیدا کرنے کے لیے بعض اوقات بلاوجہ بھی ڈانٹ دیتے ہیں تا کہ اپنی بندگی کا احساس پیدا ہو۔

؎ زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

سفر میں ساتھ رہنا تو بڑی سعادت ہوتی ہے کتنے لوگ ترستے ہیں۔ ہم بھی اپنے حضرت کے ساتھ رہنے اور سفر کرنے کے لیے ترستے ہیں۔ حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ حضرت جی دامت برکاتہم کی گاڑی میں بیٹھنا مشکل ہو گیا ہے۔ ایسی

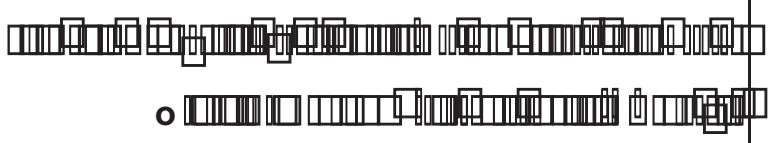
مصروفیات بھی ہوگئیں ہیں کہ کبھی کبھی سفر میں ساتھ رہنا نصیب ہوتا ہے۔ یہ تو ہمیشہ کوشش ہو کہ سفر کریں اور سفر کی برکت سے ہی اصلاح ہوتی ہے۔ گھروں میں کئی مہینے ساتھ رہیں اور سفر میں چند دن بھی ساتھ رہیں تو یہ سفر والی صحبت بہت زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے۔

بس آپ معمولات کی پابندی کریں خواہ چالیس دفعہ ہی کریں□ ناغہ نہیں ہونا چاہیے۔ اتباعِ سنت کے حریص رہیں، رابطہ محبت کا ہر وقت جنون رہے۔ کبھی غلط فہمی اور بدگمانی کو قریب نہ آنے دیں۔ کوئی بات سمجھ نہ آئے تو پوچھ لیں ورنہ یہ سوچیں کہ میرے شیخ کا علم، عمل، اخلاص، خوف خدا اور تجربہ ہم سے زیادہ ہے وہ جو کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں اگر کوئی کمی کوتاہی بھی ہوگئی تو اللہ تعالیٰ انہیں معافی کی توفیق دے دے گا۔ وہ معافی مانگ کر پھر مقرب بن جا □ گے اور ہم غلط فہمی کی وجہ سے محروم رہیں گے۔ اس لیے غلط فہمی اور بدگمانی کو کبھی دل میں جگہ نہ دینا چاہیے۔ ہمیں پہلے تو کوئی بدگمانی آتی نہیں ہے اس لیے کہ حضرت جو ہماری اصلاح کریں جو غلطی نکالیں اور بلاوجہ بھی ڈانٹیں تو سمجھتے ہیں کہ ہم اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں یہ تو حضرت نے مہربانی فرمائی کہ کم ڈانٹ ڈپٹ پلائی ہے۔

دن رات دل ہی دل میں دعا □ کرتے رہیں اور مشائخ کی نسبت کے طفیل دعا □ مانگتے رہیں ان شاء اللہ محرومی نہیں ہوگی۔

حضرت تھانویؒ اسی لیے فرماتے تھے کہ مرید کے لیے گناہ اتنے خطرناک نہیں ہیں جتنی بدگمانی خطرناک ہے۔ غلط فہمی اور بدگمانی کو بالکل قریب نہیں آنے دینا چاہیے کبھی کبھار بدگمانی ہوتی ہے تو یہ بھی نہیں ہونی چاہیے بلکہ دو□ پڑھ کر دعا

کرتے رہنا چاہیے کہ میرا دل تمام مسلمانوں کے بارے میں صاف فرمادے۔ یہ دعا دل سے کرتے رہیں



ترجمہ: اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ اور ہمارے دلوں میں کینہ نہ ڈالنا ایمان والوں کے لیے۔ اے ہمارے رب بے شک تو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

رابطۂ شیخ کی اہمیت

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

محترم المقام جناب خرم صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ! اللہ تعالیٰ نے آپ میں بہت سی خوبیاں رکھی ہیں□ آپ اکثر و بیشتر انہیں د□ کمانے کے لیے استعمال کرتے ہیں□ ان خوبیوں کو دین کی دعوت دینے کے لیے استعمال نہیں کرتے جس کی وجہ سے بہت بڑی محرومی رہتی ہے۔

میرے دوست ! ہم بھی ہمارا مال بھی اور اولاد بھی سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ہم ان سب صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ورنہ پوچھ گچھ ہوگئی تو مارے جا □ گے۔

[illegible] ○

ترجمہ: پھر تم سے ہر نعمت کے بارے میں اس دن پوچھا جائے گا۔

عموماً ا□سان اپنی غفلت اور لاپرواہی کو معمولی سمجھتا ہے حالا□ یہ بہت بڑی بیماری ہے۔ ہر کام سے پہلے اس غفلت کا علاج ضروری ہے اگر ایسی غفلت اور لاپرواہی میں موت آ گئی تو بہت برا پھنسیں گے اللہ تعالیٰ احساس نصیب فرمائے۔ یہ احساس بار بار رابطہ کرنے سے بیدار ہوتا ہے۔ شیطان پورا زور لگاتا ہے کہ رابطہ نہ ہونے پائے۔ نہ خط سے رابطہ، نہ ٹیلی فون سے رابطہ، نہ ملنے جلنے سے رابطہ ہے تو پھر تعلیم و تربیت کیسے ہوگی۔

[illegible] ○

ترجمہ: کیا ہم تمہیں زبردستی ہدایت دیں گے حالا□ ہدایت سے تم بیزار ہو۔

عقل مند کے لیے اشارہ کافی ہے۔اس لیے رابطہ کی کمی کا جلد از جلد تدارک کریں ورنہ یہ عاجز تو اتنا عدیم الفرصت ہو رہا ہے کہ بعض اوقات کھانا کھانے کا ٹائم بھی نہیں ملتا۔

نوٹ: آپ کو جلد از جلد خط کے ذریعے اپنے حالات و واقعات اور کیفیات کو لکھنا چاہیے تا کہ یہ عاجز اصلاح کر سکے۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

رابطۂ شیخ انتہائی ضروری ہے

ازسرہندشریف مسجدامام ربانی حضرت مجددالف ثانیؒ

محترم المقام جناب نورمحمد صاحب زیدمجدہ

السلام علیکم! امید ہے خیریت سے ہوں گے□ یہ عاجز آپ میں غفلت، سستی ،تہجد میں کمزوری، معمولات میں کمی کوتاہی محسوس کررہا ہے۔ وقت تیزی سے گزررہا ہے۔ اس عاجز کی مصروفیات بھی بڑھ رہی ہیں□ آپ کب غفلت سے بیدار ہوں گے۔ اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ کئی کئی مہینے بھی رابطہ نہیں ہوتا حالا□ دوچار روپے ٹیلی فون پر لگتے ہیں۔ ہم نے آپ سے کچھ لینا نہیں ہے بلکہ دینا ہی دینا ہے۔ ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ میرے حضرت نے میری تربیت میں وہ زور لگایا اتنی دعا □ دی ہیں کہ میرا انگ انگ ان کے احسان سے زیر بار ہے۔ آج یہ عاجز خود کہہ رہا ہے کہ دین سیکھنے کے لیے اور روحانی تربیت کروانے کے لیے رابطہ کو بحال کریں ورنہ پانی سر سے گزر جائے گا۔

ایک دفعہ ایک آدمی نے میرے حضرت جی دامت برکاتہم کے سامنے میری تعریف کی کہ اسے آپ سے بڑی محبت ہے۔ حضرت جی دامت برکاتہم نے میری طرف غور سے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ہاں ہم انہیں شادی کے بعد دیکھیں گے۔ □□□□□□□□□□ □ ُ کہ میرے رب نے مجھے شادی کے بعد بھی حضرت جی دامت برکاتہم سے جوڑے رکھا بلکہ شادی کے بعد رابطہ بڑھ گیا ہے حتیٰ کہ میرے گھر والوں کا بھی حضرت جی دامت برکاتہم سے اصلاحی وتربیتی رابطہ رہتا ہے۔□ آپ کو بہت غفلت اور لاپرواہی ہے اس کا جلدی تدارک کرو۔

ع اٹھو وگرنہ زمانہ چال قیامت کی چل گیا

نوٹ: اپنے حالات وواقعات، مشکلات، دن رات کی مصروفیات کو تفصیلاً خط میں لکھیں تا کہ اس کا علاج کرسکوں۔ ہم ہر وقت گن پوائنٹ پر ہیں موت کسی بھی وقت ہمیں دبوچ سکتی ہے۔ آخرت سر پر کھڑی ہے۔

[redacted] o

ترجمہ: لوگوں کا حساب قریب آ گیا ہے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے منہ پھیر رہے ہیں۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

حبِ د□ کی مذمت اور اصلاح

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

محترم المقام جناب محمد آصف صاحب زید مجدہ

السلام علیکم! اللہ تعالیٰ کا آپ کو اپنی امان میں رکھے اور اپنی رضا کے مطابق کام کرنے کی توفیق □ ءفرمائے (آمین)

[illegible]

ترجمہ: د□ کی محبت ہر ہر برائی کی جڑ ہے۔

۱- یہ تشخیص تو طبیب اعظم ﷺ نے فرمائی ہے۔ یہ ایسی بیماری ہے جس کو بہت سے لوگ بیماری ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ د□ کی محبت اور ہوس کو اللہ تعالیٰ کا فضل کہتے اور سمجھتے ہوئے نہیں تھکتے۔ ایسے ہی لوگوں سے آپ نے سنا ہوگا کہ فلاں کی قسمت بہت اچھی ہے اس لیے کہ اس کے پاس د□ زیادہ ہے۔

ہائے افسوس! وہ کبھی کبھار اپنے نبی ﷺ کی حیات طیبہ کو ہی دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ نے کیسی فقیرانہ اور اختیاری غریبانہ زندگی گزاری ہے اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا□□□□ □□□ فقر میرے لیے باعث فخر ہے۔

یاد رکھیں! ہر بندے کی زندگی میں پہلے غارِ حرا کا دور آتا ہے جس میں ذکر فکر اور کڑھن ہونی چاہیے۔ دوسرا کی دور آتا ہے جو کہ قربانیوں کا دور ہے جس میں لوگوں کی باتیں اور طعنے سننے پڑتے ہیں۔ آخری دور فتوحات کا دور ہوتا ہے جس میں مختلف قسم کی کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔□ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ فتوحات کا دور پہلے آئے اور آزمائش بعد میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ساتھ یہ

ترتیب نہیں بدلی تو ہمارے ساتھ یہ ترتیب کیسے بدل سکتی ہے۔

اس لیے زیادہ کی ہوس نہ کرے اور قناعت کو اپنانے کی کوشش کرے۔ جو ملے صبر شکر کرئے۔ ا□ ء اللہ کبھی نہ کبھی حالات ضرور بدل جا □ گے۔ جب مدنی زندگی آئے گی تو ضرور حالات بدلیں گے اس وقت د□ زیادہ بھی مل جائے تو حالات باطنی طور پر ٹھیک رہتے ہیں۔ کیو□ ا□ ان تینوں حالات سے گذر چکا ہوتا ہے۔

شروع میں ا□ ان یہ چاہے کہ مکی زندگی بھی ہو اور حالات بھی میرے خوشحالی والے ہوں یہ بہت مشکل ہے۔ اس لیے سالک کو شروع میں مشکلات کے لیے ضرور تیار رہنا چاہیے۔

بہرحال اگر دل سے زیادہ د□ کی چاہت نہ ہو، جو ملے انتہائی خوشی سے شکر کے ساتھ کھائے۔ ہلکی سی ایک قسم کی بیزاری بھی د□ سے رکھی جائے تو دل کچھ سنبھل جاتا ہے۔ کیو□ حدیث شریف میں ہے د□ کی محبت ہر ہر برائی کی جڑ ہے۔ ہر وقت اپنے دل کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ کہیں اس میں د□ کی محبت تو نہیں آ رہی۔ اگر آ رہی ہے تو اس کا ضرور علاج کروانا چاہیے۔ اور اگر د□ کی محبت دل میں نہیں آ رہی تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

۲- خوف خدا ایسی نعمت ہے جو گناہوں سے روکتی بھی ہے اور گناہوں کو مٹاتی بھی ہے اس لیے قرآن حکیم کو اس□ سے پڑھتا اور سوچتا رہے کہ میں ہر روز اللہ تعالیٰ کے کن کن حکموں کو توڑتا ہوں تا کہ ندامت نصیب ہو۔

۳- قبولیت کا سب سے آسان طر□ یہ ہے کہ شیخ کی مرضی کو مانے حتیٰ کہ اتنا مزاج سناش ہو جائے کہ ان کی منشاء کو بھی پہچاننے لگے اس طرح پوری پوری مزاج

سناشی ہو جائیگی تا کہ شیخ کا مقبول، رسول اللہ کا مقبول اور اللہ کا مقبول بن جائے۔

۴- ہم نے تو یہی سیکھا ہے کہ اعمال حسنہ پر استقامت اور اعمال سیئہ سے بیزاری رابطہ مضبوط کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جو جانور چراگاہ میں چرتا ہے□ ریوڑ میں رہتا ہے وہ حدود سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اس طرح جس آدمی کے دل میں شیخ کی محبت کا پٹہ ہو وہ بھی د□ اور آخرت میں سرخرو ہوتا ہے اور اسے آخر کار نیکی پر استقامت اور گناہوں سے بیزاری نصیب ہو جاتی ہے۔

۵- اللہ تعالیٰ کا وصل حاصل کرنے کے لیے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہر کام خالص رضائے الٰہی کے لیے کریں حتیٰ کہ اپنی کوئی من مرضی ہی نہ رہے۔ کیو□ مرضیء مولا از ہمہ اولیٰ

اللہ تعالیٰ کی مرضی تمام مرضیوں سے اوپر ہے۔

قرآن حکیم میں کہا گیا ہے۔

[illegible]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ سے راضی

رضائے الٰہی خوف وخشیت سے ملتی ہے اسی لیے ساتھ ہی فرمایا

[illegible]

ترجمہ: یہ (رضائے الٰہی) اُسے نصیب ہوگی جو اپنے رب سے خشوع اختیار کرے۔

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

پانچ اہم باتیں

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

محترم المقام جناب اورنگزیب صاحب زید مجدہ

السلام علیکم! امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آپ کے دل کی ہر جائز تمنا پوری فرمادے۔ چند باتوں کو کثرت سے کیا کریں □ ء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔

۱- استغفار کی کثرت کیا کریں کیو □ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس کے نامۂ اعمال میں استغفار زیادہ ہوگا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے۔

۲- سلام کی کثرت کیا کریں کیو □ سلام آسان نیکی ہے □ سلام کی کثرت بندے کو جنت میں پہنچائے بغیر نہیں رہتی۔

۳- درود شریف کی بھی دوسو تو ضرور پابندی کرنی ہے اس سے اتباع سنت کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

۴- باوضو تو ہمیشہ رہیں یہ آدھی روحا □ ہے۔

۵- اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کی شکل بنا کر تہجد میں گناہوں پر رو □ اس سے قبولیت نصیب ہوگی۔

□ ر ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

بیٹی کو خصوصی نصیحتیں

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

بنتِ اسلم زید مجدھا

السلام علیکم! ابھی آپ لوگوں کے خطوط کا لفافہ نکالا تو آپ کا خط سب سے پہلے باہر نکل کر گر پڑا۔ اس لیے اسے پہلے پڑھا۔ شاید آپ نے زیادہ طلب سے لکھا ہوگا یا اللہ تعالیٰ کی جو بھی مصلحت ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

آپ نے تو دل کا حال کھول کر رکھ دیا ہے جس سے بڑی خوشی ہوئی کیو□ مریض کو چاہیے کہ وہ ڈاکٹر کو اپنی ہر بیماری بتائے تاکہ شافی وافی علاج ہو جائے۔

آپ نے سب سے پہلے نسبت کے نور لینے کے لیے لکھا ہے۔ ہمارے حضرت جی فرماتے ہیں کہ نسبت کے حصول کے لیے تین باتیں مد□ رکھیں۔

۱- کسی کی دل آزاری کبھی نہ کریں اگر ہو جائے تو فوراً معافی مانگیں اور کسی کو بھی کمتر نہ سمجھیں خواہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔

۲- بھوک سے تھوڑا سا کم کھا □ تاکہ سستی غفلت اور نیند زیادہ نہ آئے تاکہ □ زاور ذکر وفکر اوّل وقت میں ادا کر سکیں۔

۳- ہمیشہ مشائخ سے محبت اور اتباعِ سنت کریں مشائخ کی محبت کی وجہ سے نسبت کا نور منتقل ہوا کرتا ہے شروع سے یہی طر□ رہا ہے۔ یہ محبت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہوتی ہے اس لیے محبتِ مشائخ بھی محبت الٰہی کے ضمن میں آ جاتی ہے۔ عورتوں کو خلافت نہیں □ کرتی، نسبت کا نور مل جاتا ہے۔

آپ نے لکھا کہ مرتے دم تک دعوت کا کام اللہ تعالیٰ لے لے۔ یہ بہت اچھی تمنا ہے

□اس کے لیے مطالعہ کتب اور دعوت کی بار بار مشق اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور سنت کے ٹوٹنے پر تڑپنا ضروری ہے۔تب مرتے دم تک دعوت کی توفیق ہوتی ہے۔

واقعی ا□سان کو والدین کی ایسی خدمت کرنی چاہیے ایسا ان کا کہنا ماننا چاہیے بلکہ اتنی ان کی مزاج شناسی ہوجائے کہ بغیر کچھ کہے بھی آپ محسوس کرلیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔تب بات بنتی ہے پھر کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ خود بخود ان کے دل سے دعا □نکلتی ہیں۔

؎ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پر نہیں□ طاقتِ پرواز□ رکھتی ہے۔

مجالس لکھنے کی تمنا اچھی چیز ہے بلکہ اس تمنا کو عمل میں لا □ اور کچھ نہ کچھ کسی بہترین ڈائری پر لکھنا شروع کریں اوروں سے مجالس لے کر اکٹھا کرنا شروع کردیں کئی لوگوں نے شروع کی ہیں دیکھیں کس کا اخلاص اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ تین چار ماہ سے د□ کے ہرا□سان سے□ت ہونے لگی ہے۔ یہ سب جھوٹے ہیں ایسے ہی غلط تعریف کرتے رہتے ہیں۔ پتا نہیں کیوں ہر بندے سے یقین اٹھ سا گیا ہے۔ ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کسی سے ناراض ہونے کی یہ علامت ہے کہ دوسروں کے عیب□ آتے ہیں ٹھیک ہے لوگ جھوٹے بھی ہوں گے غلط تعریف بھی کرتے ہوں گے□ ابھی تک قیامت نہیں آئی ہے سارے ایسے نہیں ہیں۔

حدیث شریف ہے کہ قربِ قیامت میں جھوٹ پھیل جائے گا۔

یعنی انسان بلاوجہ جھوٹ بولے گا کوئی خاص ضرورت بھی نہیں ہوگی□ہنسی مذاق میں جھوٹ بولے گا اور اس جھوٹ کی عادت پختہ ہونے کی وجہ سے جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔اسی لیے قرآن حکیم نے فرمایا۔



ترجمہ: جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا



ترجمہ: سچ □ت دیتا ہے اور جھوٹ تو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

کاش ہمیں بھی اس کی سمجھ آ جائے کہ ہم جھوٹ بول کر جہنم خرید رہے ہیں۔ایک دفعہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا

کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں، پھر پوچھا گیا کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں، پھر پوچھا گیا کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا نہیں مومن جھوٹا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

اس لیے ہمیں تو جھوٹ بولنے سے بہت ہی□ت ہونی چاہیے۔ایک دفعہ حضرت جی دامت برکاتہم نے فرمایا تھا کہ بچوں سے تین باتوں پر کبھی سمجھوتا نہیں کرنا چاہیے

۱- انہیں بتا دیں ایک□ز وقت پر ہر حال میں پڑھنی پڑے گی خواہ کچھ بھی ہو جائے□ز کی پابندی ہر حال میں ضروری ہے۔

۲- بچوں سے پکا وعدہ لے لیں کہ وہ جھوٹ نہیں بولیں گے خواہ مذاق میں ہو خواہ جتنا مرضی نقصان کا خطرہ ہو۔اللہ تعالیٰ سچ کی برکت سے مہربانی فرمائے گا۔

۳- ہر کسی کی خدمت کریں گے خواہ چھوٹا مہمان ہو یا بڑا مہمان ہو خواہ کوئی بھی ہو خواہ مدرسے کی بچیاں ہوں ان کی بھی خدمت کریں گی، ان کے بھی جوتے سیدھے کریں گی۔ اس لیے بہترین دعا یہی ہے۔

□□□□□ □□□□□□□ □□ □□□□ □□□□□ □ □□□□□ □□□□ □□□□ □□□□□ □□□□□

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنی آنکھوں میں چھوٹا (کمتر) بنادے اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا بنادے۔

دل کی حضوری اور عاجزی کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہیے تاکہ جلدی قبولیت پاسکے۔ حضرت جی دامت برکاتہم نے صا □ ادہ سیف اللہ مدظلہ کو تہجد میں اس دعا کو بار بار پڑھنے کے لیے فرمایا تھا۔

آپ نے شیطانی وساوس کے متعلق لکھا۔ واقعی شیطان کا جال بہت بڑا ہے اور بہت برا ہے۔ یہ ایسا خبیث ہے کہ نہ رشوت لیتا ہے نہ کوئی سفارش ما□ ہے۔ بلکہ ہر حال میں گمراہ کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے اور اکثر لوگ اس کی مکاریوں سے غافل ہیں۔ وہ غافل نہیں بلکہ ہم اس سے غافل ہیں۔ اس لیے اعوذ باللہ کثرت سے پڑھنا ضروری ہے تاکہ اس قوی دشمن سے بچ سکیں۔ اعاذنا اللہ منہ

آپ نے لکھا کہ قرآن پڑھتی ہوں تو زیادہ پڑھنے کو بھی دل چاہتا ہے اور نہیں پڑھتی تو پھر پڑھنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔

واقعی ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ زیادہ وقفہ گذر جائے تو دل غافل ہو جاتا ہے اور اس میں وسوسے کے کیل کا □ اُگ آتے ہیں اس لیے کسی نہ کسی آیت کا ورد رکھنا چاہیے۔ تاکہ تہجد یا فجر یا عصر کے بعد تلاوت کی توفیق ہو۔

؎ اس دور میں خوش نصیب ہے وہ اکبر
جس نے قرآن کو کھلا رکھا ہے

آپ نے لکھا ہے کہ جو سوچتی ہوں وہ ہمیشہ الٹا ہوتا ہے۔
یہ ذہن کی غلط فہمی اور بدگمانی ہے بلکہ عاجز نے کئی دفعہ خود دیکھا کہ جو آپ نے اچھا کام سوچا اللہ نے توفیق دے دی۔ اصل وجہ یہ ہے کہ کثرت سے غفلت رہتی ہے وقوف قلبی استغفار کی کمی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ ہمیشہ علیحدہ علیحدہ گناہوں کو سوچ کر استغفار کرنا چاہیے۔ ایک دفعہ بہت بڑے عالم مفتی تھے□ اس کی بھی آپ سے ملتی جلتی کیفیت تھی اس عاجز نے اسے بتایا کہ علیحدہ علیحدہ گناہ کو سوچ کر علیحدہ علیحدہ ندامت سے استغفار ہو تو اسے بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ اس لیے ضروری ہے کہ

۱- زیادہ باتیں کرنے کے گناہ پر کثرت سے توبہ استغفار کریں۔
۲- عبادت میں غفلت سستی پر بھی علیحدہ توبہ استغفار کریں۔
۳- دوسروں کو ایذاء دینے پر علیحدہ توبہ استغفار کریں اور معافی بھی مانگیں خواہ آپ سے مرتبہ میں چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔
۴- معمولات کی غفلت پر بھی توبہ استغفار ضروری ہے معمولات نہ کرنا گویا ایسا ہی ہے جیسا کوئی کھانا، روٹی نہ کھائے بعد میں پھر کہے کہ میں کمزور ہو گیا ہوں ایسی ہی روحانی کمزوری ہوتی ہے جو معمولات نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔
۵- اکثر سمعنا واطعنا کہتے رہنا چاہیے۔ جس کو توجہ سے بات سننا اور ماننا آ گیا بس اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو گیا اس کو معمولی نہ سمجھیں یہی خلاصۂ زندگی ہے کہ توجہ سے سننا آ جائے اور ماننا آ جائے۔

حافظہ کے لیے اپنے چند تجربات لکھتا ہوں اس لیے کہ میرا حافظہ آپ سے بھی بہت زیادہ کمزور اور خراب تھا□اس کو آہستہ آہستہ درست کیا ہے۔

ایک بات تو بار بار سوچ کر دل میں بٹھالیں کہ میرا حافظہ اچھا ہے خراب نہیں ہے۔ بندہ کہہ کہہ کر اپنا حافظہ خراب کرتا ہے حالا□حکم یہی ہے کہ میرے متعلق اچھا گمان رکھا جائے میں بندے کی سوچ کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں جیسا وہ میرے متعلق سوچے۔ [illegible]

اس لیے یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ تو بڑی □ ں والا ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے وہ میرے حافظے کو بھی بہتر کردے گا یہی گمان پکا کرنا چاہیے۔

اس عاجز نے کسی کو کچھ نہیں کہا کہ آپ کی تعریف کریں ہاں شاید یہ ضرور کسی کو کہا ہوگا کہ وقتاً فوقتاً اسکی اصلاح کرتے رہو۔ کیو□اگر بلاوجہ کسی کی تعریف کی جائے تو یہ اسے ہلاک کرنے والی بات ہوتی ہے۔ اس لیے یہ سوچ دل سے کھرچ دینی چاہیے اور کسی بھی بات اور عقیدہ کو بنانے کے لیے ٹھوس ثبوت ہونے چاہیے ویسے ہی گمانوں کے پیچھے نہیں لگنا چاہیے۔

یہ سوچتی ہوں کہ میں بیمار ہوں اور مجھے زیادہ ہوش نہیں ہے میں بے ہوش ہوں اور بیمار ہوں۔

اصل وجہ یہ ہے کہ جب ا□ان بلوغت کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس کے اندر زبردست تبدیلیاں آتی ہیں

۱- اس کا نامۂ اعمال کھل جاتا ہے۔

۲- اس کی بہت سی ذمہ داریاں لگ جاتی ہیں۔

۳۔ اس کا شعور کروٹیں بدلتا ہے۔

۴۔ اور ا□ان □□ باشعور ہونے کی کوشش کرتا ہے اور شک وشبہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کے لیے کوئی اچھا دوست ہو یا شیخ ہو جس کو بتا کر اس سے ہر بات کی اصلاح کروائی جائے تب بات بنے گی۔

اس کے لیے سب سے بہترین چیز قرآن حکیم کو باترجمہ پڑھنا ہے زیادہ تشریح نہ پڑھیں بلکہ صرف بار بار ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس سے شعور اور سوچ پختہ ہوتی ہے اور بندے میں فیصلہ کرنے اور سوچنے سمجھنے کی قوت بہت ترقی کر جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا خوب مشاہدہ ہوتا ہے۔

نوٹ: وقتاً فوقتاً خط لکھ کر اپنی قلبی کیفیات کو مجھے بتاتے رہیں ا□ء اللہ فائدہ ہوگا۔ آپ کے لیے دعا □ تو خوب کیں ہیں اب آپ کو خط میں لکھی ہوئی دواؤں اور احتیاطوں پر عمل کرنا چاہیے تاکہ آرام وسکون پیدا ہو۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

لاپرواہی کا علاج

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

بنتِ اسلم زید مجدھا

السلام علیکم! آپ کا خط بہت اچھے وقت پڑھا۔ اعتکاف کی □□ سے حضرت امام ربانیؒ کی مسجد میں ہیں۔ بہت عجیب وغریب سکون ہے آپ لوگوں کے لیے بہت دعا □ کی ہیں آج آخری دن ہے اور فجر کے بعد سے اب ۱۰ بج رہے ہیں آپ کے خطوط کے جواب لکھ رہے ہیں۔ شاہ صاحب ناشتے کے لیے کبھی کبھار اشارہ کرتے ہیں□ مجھے حضرت امام ربانیؒ کے فیض سے فرصت نہیں ہے۔ بہرحال سنیے اور دل کے کانوں سے سنیے۔ آپ نے لکھا ہے کہ نیک بننا چاہتی ہوں□ ارادہ میں پختگی نہیں ہے اور آج کل آج کل کرتی رہتی ہوں حتیٰ کہ□ زوں میں بھی سستی غفلت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے حکم توڑنے سے ڈرتی نہیں ہیں جب سب سے بڑے کا حکم توڑ دیا اور پرواہ بھی نہیں کی کہ کس کا حکم ٹوٹا ہے تو آہستہ آہستہ بے حسی اور غفلت اور لاپرواہی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ قرآن حکیم کو ترجمہ سے پڑھنے کی انتہائی کوشش کریں زیادہ تشریح میں جانے کی بجائے صرف الفاظ قرآن میں غور کریں اور یہ دیکھتی رہیں کہ میں اللہ تعالیٰ جو کہ قہار و جبار بھی ہیں ان کا کون کون سا حکم توڑتی ہوں۔ اس سے دل میں ندامت پیدا ہوگی اور جرم کا شدید احساس ہوگا جس کی وجہ سے معافی کی سچی توفیق ہوگی اور اصلاح نصیب ہوگی۔

؎ صبح توبہ ہے شام توبہ ہے
میرے لب پہ دوام توبہ ہے

؎ بااثر ہے یا بے اثر تو جان
اپنے کرنے کا کام توبہ ہے

دوسرا کام یہ کریں کہ استغفار سے پہلے 100,50 دفعہ اعوذ باللہ ضرور پڑھتی رہیں تا کہ شیطان جو ہر وقت ساتھ چمٹا ہوا ہے وہ دفع ہو جائے۔ اس میں ہم غفلت کرتے ہیں اور پھر شیطان ہر وقت وسوسے اور فضولیات میں الجھائے رکھتا ہے۔ اس لیے یہ عاجز بھی شیطان سے بچاؤ کے لیے کئی سو دفعہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے تب کہیں بچاؤ ہوتا ہے۔

آپ نے قرآن میں دل نہ لگنے کی بات لکھی ہے۔ شروع شروع میں کسی کا بھی قرآن میں دل نہیں لگتا کیوں کہ دل د□ کی محبت اور غفلت کا شکار ہوتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ زبردستی پڑھتے رہنے سے ہی دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لیے شروع میں اعوذ باللہ پڑھیں اور استغفار کریں پھر قرآن حکیم پڑھنا شروع کریں۔

آپ نے بدتمیزی کی بات لکھی ہے۔

یہ بہت ہی خوفناک ہے۔ اس سے ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔ یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ بعض اوقات گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ اور اکثر اس بدتمیزی کی وجہ سے د□ میں بھی سزا مل جاتی ہے۔

؎ نہ جا اس کے تحمل پہ کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ سخت ہے انتقام اس کا

جب پکڑ آ جائے تو پھر ماں باپ پیر استاد بھی کچھ نہیں کر سکتے۔اس لیے یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہیے تا کہ طبیعت میں عاجزی پیدا ہو۔

□□□□□ □□□□□ □□ □□□□□ □□□□ □□□□ □□□ □□□□□ □□□□ □□ □□□□□□ □□□□□

ترجمہ:اے اللہ مجھے اپنی آنکھوں میں چھوٹا (کمتر) بنادے اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا بنادے۔

علم کا حاصل کرنا ہر حال میں ضروری ہے۔علم ہوگا تو عمل اور اخلاص آئے گا اور زندگی کا مقصد پورا ہوگا۔ پڑھائی میں دل نہ لگنا یہ مقصد زندگی سے لاپرواہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہر کام سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر کرنا لازمی ہے حتیٰ کہ لوگوں کی تعریف اور مذمت برابر ہو جائے۔اور لوگوں کی تعریف کی کوئی تمنا نہ رہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ جسمانی اور روحانی بیماریوں سے چھٹکارا مل جائے۔ اس کے لیے انتہائی فکرمند ہونے کی ضرورت ہے جب تک روحانی بیماریوں کی اصلاح کی فکر نہ ہوگی تو کبھی اصلاح نہ ہوگی۔ پہلے ڈاکٹر کو کھول کر سب کچھ بتا □ گے تب علاج نصیب ہوگا۔ بیماری بتائے بغیر اصلاح نہیں ہوگی خواہ شیخ یا ڈاکٹر کی اپنی بیٹی ہی کیوں نہ ہو۔طر □ ہی ازل سے یہی رہا ہے جس کو بیماری کی فکر ہوگی تو علاج ہوگا۔ جتنا زیادہ فکر ہوگی اتنا زیادہ علاج ہوگا۔اس لیے خط لکھ کر وقتاً فوقتاً مشورہ کرلیا کریں □ ء اللہ فائدہ ہوگا۔

حضرت جی دامت برکاتہم سے محبت بہت اچھی بات ہے انہیں خط لکھ کر اپنی ساری صورتِ حال بتا □ ۔مشائخ کا طر □ ہے کہ خود بخود اصلاح نہیں کرتے بلکہ عاجزی انکساری اور شدید طلب کا اظہار کیا جائے تب اپنی توجہات دعاؤں اور

سمجھا بجھا کرا□سان کا علاج کرتے ہیں۔

اس مقدس جگہ بیٹھ کر اس عاجز مسکین کے دل میں یہ باتیں آ رہی ہیں۔

۱- ایک تو یہ کہ آپ اچھے نمبر لینے کی وجہ سے نا□ے میں آ کر تکبر کا شکار ہو جاتی ہیں حالا□ یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ دماغ کو کمزور کر دیں تو پھر ا□سان کیا کر سکتا ہے۔ اس لیے سینکڑوں دفعہ اللہ کا شکر کرنے کی ضرورت ہے اور □ پڑھ کر شکر کرنے کی ضرورت ہے۔

۲- توبہ استغفار میں بہت کمی ہے علیحدہ علیحدہ گناہوں کو سوچ کر توبہ اور ندامت کرنی چاہیے۔

۳- اپنی بے بسی اور بے چارگی کا اظہار کرنا چاہیے تا کہ قبولیت اور تقویٰ پیدا ہو۔

۴- ہر حال میں ماں کی بات کو ماننا چاہیے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے۔ بندہ سوچتا ہے کہ مجھ میں زیادہ عقل ہے میں زیادہ جا□ ہوں۔ یہ غلط ہے تجربہ تو آپ کا کم ہے اور قربانی بھی کم ہے۔

۵- بات ماننے سے زیادہ منوانے کا جذبہ ہے حالا□ سمعنا واطعنا کو کثرت سے پڑھنا، یاد رکھنا اور دھرانا چاہیے۔

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

دعا اور خصوصی نصیحتیں

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

بنتی المکرّمہ زید مجدھا

السلام علیکم! آپ نے بہت اچھی دعا □ پہلے صفحہ پر لکھی ہیں اس سے دل بڑا خوش ہوا ہے۔ یہ عاجز دعا کرتا ہے کہ وہ سب دعا □ آپ کے لیے پروردگار قبول فرمائے بلکہ ہم سب کے لیے قبول فرمائے۔ واقعی دعا □ مانگنا تو عبادت کا مغز ہوتا ہے



ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

آپ نے لکھا کہ مجھے غصہ بہت آتا ہے اور کوئی بھی تھوڑا کچھ کہے تو دل چاہتا ہے کہ اس کی پٹائی کروں اس کو ماروں۔

یہی تکبر ہے اور گناہوں کی جڑ ہے۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ہے اپنے آپ کو درست اور دوسروں کو غلط سمجھنا ہے۔ سوچیں شاید آپ غلط ہوں اور بڑے صحیح بات کہہ رہے ہوں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔

ع الزام اُن کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

آپ نے پوچھا غرور کیا ہوتا ہے؟ آپ اس طرح غرور کرتی ہیں کہ دوسروں کی حق بات صحیح بات بھی نہیں ما□۔ یہ نہ ماننا ہی غرور ہوتا ہے۔ بلاوجہ غصہ کرنا غرور ہوتا ہے بلکہ جو نیک ہوتے ہیں وہ اپنے کو قصوروار سمجھتے ہیں انہیں دوسروں کی غلطی پر بھی غصہ نہیں آتا۔ جیسے ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم ہیں کہ کتنے لوگ ان کی گستاخی اور

بے ادبی بھی کر جاتے ہیں□ آپ معاف کر دیتے ہیں اور مسکرا دیتے ہیں۔
آپ کو خود دعا کرنے میں مزہ آتا ہے□ دوسروں کی دعا پر جلدی ختم کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اصل میں آپ کو ابھی دعا کے مزے کا نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور اس کے آگے رونے کا کیا مزہ ہے۔ ان شاء اللہ اپنی کمی کوتاہیوں اور غلطیوں کو یاد کریں گی تو دوسروں کی دعا بھی اچھی لگے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سب اساتذہ کی جائز شرعی دعاؤں کو قبول فرمائے

آپ نے جو بار بار دعا □ لکھی ہیں اس پر مجھے رونا آ گیا اور دل سے دعا کرتا ہوں کہ پروردگارِ عالم ہم سب کی دعا □ قبول فرمائے اور انہیں اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے۔ واقعی آپ نے اخلاص سے سب کے لیے دعا □ لکھی ہیں اللہ کریم سے پوری امید ہے کہ وہ ضرور قبول فرما □ گے۔ دل چاہتا ہے کہ آپ نے اتنی پیاری پیاری دعا □ لکھی ہیں انہیں یہاں□ کر دوں□ اتنا تھک گیا ہوں کہ خط جلدی ختم کرنے کو دل چاہتا ہے۔ بہرحال دعاؤں کی قبولیت کے لیے تو ضرور دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی معصوم دعاؤں کو سب کے لیے قبول فرمائے اور مزید اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے بھی قبول دعا □ ہمیں □ ءفرمائے۔

o

ترجمہ: جنتیوں کے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو وہ چاہیں گے اور مزید ہم اپنے پاس سے بھی دیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی حضرت جی دامت برکاتہم سے محبت کو بڑھائے اور آپ کو حضرت جی دامت برکاتہم کی ہر ہر بات ماننے کی توفیق □ فرمائے۔

قرآن حکیم کی عالمہ اور داعیہ بنائے اور ماں کو خوش کرنے والا بنائے۔

آپ نے اچھا شعر لکھا ہے۔

میں نے مانا کہ نکمی ہوں□ آپ کی ہوں
مجھ نکمی سے بھی ابو نبھائے رکھنا

ا□ء اللہ پہلے بھی آپ سے نبھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نبھائے رکھنے کی توفیق □ فرمائے۔

آپ کو چند تجربے اور فائدے کی باتیں لکھتا ہوں ان پر ضرور عمل کریں۔

۱- ہر وقت یہ دعا □ کریں کہ یا اللہ تو مجھ سے راضی ہو جا۔

۲- مجھے ایسا بنا دے کہ میں تجھے پسند آ جاؤں۔

۳- ہمیشہ ماں کا کہنا مانو حتیٰ کہ ان کے اشاروں کو بھی مانو۔

۴- ہمیشہ اساتذہ کا دل سے ادب کرو اور انہیں خوش کرو۔

۵- خصوصاً ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم کو ضرور اللہ کے لیے خوش رکھیں جیسا چھوٹی سی مسفرہ نے حضرت جی دامت برکاتہم کو خوش کیا تھا۔

۶- جھوٹ کبھی نہیں بولنا کیو□ اس سے ا□ان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

۷- □ زکی ہر حالت میں پابندی کرنا۔ اس میں مشکل وضو ہوتا ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ ہمیشہ باوضو رہیں۔ اس سے د□ اور آخرت میں بھی رزق وسیع ملتا ہے۔

۸- زیادہ لڑکیوں سے دوستی بالکل نہ کریں بس ایک دو□ زی دوست کافی ہیں

ورنہ اللہ تعالیٰ سے دوستی میں فرق آتا ہے۔ جب لوگوں سے زیادہ باتیں کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

۹- کسی کو تکلیف نہ پہنچا □ خواہ باتوں کے ذریعے خواہ ہاتھ کے ذریعے تکلیف ہو۔ حضور ﷺ نے خصوصی نصیحت کی ہے۔

مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان (کی باتوں) اور ہاتھوں (کے اشاروں) سے بھی دوسرے مسلمان محفوظ رہتے ہیں۔

۱۰- □سان کو ہمیشہ نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کا حریص ہونا چاہیے۔ آج عمل کا وقت ہے کل قبر آخرت میں عمل کا وقت گذر چکا ہوگا اور سوائے افسوس کے اور کچھ نہیں بچے گا □اس افسوس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ آج افسوس اور ندامت کر لی جائے تو بخشش ہوسکتی ہے□کل قیامت کے دن نیکی کرنے اور گناہوں پر افسوس کرنے کا بھی وقت نہیں ملے گا۔ اس لیے اپنے وقت کو انتہائی اہم کاموں پر خرچ کرنا چاہیے جس کا آسان طر □ یہ ہے کہ ٹائم ٹیبل بنا کر اس پر زبردستی عمل کریں۔

کچھ بھی نہ کہا اور کچھ کہہ بھی گئے
کچھ کہتے کہتے رہ بھی گئے

□ساءاللہ پھر کبھی فرصت ملی تو پھر کچھ عرض کریں گے۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نصیحتیں

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

بنتِ بشیر زید مجدھا

السلام علیکم! آپ کسی مجبوری کی وجہ سے سوال تو نہ لکھ سکی بہر حال آپ کی سچی طلب کی وجہ سے چند باتیں سپرد قلم کرتا ہوں اللہ کرے کہ فائدہ مند ہوں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کا خلاصہ یہ ہے۔

۱- سب سے پہلے اپنے عقائد و □ یات اہل سنت والجماعت کے عقائد کے مطابق درست کریں کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنی ذات، صفات اور شیونات میں وحدہٗ لاشریک ہے۔ مختصر یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی شان کو ایسا ہی ما □ ہیں جیسا کہ حضور ﷺ ما □ تھے۔

۲- تمام خوبیوں کا مجموعہ علم و معرفت حاصل کرنا، عمل اخلاص سے کرنا اور ظاہر و باطن کو روشن شریعت کے مطابق مزین کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

۳- صوفیا کرامؒ کی صحبت اور ذکر کی کثرت □سان کو واصل باللہ کر دیتی ہے کہ پھر اسے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خیال رہتا ہے حتیٰ کہ بھلانے سے بھی نہیں بھولتا یہ بہت عمدہ حالت ہے ہم سب کو نصیب ہو جائے۔

۴- کسی کی دل آزاری سے بچنا ایسے ہی ضروری ہے جیسے انگارے سے بچنا۔ بے دھیانی میں بھی دل آزاری سے بچیں۔ حضرت امام ربانیؒ نے فرمایا ایمان کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری کرنا ہے۔

۵- ہر قسم کی مشکلات اور مصائب اور آزمائشوں سے بچنے کا تیر بہدف نسخہ اپنی

ذات، حالات، عقل، دل، اولاد اور دین کے کام سب کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں۔

[redacted] o

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

نوٹ: جس کسی کو بھی یہ وظیفہ بتایا گیا اسے فائدہ ہوا۔ آپ بھی کثرت سے اس کو ورد کرتی رہیں۔ تمام مشکلات ومصائب میں کفایت کرے گا۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

دس انمول موتی

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

عزیزہ بنتِ خالد زید مجدھا

السلام علیکم! امید ہے آپ خیریت سے ہوں گی۔ اور ذکر فکر سے زندگی گذار رہی ہوں گی۔ سفر میں قرآن حکیم کا معمول کافی ڈسٹرب ہوا ہے اللہ کرے کہ پھر سے معمول بحال ہو جائے۔

چند باتیں دل کے کانوں سے سنیں تا کہ آپ کی اصلاح ہو۔

۱- ہمیشہ عجب و تکبر سے بچیں یہ چیز اعمال کا بیڑہ غرق بھی کرتی ہے اور انسان کو بعض اوقات جہنم میں بھی پہنچاتی ہے۔

۲- بدگمانی اور غلط فہمی سے ہمیشہ بچیں ورنہ یہی چیز انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے۔

۳- اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کریں تا کہ وقت کی قدر پیدا ہو۔ حدیث مبارکہ ہے۔



ترجمہ: مرنے سے پہلے مر کے دیکھو۔

۴- تہجد کی پابندی ضروری ہے ورنہ زندگی بے سکون ہو جائے گی۔

؎ تیری سزا ہے نوائے سحر سے محرومی

مقام شوق و سرور و□ سے محرومی

۵- دین کی دعوت پھیلانے کی ذمہ داری کا استحضار ہر وقت ضروری ہے بلکہ

دعوت کا اضطراب پیدا کرنا ضروری ہے۔شدتِ اضطراب تب پیدا ہوتی ہے جب سب لوگوں کا اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھیں۔دعوت کا اضطراب بندے کو بڑی جلدی واصل باللہ بھی کرتا ہے۔میری شدید تمنا ہے کہ آپ کے اندر اس اضطراب کا استحضار پیدا ہو جائے۔

؎ اک اضطراب مسلسل غیاب ہو کہ حضور
میں خود کہوں تو میری داستاں دراز نہیں

۶- اکثر اوقات یہ سوچتی رہیں کہ موت قریب ہے اور میرا تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔مجھے اہم سے اہم کام پہلے کرنے ہیں۔وہ اہم کام بخشش کی فکر کرنا اور کلمے پر موت کی تمنا کرنا ہے۔علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔اللہ کی محبت کی شدید تمنا رکھنا ہی اصل زندگی ہے۔

؎ عشق تیری انتہا عشق میری انتہا
تو بھی ابھی ناتمام میں بھی ابھی ناتمام

۷- حدیث کا مفہوم ہے جس کو میری امت کا غم نہیں وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔اس لیے ہر حال میں اور ہر جگہ نبی ﷺ کی امت کی فکر کرنا ضروری ہے۔

؎ میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلماں، میں اسی لیے□ زی

۸- ہمیشہ حکمت و دانائی کے لیے دعا کرتے رہنا چاہیے کیو□ جس کو حکمت و دانائی مل گئی اس کو خیر کثیر مل گئی۔قرآن حکیم اعلان کر رہا ہے

□□ □□□ □□□□□□□□ □□□□ □□□ □□□□

جس کو حکمت و دانائی □ کر دی گئی اسے بہت زیادہ بھلائی □ کر دی گئی۔

حکمت ودانائی کے حصول کے لیے یہ آیت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے

□□ □□ □□ □□□ □□□□□ □□□□□ □□□□□ □□□□□□

اے میرے رب مجھے حکمت ودانائی □ فرما اور نیک لوگوں کا الحاق نصیب فرما۔

۹- ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ تمام اچھی دعاؤں کا مجموعہ یہ ہے کہ انسان دعا کرتا رہے کہ مجھے عاشق قرآن بنادے۔

؎ قرآں میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے □ تجھ کو جدتِ کردار

۱۰- ہر وقت اپنی بھلائی اور حضور ﷺ کی امت کی بھلائی کے لیے کثرت سے دعا □ مانگتے رہنا چاہیے۔ یہ دعا □ دل ہی دل میں بھی مانگی جاسکتی ہیں

؎ دل سے جو ''دعا'' نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پروا□ رکھتی ہے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

پتے کی باتیں

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

عزیزہ بنتِ ممتاز زید مجدھا

السلام علیکم! آج مختلف لوگوں کو خط لکھ رہا تھا تا کہ میری بھی اصلاح ہو اور آپ لوگوں کی بھی اصلاح ہو۔ یہاں حضرت امام ربانیؒ کی توجہ اتنی تیز ہے کہ ہم جیسے اندھے بھی اس کا احساس کر رہے ہیں، بہر حال اپنے آپ کو کامل اصلاح کے لیے پیش کرنا چاہیے اور اس کے لیے دعا □ کرتے رہنا چاہیے۔

۱- ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں جو اپنے عیب اپنے شیخ سے چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنی محبت و معرفت چھپا لیتے ہیں۔

۲- جو د□ کی مصروفیات میں دھنس جاتا ہے دین کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔

۳- جو دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے وہ اپنی اصلاح سے محروم ہو جاتا ہے۔

۴- ان دنوں ایک حدیث پڑھی ہے جس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جو نرمی سے محروم ہوتا ہے وہ ہر خیر سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۵- جو ا□ان معمولات کے ناشتے میں پابندی نہیں کرتا اس پر واردات نہیں آتی اور اس کا دل ٹھنڈا اور سست ہو جاتا ہے۔

۶- جو د□ کے رسم و رواج کو ترجیح دیتا ہے وہ سنت رسول ﷺ اور محبت رسول ﷺ سے محروم ہو جاتا ہے۔

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

دعوت دین کا درد

از سرہند شریف مسجد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

عزیزہ بنتِ عبدالعزیز اور طالبات نور الایمان زید مجدھن

السلام علیکم! مختلف لوگوں کو کچھ دل کا درد لکھا تھا آپ بھی اس مقدس جگہ یاد آ گئیں تو آپ کے لیے دعا □ اور کچھ درد دل کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ امید ہے دل میں جگہ دیں گی۔

۱- جو کوئی لایعنی باتوں میں پڑتی ہے وہ □ز کے خشوع وخضوع سے محروم کر دیا جاتی ہے۔

۲- جو کوئی ذکر پر مداومت نہیں کرتی وہ محبت الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔

۳- جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہوئی دیکھے اور دل میں یہ کہے کہ میں کیا کر سکتی ہوں حالا□ وہ دعا □ کر سکتی ہے، روسکتی ہے□ وہ نہیں کرتی گویا اپنے حصے کی ذمہ داری سے بھی لاپرواہی کرتی ہے تو وہ دعوت کے درد سے محروم کر دی جاتی ہے۔

۴- جو لوگوں کی مخالفت اور ہنسی مذاق سے ڈر کر دعوت دینا چھوڑ دیتی ہے وہ خود کبھی نہ کبھی ان گناہوں میں ملوث ہو جائے گی۔

۵- جو کوئی دعوت کی باتوں کے بعد استغفار کی کثرت نہیں کرتی وہ کسی نہ کسی گناہ میں خود مبتلا ہو جائے گی۔ خواہ وہ گناہ عجب وتکبر ہو، غفلت ہو، لاپرواہی ہو یا اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا سمجھنا ہو۔ اس لیے خصوصی نصیحت ہے کہ دعوت بھی ضرور دینی ہے اور اس سے بھی زیادہ ضروری اس دعوت پر استغفار کرنا ہے تا کہ

اخلاص کی کمی دور ہو۔ کیو□

ع ہر چہ علتی گیر دعلت شود

ہر بیمار جو کھائے گا گویا وہ بھی بیماری بن جائے گی۔

اس لیے ہم نا اہل جو دعوت دیں گے اور استغفار نہیں کریں گے تو ضرور عجب وتکبر کا شکار ہو جا □ گے۔اس لیے آپ لوگوں سے دست بستہ درخواست ہے کہ تین باتوں کا ہمیشہ خیال رکھیں۔

۱) استغفار کی کثرت کرنا ہے تا کہ دعوت قبول ہو اور عجب اور ریا سے محفوظ ہو۔

۲) ہر حال میں شیطان سے بچاؤ کرنا ہے ورنہ وہ آپ کو ایسے فتنے اور وساوس میں مبتلا کرے گا کہ آپ لایعنی باتوں کو نیکی سمجھ کر کرتی رہیں گی۔

۳) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچتے رہنا ہے تا کہ ان کے شکر کرنے کا خیال ہر وقت یاد رہے۔الحمدللہ رب العالمین

نوٹ: کثرت سے اپنی اور دوسروں کی عافیت کی دعا □ کریں۔ عافیت اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے خزانے کی بڑی نعمتیں ہیں۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

اصلاحی وتربیتی باتیں

ازسرہندشریف مسجدامام ربانی حضرت مجددالف ثانیؒ

عزیزات طالبات جامعۃ الصالحات زیدمجدھن

السلام علیکم! آپ سب کواللہ تعالیٰ خیریت اوراپنی امان میں رکھے اورآپ کے مستقبل کومحفوظ اورصالح بنائے۔ چند باتیں گوشِ ہوش سے سنیں اوردل میں جگہ دیں بہت فائدہ ہوگا۔

۱- بداخلاقی سے ضرور بچیں ورنہ آپ کے ساتھ کوئی اور بداخلاقی کرے گا۔ As you sow so shall you reap. جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

۲- ایک حدیث کامفہوم ہےاوراس نے مجھے بہت متاثر کیا۔

جس □سان کے ساتھ اللہ خیر کاارادہ کرتا ہےاسے دین کی سمجھ□ فرمادیتا ہے۔

۳- دین کی دعوت کوسیکھنے کے لیےایڑی چوٹی کا زورلگا □ ورنہ دین سیکھ کربھی دین سکھانے سےمحروم رہیں گی۔

۴- دعوت کے کام میں جو جھجک محسوس کرتا ہے اصل میں وہ ذمہ داری کا احساس نہیں رکھتا اس لیے ذمہ داری کا اضطراب ضرور پیدا کریں اور اس شعر کو کثرت سے پڑھیں □ءاللہ اضطراب پیدا ہوگا۔

؎ اک اضطراب مسلسل غیاب ہو کہ حضور
میں خود کہوں تو میری داستاں دراز نہیں

۵- بغیراجازت کے کسی کی چیز اٹھانا بھی گناہ ہے۔اس سے ہرحال میں بچیں

ورنہ آپ کی چیز کوئی اور اٹھائے گا۔ جو چوری چھپے کسی کی چیز اٹھائے گا وہ تو ڈاکو اور چور کہلائے گا۔ د□ میں بے سکون اور ہمیشہ پریشان رہے گا اور آخرت میں سخت سزا جھیلے گا۔

۶- جو غیبت سے نہیں بچتا تو پھر اس کی بھی ضرور غیبت ہوگی۔ جو بیجو گے وہی کاٹو گے۔ اس لیے کسی کی بھی خامی پیٹھ پیچھے بیان نہیں کرنی چاہیے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جو دو لڑکیاں بیٹھی ہوں وہ اپنی بات کریں کسی تیسری کی بات نہ کریں۔

۷- لایعنی باتوں سے پرہیز انتہائی ضروری ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ مومن اپنی زبان پر ہمیشہ غمزدہ رہتا ہے۔ اس لیے زبان کی بداحتیاطی سے بچیں۔ اکثر لوگ زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے جہنم میں جا □ گے۔ اس کا علاج کثرت استغفار ہے قرآن حکیم میں ہے

[redacted]

تم استغفار کیوں نہیں کرتے تا کہ تمہارے اوپر رحم کیا جائے۔

ے ولیکن بندگی استغفر اللہ

یہ درد سر نہیں درد جگر ہے

۸- لڑائی جھگڑا کرنا انتہائی بری عادت ہے جس کی وجہ سے دلوں میں □تیں اور کدورتیں پیدا ہوتی ہیں جو کہ ا□ان کے دین کا بیڑا غرق کر دیتی ہیں۔

حدیث کا مفہوم ہے کہ جو لڑائی جھگڑا کرتا ہے اس کا دین ایسے صاف ہو جاتا ہے جیسے استرے سے بال صاف ہو جاتے ہیں۔

۹- ہمیشہ دوسروں کی خوبیاں دیکھنی چاہیں اور اپنی خامیاں دیکھی چاہیں اس

سے بندے کی بہت جلد اصلاح ہوجاتی ہے۔ یہی اخلاص اور روحا□ کا خلاصہ ہے۔

ع پڑی اپنے گناہوں پر□ تو کوئی نگاہ میں برا نہ رہا

۱۰- کثرت کے ساتھ اپنی اصلاح وتربیت کی دعا □ کرتے رہنا چاہیے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کثرت سے یہ دعا کرتا رہتا ہے یا اللہ میری اصلاح فرما دے، یا اللہ میری اصلاح فرما دے تو قیامت والے دن اللہ اس کو معاف فرما دیں گے۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

مقربین کے اعمال

16-03-2009

محترم المقام جناب رضوان شاہ صاحب زید مجدہ

السلام علیکم! آج دل میں آیا کہ مقربین کے کچھ اعمال لکھے جا □ تا کہ اگر ان اعمال کی توفیق مل جائے تو کتنی بڑی بات ہے۔ اور کتنا زیادہ اس پر شکر کرنا چاہیے اور اگر کسی وجہ سے ان اعمال کی توفیق نہیں ملتی تو کم از کم ان مقربین کے اعمال کی حسرت ہی نصیب ہو جائے۔

؎ یہ بھی کیا کم ہے کہ ہم ان کی تمنا میں جیئں
حاصلِ منزل نہ سہی خواہشِ منزل ہی سہی

۱۔ مقربین کے اعمال میں سب سے پہلے اور بڑی او□ چیز فرض□ز میں حلاوت اور مزے کا پیدا ہونا ہے اس سے پہلے نوافل میں یکسوئی اور مزہ پیدا ہوتا ہے۔ آخر میں فرائض میں لذت پیدا ہوتی ہے۔ دیکھیئے کون مردِ میدان ہے جو اس کے لیے اپنی انتہائی کوشش کرتا ہے؟

۲- دوسری چیز گناہوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہے حتیٰ کہ لایعنی اور مباح امور سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مباح کے دائرے کو وسیع کرتے کرتے لایعنی میں پڑ جا □ اور اس سے آگے گناہوں کا دروازہ نہ کھول بیٹھیں۔ مقربین عزیمت پر عمل کرتے ہوئے اپنے اوپر مباح کے دائرے کو بھی انتہائی تنگ کر دیتے ہیں تا کہ کہیں لایعنی اور فضولیات میں نہ پڑ جا □ آپ نے سنا ہوگا۔

[illegible]

ترجمہ: عام نیکوں کی نیکیاں مقربین کے گناہ سمجھے جاتے ہیں

۳- تیسری چیز جو کہ مقربین ہمیشہ مانگتے رہتے ہیں وہ رضائے الٰہی ہے اس کے لیے وہ سر دھڑ کی بازی لگانے کے لیے بھی تیار رہتے ہیں۔

[illegible] ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ سے راضی، یہ (رضائے الٰہی) اُسے نصیب ہوگی جو اپنے رب سے خشوع اختیار کرے۔

مقربین اپنے ہر ہر کام کو رضائے الٰہی کے لیے کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کی کوئی اپنی مرضی بھی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ان کی مرضی بن جاتی ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سب سے اعلیٰ ہے۔

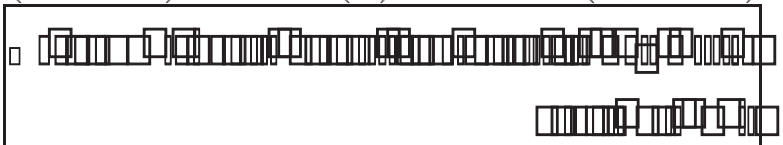
ع مرضئ مولا از ہمہ اولیٰ

؎ خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

۴- چوتھی چیز جس کی مقربین کو ہر وقت فکر لگی رہتی ہے وہ دل کی سلامتی کی فکر ہے۔ وہ ہر ہر لحظہ دل کو غفلت اور د□ کی محبت سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ع دل بدست آور کہ ایں حج اکبر است

جس کا دل قابو میں آ گیا اور اللہ کی یاد میں فنا ہو گیا بس اس کے مزے ہی مزے ہیں۔ دل کی سلامتی کے لیے راسخین فی علم کی دعا قرآنِ حکیم میں مذکور ہے اس کا ورد کثرت سے رکھنا چاہیے



ترجمہ:

۵- پانچویں چیز جس کا مقربین خیال رکھتے ہیں اور ہر مسلمان کی بھی یہ سب سے بڑی تمنا ہونی چاہیے وہ تقویٰ کا کمال حاصل کرنا ہے۔اس لیے ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم کئی سالوں سے اپنی □ز میں آخر پر یہ دعا پڑھتے ہیں جو ہمیں بھی پڑھنی چاہیے تا کہ تقویٰ کا کمال حاصل کرنا آسان ہو جائے۔





ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک □ فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے لیے ان کاموں کو آسان فرمائے اور استقامت سے عمل کی توفیق □ ءفرمائے۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

حضرت امام ربانیؒ کی وصیتیں

محترم المقام جناب رضوان شاہ صاحب زید مجدہ

السلام علیکم! چند مزید اعمال ہیں جو مقربین کے اعمال شمار کیے جاتے ہیں یا اُن کے دل کی حسرت ہوتے ہیں شاید ہمیں بھی ان کی اعمال کی توفیق مل جائے تو ہماری قسمت جاگ اٹھے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے گوالیار کے قلعے سے ان اعمال کے کرنے کا تاکیدی حکم اپنے بیٹے کے نام لکھا ہے اور خط بھی ایسے انداز سے لکھا گیا ہے گویا کہ زندگی کا آخری خط لکھ رہے ہیں۔

۱- ایک تو یہ تاکید کی ہے کہ لمبی قرأت کے ساتھ □ زادا کرتے رہیں۔

۲- دوسرا یہ کہ باطنی پاکیزگی کے لیے لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے رہیں۔ اس ورد کی مثال ایسے ہے جیسے □ز سے قبل وضو ہوتا ہے۔

۳- تیسرا اپنی مرضی کو ختم کر دیں حتیٰ کہ آپ کی کوئی مرضی نہ رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہر مرضی آپ کی مرضی بن جائے۔

۴- چوتھا جتنے بھی اعمال کر لیں □ ان پر تہمت لگا □ اور دیدِ قصور کو ضرور مد □ رکھیں اور ان اعمال پر بھی انتہائی ندامت کے ساتھ استغفار کریں تاکہ یہ اعمال قبول ہو جا □ ۔

۵- پانچویں چیز جس کا مقربین پر غلبہ رہتا ہے وہ ہر حال میں اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنا ہے۔ جب وہ اپنی اوقات کو دیکھتے ہیں تو شرمندہ ہوتے ہیں اور ندامت کے ساتھ استغفار کرتے ہیں اور جب اللہ رب العزت کے کرم کو دیکھتے ہیں تو کثرت

سے شکر ادا کرتے ہیں۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے متعلق کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ انہیں اگر کوئی چھوٹی سے نعمت بھی مل جاتی تو وہ بہت زیادہ شکر ادا کرتے تھے اور اگر بہت چھوٹا سا بھی گناہ ہو جاتا تو بہت زیادہ استغفار کرتے تھے گویا کہ کوئی گناہ کبیرہ کر بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے تھے۔

یہ مقربین اور متقین کے حالات ہیں۔ ہم انہیں پڑھ کر حسرت ہی کر سکتے ہیں کاش کہ ہمیں بھی ایسی عاجزی اور آہ وزاری نصیب ہو جائے تو زہے نصیب!

؎ متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزومندی
مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

مقربین کا درد و غم

□□□□□ □□□□

□□ □□ □□

محترم المقام جناب رضوان شاہ صاحب زید مجدہ

السلام علیکم!

آپ نے سنا ہوگا کہ جو طالبعلم سو فیصد نمبر حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے 70 ,60 فیصد نمبر ضرور آ جاتے ہیں۔اس طرح جو مسلمان مقربین والے اعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ جنت کے کسی نہ کسی درجے میں اپنے رب کے فضل وکرم سے پہنچ ہی جائے گا۔اس لیے ہر وقت مقربین والے اعمال کرتے رہنے کی فکر میں لگا رہنا چاہیے۔جس چیز کی فکر لگ جائے وہ چیز آسان ہو جاتی ہے اور اس کی توفیق بھی مل جایا کرتی ہے۔

ہمارے پاس بہت تھوڑا ٹائم رہ گیا ہے اس لیے ہمیں اپنے ٹائم کو انتہائی اہم کاموں پر ہی لگانا چاہیے کم اہم کام بعد میں کرنے چاہیے۔اس لیے مقربین والے اعمال کرنے کا ا□ان کو حریص ہونا چاہیے

□□□□□□□□□□ o

ترجمہ: دوڑنے والوں کو دوڑ لگا لینی چاہیے۔

مقربین لوگوں کے چند اعمال لکھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے التجا اور آہ زاری کے ساتھ ان اعمال کے کرنے کی توفیق مانگنی چاہیے۔

ا- لمبی قرأت کے ساتھ نوافل اور □ز ادا کرنا حتیٰ کہ □ز میں سرور، حلاوت

اور مزہ آ جائے اس سے رابطہ الہیہ بڑھے گا۔

۲- کلمہ لا الہ الا اللہ کا ورد ذوق وشوق اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا خیال رکھ کر کرنا چاہیے۔ اس سے اخلاق رذیلہ کی صفائی ہو گی۔

۳- ہر وقت باوضو رہنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہیے۔ اس سے تقویٰ اور طہارت نصیب ہو گی۔

۴- اپنی طبیعت میں نرمی اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنا چاہیے۔ کیو[illegible] حدیث شریف کا مفہوم ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا۔

۵- دل آزاری سے بچنا چاہیے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ کفر کے بعد بہت بڑا گناہ دل آزاری بھی ہے۔

۶- ہر ہر کام کو سنت کے مطابق کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اس سے نبی اکرم ﷺ کی محبت کی نسبت حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔

[illegible]

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی پس بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۷- ہر ہر کام خواہ چھوٹا کام ہو یا بڑا کام ہو دین کا کام ہو یا د[illegible] کا کام ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ کو دکھانے اور راضی کرنے کے لیے ہو۔ دل میں کسی اور کو دکھانے یا کسی اور کی [illegible] میں اچھا بننے کی قطعاً [illegible] نہیں کرنی چاہیے۔ رضائے الٰہی کے لیے کام کرنا سب سے او[illegible] کام ہے۔ اسی سے ا[illegible]ان مقربِ بارگاہِ الٰہی ہوتا ہے۔

[illegible]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ سے راضی، یہ (رضائے الٰہی) اُسے

نصیب ہوگی جو اپنے رب سے خشوع اختیار کرے۔

۸- ہر وقت ذکر الٰہی کی کثرت کی فکر کرنی چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ذکر کو کثرت سے کرنے کا حکم دیا ہے۔

[illegible] o

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

کثرت ذکر کی برکت سے ا□ان بارگاہ الٰہی میں محبوبیت کا درجہ پا جاتا ہے۔ ذکر کو کثرت سے کرنا سب سے بڑا کام ہے۔

[illegible]

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔

۹- مقربین بارگاہ الٰہی کی صحبت اور محبت بندے کو بڑی جلدی مقرب بنا دیتی ہے۔ ہر عملی کام کو سیکھنے کا طر□ صحبت ہی ہے اور دین کے سیکھنے کا عملی طر□ بھی صحبت ہی ہے اس لیے ہر نبی کے صحابہ ہوئے ہیں اور ہمارے نبی ﷺ کے صحابہؓ تو محبت اور صحبت کے لیے دیوانے تھے۔

بس اتنی سی حقیقت ہے ہمارے دین وایماں کی

کہ اس جانِ جہان کا آدمی دیوانہ ہو جائے

۱۰- دن رات میں بہت سے واقعات پیش آتے رہتے ہیں ان تمام واقعات میں اپنے رب سے راضی رہے حتیٰ کہ ناشکری، نافرمانی اور منفی سوچ کے وسوسے کو بھی دل میں نہ آنے دے۔ اگر آئے تو انتہائی بیزاری کا اظہار کر کے اس سے بری ہو جائے۔

۱۱- عاجزی انکساری، بندگی مسکینی اور آہ و زاری یہ تمام اعمال مقربین کے اعمال ہیں۔اس میں آہ زاری کرنا تمام نیکیوں کی جڑ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں پر روتا رہے اور اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی شکل ہی بنالے۔تمام مقربین زیادہ سے زیادہ اپنے رب کے سامنے روئے ہیں۔کوئی گناہوں پر رویا تو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استحضار کر کے شکریے کے آ □ وں کے ساتھ رویا ہے تا کہ شاید چند نعمتوں کا شکریہ ادا ہو جائے یا کم از کم شکریے کی حقیقت نہیں تو صورت ہی نصیب ہو جائے۔ بہر حال مقربین روتے رہتے ہیں بلکہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتے ہیں۔

؎ □ رہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

؎ اعظم عشق وچ رونا پیندا اے
بھاویں وصل ہووے بھاویں دوری

۱۲- جو عمل بھی کریں انتہائی اخلاص سے کریں اور انتہائی توجہ اور یکسوئی سے کریں کہ اللہ تعالیٰ کے خیال کے علاوہ کوئی اور خیال نہ آئے۔اگر یہ کیفیت نہیں تو کم از کم اپنی کمی کوتاہی اور concenrtation (یکسوئی) کی کمی کا شدید احساس ہونا لازمی ہے تا کہ اپنے نقصان کا شدید احساس پیدا ہو جائے۔

؎ یارب میں بڑے عذاب میں ہوں
تیرے سامنے کھڑا ہوں □ حجاب میں ہوں

احساسِ زیاں کا تصور بھی بڑی نعمت ہے۔آج احساس ذمہ داری بھی ختم ہو رہا ہے۔ حالا □ مومن میں تو دعوت کی ذمہ داری کا شدید اضطراب ہوتا ہے۔

؎ دے کر احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

۱۳- جوا□سان نبی اکرم ﷺ کی امت پر شفقت کرتے ہوئے تڑپتا ہے بلکہ امت کے مفاد کے لیے مضطرب رہتا ہے وہی وقت کا مجدد بن جاتا ہے۔ اس کی کیفیت ایسی ہوتی ہے جیسے اسے کسی بچھو نے ڈنگ مار لیا ہو۔ مجددینِ امت کے حالات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ وہ حضرات نبی اکرم ﷺ کی امت کی بھلائی کے لیے واقعی مرغِ □سمل کی طرح تڑپتے تھے۔ شاید یہ اشعار ان کی حالت کی کچھ تھوڑی سی عکاسی کر جا □ ۔

؎ تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضیٰؓ سوزِ صدیقؓ دے

؎ مجھے عشق کے پر لگا کر اڑا
مری خاک جگنو بنا کر اڑا

؎ میرے دیدۂ تر کی بے خوابیاں
میرے دل کی پوشیدہ بے تابیاں

؎ بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

؎ یہی کچھ ہے ساقی متاعِ فقیر
اسی سے فقیری میں ہوں میں امیر

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ تصوف اضطراب کا نام ہے اگر

اضطراب نہ رہے تو تصوف بھی باقی نہیں رہتا۔ حضرت مولانا الیاسؒ دن رات آہیں بھرتے تھے کہ ہائے مجھ سے کام نہیں ہورہا جو مجھے کام کرنا چاہیے تھا۔ اسی طرح آہیں بھر بھر کر اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔

؎ جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کو مندرجہ ذیل شعر بہت پسند تھا اور اسے پڑھتے اور پڑھاتے رہتے تھے۔

؎ واعظ کا ہر ایک ارشاد بجا تقریر بہت دلچسپ□
آنکھوں میں سرور عشق نہیں چہرے پر یقین کا نور نہیں

شیخ الحدیث مولانا ذکریاؒ کے علم، تصنیفی انہماک، وقار و مسکنت اور ضبط و تحمل کے فانوس میں عشق و محبت کا ایک ایسا شعلہ تھا جو جاننے والوں کی نگاہوں سے مستور نہ تھا۔ ان کا خمیر عشق و محبت کے اس جوہر کے ساتھ گوندھا گیا تھا اور شاید ان کے خمیر کے تمام اجزاء و عناصر سے زیادہ مقدار میں تھا۔ ان کا حال وہ تھا جو سودا نے اپنے شعر میں بیان کیا ہے۔

؎ جب آدم کا جسم حب کے عناصر سے بنا
کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا

علامہ اقبالؒ کی شاعری کو دیکھیں تو جگہ جگہ عشق و محبت کے شعلے□ آتے ہیں

؎ اک اضطراب مسلسل غیاب ہو کہ حضور
میں خود کہوں تو میری داستان دراز نہیں

؎ اسی کشمکش میں گذری میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز وساز رومی کبھی پیچ وتاب رازی

؎ بڑا کریم ہے اقبال بے نوا لیکن
□ ئے شعلۂ شرر کے سوا کچھ اور نہیں

؎ اوروں کا ہے پیغام اور میرا پیغام اور ہے
عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اور ہے

؎ تیری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فکر وغنا نہ کر
کہ نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری

؎ دل میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں

؎ عشق تیری انتہا عشق میری انتہا
تو بھی ابھی ناتمام میں بھی ابھی ناتمام

؎ فقیہ شہر کی تحقیر کیا مجال میری
□ یہ بات کہ میں ڈھونڈتا ہوں دل کی کشاد

ایک مرتبہ یہ عاجز راقم الحروف اپنے شیخ دامت برکاتہم کی صحبت میں گیا تو بڑے ہی عجیب درد و غم کے ساتھ اللہ کی محبت میں یہ شعر پڑھ رہے تھے

؎ تیرے عشق نے مجھے غم دیا
میرے غم کی عمر دراز ہو

اکبرالہ آبادیؒ بڑے صوفی منش اور باشرع شاعر تھے وہ اپنی شاعری کی تاثیر کا تذکرہ

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غم نے ہی میری شاعری کو فائدہ مند بنایا ہے۔

؎ غموں سے کام لے اکبر
غم بڑا مدرکِ حقائق ہے

اس دور کے مفتی اعظم اور قرآن حکیم کے عاشقِ زار نے بھی اسی درد سے کام لے کر بڑے بڑے کام کیے اور قرآن حکیم کی انگریزی اور اردو میں تفسیر لکھی جس کی لوگوں کو اشد ضرورت تھی۔

؎ محبت کیا ہے دل کا درد سے معمور ہو جانا
متاعِ جاں کسی کو سونپ کر مجبور ہو جانا

۱۴- یہ کتنی بڑی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم ا□نوں سے بات کی ہے اور بار بار ا□نوں کو مخاطب کیا ہے یہ سعادت بہت بڑی سعادت ہے۔اس لیے اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔اس کے لیے نفلوں کے اندر قرآن حکیم کی تلاوت کی جائے اور شکرانے کی □ کے ساتھ تلاوت کی جائے تو یہ مقربین کے اعمال میں شامل ہو سکتے ہیں۔آج زندگی ہے موقع ہے فرصت ہے اس لیے اپنے جسم کو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے ساتھ تھکا دیجیئے□کل کچھ کرنا بھی چاہیں گے□ بہت لیٹ ہو چکی ہوگی (To much late)۔اکثر ا□نوں کو شیطان غیر ضروری کاموں میں پھنسائے رکھتا ہے اور وہ آج کل آج کل کرتے موت کے منہ چلے جاتے ہیں اور آخری وقت حسرت اور ندامت محسوس کرتے ہیں□سنہری موقع ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے۔

شیطان کھیل کود اور د□ کی غیر ضروری مصروفیات جو قبر میں بالکل کام نہیں آ □ گی

ان میں انسانوں کو پھنسائے رکھتا ہے حتیٰ کہ سوچنے کی بھی فرصت نہیں دیتا کہ کسی نیک بندے کی بات ہی سن لیں۔ انسان کو دنیا کی محبت میں ایسا مست رکھتا ہے کہ وہ دنیا کی محبت کو ہی بہت بڑا کام سمجھنے لگتا ہے۔ انسان کی ایسی مت ماری جاتی ہے کہ وہ روزمرہ کے تجربات اور واقعات سے بھی سبق حاصل نہیں کرتا کہ کتنے لوگ اچانک فوت ہوگئے وہ دنیا کے دھندوں میں پڑے تھے اور اچانک موت نے آدبوچا اور وہ ہاتھ ملتے رہ گئے۔ مصروف سے مصروف انسانوں کو بھی موت آدبوچتی ہے□ وہ اپنی مصروفیات کا بہانہ بنا کر موت کو نہیں روک سکتے۔ مرنے والوں کے کتنے منصوبے اور کتنے ہی کام نامکمل ہوتے ہیں□ حسرت اور تمنا کے باوجود انہیں اپنے اہم سے اہم کام کو مکمل کرنے کی فرصت نہیں ملتی۔ ان تمام حقائق کے باوجود بھی انسان غافل ہیں لاپرواہ ہیں اور موت کے اچانک آنے سے بے پرواہ ہوئے پھرتے ہیں۔ اہل دل ان کی بے پرواہی سے غمزدہ ہیں کہ یہ دنیا کی محبت میں پھنسے ہوئے ہیں□ ہر مصروف سے مصروف انسان بھی قبر کی طرف جارہا ہے۔□ اسے مطلق احساس نہیں ہے کہ میں کدھر جارہا ہوں حالا□ ہر انسان کے کتنے بھائی اس کی آنکھوں کے سامنے فوت ہورہے ہیں اور اچانک فوت ہورہے ہیں□ اسے عبرت حاصل نہیں ہورہی۔ انسان بس اس وقت کا انتظار کررہا ہے کہ جب میری باری آئے گی اس وقت حقیقت کو سمجھوں گا۔ اس سے پہلے سمجھنے کے لیے میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔□ یہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ موت کے وقت کسی کو بھی سمجھنے کی فرصت نہیں دی جاتی حتیٰ کہ بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی مہلت نہیں دی جاتی۔ اگر کوئی پانچ منٹ مانگے تو اسے ایک منٹ بھی نہیں دیا جاتا۔□ انسان اتنا غافل اور لاپرواہ ہوگیا ہے کہ وہ

سمجھنے کے قریب بھی نہیں آتا۔قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ بات کو سمجھنے کے قریب بھی نہیں آتے۔

[illegible]

ترجمہ: جو جس کام میں لگا ہوا ہے اسی میں خوش ہے

خواہ وہ کام اسے جہنم کی طرف دھکا دے رہا ہو□ انسان سوچنے سمجھنے اور غور وفکر کے لیے بھی تیار نہیں بس جب موت آئے گی پھر دیکھا جائے گا اس وقت کوئی اسے سوچنے دے گا؟

لاپرواہی سے،غفلت سے توبہ تائب ہو کر خوف خدا دل میں پیدا کرنا مقربین والے اعمال ہیں□ ہم خوفِ خدا کے لیے تیار نہیں ہیں کیو□ من مرضی کی زندگی کی ہمیں عادت پڑ چکی ہے۔اپنے تجربات اپنی سوچوں اور اپنی خواہشات کے مطابق زندگی کو ہی آئیڈیل زندگی بنایا ہوا ہے۔ ہائے ہائے ہائے افسوس کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ہم نے پیٹھ کر رکھی ہے اور بے سکونی کی زندگی گذار رہے ہیں۔

ے زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

۱۵- مفکر اسلام پروفیسر یوسف سلیم چشتی یقین کی حقیقت لکھتے ہیں

یقین اللہ کی ہستی پر ایسے پختہ اعتقاد کا نام ہے جس کی بدولت انسان اپنی جان کو خطرہ میں ڈال سکتا ہے چنانچہ حضرت ابراھیمؑ خوشی خوشی آگ میں داخل ہو گئے کیو□ انہیں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری حفاظت کرے گا۔یقین اللہ تعالیٰ کے عشق میں از خود رفتہ ہو جانے کو کہتے ہیں۔

مفکرِ اسلام مزید فرماتے ہیں

ملتِ اسلامیہ کا طراء امتیاز عشق الٰہی ہے اور اسی میں تمام عالم کی بہبود مضمر ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مسلمان عشق الٰہی سے سرشار ہوجا □ تو وہ توحید الٰہی کی اشاعت میں سرگرم ہوجا □ گے۔ اور توحید الٰہی کی اشاعت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام اقوام عالم میں وحدت کا رنگ پیدا ہوجائے گا۔ اسلام چو□ توحید الٰہی کا علمبردار ہے اس لیے اس کا مقصود اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتا کہ د□ میں توحید امم قائم ہوجائے۔ توحید الٰہی کا منطقی نتیجہ توحید امم یا وحدتِ اقوام ہے۔ جب تک یہ قومیں توحید الٰہی کے عقیدہ کو قبول نہ کریں د□ میں امن وامان قائم نہیں ہوسکتا۔ اس لیے ہر مسلمان کی سب سے اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اندر عشق الٰہی کا شدید جذبہ پیدا فرمائے تاکہ دوسری محبتوں کے غلبہ میں کمی آئے اور تمام محبتوں پر محبت الٰہی کا غلبہ ہوجائے۔ یہی شدید محبت الٰہی کا جذبہ دوسروں تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے کامل ایمان کی یہی □انی بتائی ہے اور یہی مقربین کی سب سے بڑی تمنا ہوتی ہے۔

[illegible]

ترجمہ: اور ایمان والے اللہ سے شدید ترین محبت رکھتے ہیں۔

والسلام مع الاکرام

فقیر وعاجز محمد اسلم نقشبندی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

دین کے کام کی دردمندی

28 جون 2009

عزیزم رضوان حیدر شاہ زید مجدہ

السلام علیکم! ہر مسلمان کے لیے دین کا کام کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح اس کا ذاتی کام ہو۔ جتنا □سان ذاتی کام کے لیے فکرمند ہوتا ہے اس سے زیادہ دینی کام کے لیے فکرمندی ضروری ہے۔ حضرت جی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ دین کے معاملے میں لگا ہوا کون ہے؟ جس کو اللہ کی محبت کی آگ لگی ہوئی ہو۔ لگی ہوئی کس کو ہے؟ جو آگے لگا رہا ہو۔

آپ ﷺ نے دعوت کی ذمہ داری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا

جس کو میرے دین کا غم نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اپنی ہمت کے مطابق دین اور قرآن کی خدمت کرنا ہر مسلمان کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ حضرت جی دامت برکاتہم نے انتہائی دلسوزی سے فرمایا اگر اللہ رب العزت نے آپ سے دین کا کام نہ لیا تو سمجھ لینا کہ اللہ تعالیٰ کی □ میں آپ کی وقعت لنگڑے مچھر کے برابر بھی نہیں ہے۔

؎ وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی تلقین

محترم المقام رضوان شاہ صاحب زید مجدہ

السلام علیکم!

حدث اکبر بڑی ناپاکی کو کہتے ہیں اور حدث اصغر چھوٹی ناپاکی کو کہتے ہیں۔ ناپاکی آخر ناپاکی ہے اس لیے بڑی ناپاکی کے ساتھ ساتھ چھوٹی ناپاکی سے بھی بچنا اشد ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ چھوٹی ناپاکی کی عادت بڑی ناپاکی تک اثر کر جائے اور انسان تقویٰ اور طہارت جیسی اعلیٰ نعمت سے محروم ہو جائے۔

روح کی بڑی ناپاکی کفر شرک اور گناہ کبیرہ ہیں اور روح کی چھوٹی ناپاکی گناہ صغیرہ ہیں جس طرح کبیرہ گناہ سے بچنا انتہائی ضروری ہے ورنہ انسان کفر اور شرک میں داخل ہو جائے گا اس طرح چھوٹی ناپاکی گناہ صغیرہ سے بھی بچنا انتہائی ضروری ہے۔ حضرت امام ابنِ قیمؒ نے فرمایا کہ گناہ صغیرہ کو نہ دیکھو بلکہ اس بات کو دیکھو کہ کس عظیم پروردگار کی نافرمانی ہو رہی ہے جو کہ باطنی ناپاکی ہے اس لیے صغیرہ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے گناہ کبیرہ کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ جب کبیرہ گناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے تو پھر شرک اور کفر کے دروازے کھلنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے اس لیے بڑی اور چھوٹی ہر جسمانی اور روحانی ناپاکی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں

؎ اوروں کا ہے پیغام اور میرا پیغام اور ہے
عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اور ہے

جو امتحان میں 33 نمبر لینے کی □ اور کوشش کرے گا وہ ضرور فیل ہوگا اور جو سو فیصد

نمبر لینے کا ارادہ اور کوشش کرے گا وہ ضرور □ ڈویژن لے لیتا ہے اس طرح جو چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے گا وہ د□ اور آخرت میں پوری کامیابی حاصل کرے گا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے اس پر کئی جگہ مکتوبات شر□ میں بحث کی ہے کہ نیکی کرنا زیادہ افضل ہے یا گناہوں سے بچنا زیادہ افضل ہے نتیجہ یہی نکالا ہے کہ گناہوں سے بچنے اور تقویٰ کے برابر کسی چیز کو نہ سمجھو۔ قرآن حکیم میں نص صریح موجود ہے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□ □

ترجمہ: بے شک سب سے زیادہ عزت والا اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہے جو سب سے زیادہ گناہوں سے بچنے والا ہے۔

گناہوں سے بچنے کا آسان طر□ یہ ہے کہ کثرت سے استغفار کرتا رہے اور دل سے ندامت کرتا رہے۔ اس سے ا□ان بڑی جلدی متقی بن جاتا ہے۔

ولیکن بندگی استغفر اللہ ے

یہ درد سر نہیں درد جگر ہے

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

ضروری سوالات کے جوابات

عزیزم محمد ہمایوں زید مجدہ

السلام علیکم! آپ کا خط □ حالات سے آگاہی ہوئی۔ خط کے اندر اچھے برے حالات لکھتے رہنا چاہیے اس سے اصلاح نصیب ہوتی رہتی ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ خط لکھتے رہنا، باطنی توجہ لینے کا سبب بنتا ہے۔ ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم نے ایک دفعہ میرے سامنے ایک آدمی سے فرمایا کہ آپ کا خط مل گیا تھا قلبی جواب تو اسی وقت دے دیا تھا □ قلمی جواب اس وقت دوں گا جب فرصت ملے گی۔

خط کا جواب ملے نہ یا نہ ملے خط لکھتے ہی رہنا چاہیے اس سے دل کی بھڑاس بھی نکل جاتی ہے، حالات بھی share ہو جاتے ہیں اور بہت سی خامیوں کی اصلاح بھی ہوتی رہتی ہے۔ رابطہ بھی مضبوط سے اضبط ہو جاتا ہے۔

آپ نے لکھا کہ کس کس گناہ پر استغفار کروں میرے تو گناہ ہی بہت زیادہ ہیں اور زیادہ تر تو مجھے یاد ہی نہیں ہیں۔

یہ شیطان کی بہت بڑی مکاری ہے کہ وہ گناہوں پر استغفار کرنے ہی نہیں دیتا۔ اس طرح مختلف حیلے بہانوں سے توبہ استغفار کو ٹالتا رہتا ہے واقعی بہت سے لوگوں کے بہت سے گناہ ہیں تو اس پر بہت سی معافی مانگتے رہنا چاہیے □ شیطان سرے سے معافی ہی نہیں مانگنے دیتا تاکہ وہ خود تو معافی مانگنے کا منکر ہے دوسروں سے بھی توبہ معافی چھڑوا کر انہیں بھی شیطان بنانا چاہتا ہے۔ خواہ آسمان کے ستاروں، سمندروں کے قطروں اور ریت کے ذرات سے بھی زیادہ گناہ ہوں یہ پھر

بھی کم ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔

[illegible]

ترجمہ: بے شک تیرا رب بڑی وسیع مغفرت والا ہے۔

ہمیں اجتماعی طور پر بھی اور علیحدہ علیحدہ سوچ کر بھی گناہوں پر توبہ معافی مانگتے ہی رہنا چاہیے۔ جب اللہ تعالیٰ معاف کرتے نہیں تھکتے تو ہم کیوں بار بار معافی مانگتے ہوئے تھک جاتے ہیں۔ اس لیے ہر حال میں معافی مانگنے کی ترغیب دیتے ہوئے کسی نے عجیب اشعار کہے ہیں۔

ؔ صبح توبہ ہے شام توبہ ہے
میرے لب پہ دوام توبہ ہے

ؔ با اثر ہے یا بے اثر تو جان
اپنے کرنے کا کام توبہ ہے

ؔ موتی سمجھ کر شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

ؔ ولیکن بندگی استغفر اللہ
یہ دردِ سر نہیں دردِ جگر ہے

آپ نے مراقبہ سے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مراقبہ شروع کرتے ہی نیند آ جاتی ہے۔

راقم الحروف نے ایک سفر میں حضرت جی دامت برکاتہم سے یہی شکایت کی تھی کہ نیند اور ا□مراقبہ میں آتی رہتی ہے۔ حضرت جی دامت برکاتہم نے ارشاد

فرمایا نیند والا مراقبہ قابلِ قبول ہے بالکل مراقبہ نہ کرنے سے کیو□ اللہ تعالیٰ کے در پر بیٹھ کر دکھانا ہے۔ بیٹھے رہنے ہی سے اللہ تعالیٰ کو ترس آئے گا۔

آپ نے پوچھا ہے کہ شیخ کا مزاج شناس کیسے بنا جاسکتا ہے؟

کثرتِ صحبت رکھنے سے مزاج شناس بنا جاسکتا ہے۔ مزاج شناسی کثرتِ صحبت کی تڑپ رکھنے سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لیے شیخ کی ہر ہر بات کو بغور دیکھتے رہنا چاہیے۔ واقعی مزاج شناسی سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

آپ نے لکھا کہ د□ کی محبت سے چھٹکارا پانے کا کیا طر □ ہے؟

موت کو یاد کریں اور د□ کی تمناؤں اور آرزوؤں کو کم کردیں اور اس کا آسان طر □ یہ ہے کہ سادہ زندگی گذاریں اور تکلفات کو زندگی میں سے نکال دیں۔

ع نئی تہذیب تکلف کے سوا کچھ بھی نہیں

آپ نے لکھا کہ ایک دم غصہ سے بھڑک اٹھتا ہوں۔

غصہ تکبر کی علامت ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت سے اپنے عیبوں اور کمی کوتاہیوں تو دیکھتے رہنے سے غصہ دب جاتا ہے۔

ع جب اپنے گناہوں پر پڑی □ تو کوئی نگاہ میں برا نہ رہا

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا فیض وہ شخص نہیں پاسکتا جو اپنے آپ کو خارش زدہ کتے سے بھی بدتر نہ سمجھتا ہو۔ اس لیے کہ کتے نے تو جہنم میں نہیں جانا اگر ا□ان کو جانا پڑ گیا تو پھر کیا بنے گا

؎ اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجا □ گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جا □ گے۔

آپ نے یہ بھی لکھا کہ دل سخت ہے رونا نہیں آ تا۔

رونے کے لیے کثرت سے استغفار ضروری ہے۔ اپنے گناہوں پر ندامت اور شرمندگی ضروری ہے بلکہ □ اور شیطان کے ہاتھوں اپنی بے بسی اور بے کسی کا اظہار رب العالمین کے حضور ضروری ہے۔ جتنا زیادہ اپنی بے بسی کا اظہار کریں گے اتنا ہی عاجزی، انکساری اور آہ وزاری پیدا ہوگی بلکہ عشق ومحبت الٰہی بھی پیدا ہوگا۔

؎ آہ کو اک تعلق ہے عشاق سے
آہ نکلی اور پہچانے گئے

آپ نے لکھا ہے کہ نیکی وغیرہ سب کچھ پیر بننے کے لیے کر رہا ہوں۔

پیر بننے کی □ سے کچھ کرنا یہ شرک فی الطر □ کہلاتا ہے۔ جس طرح شرک فی الشریعت سے بچنا لازمی ہے اسی طرح طر □ کے شرک سے بچنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ پیر بننا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے یہ کوئی مزے اڑانے اور عزت بنانے کی چیز نہیں ہے۔ یہ تو انتہائی نازک ذمہ داری ہے اس کا سوچنا بھی نہیں چاہیے ہمیں معافی مل جائے بخشے ہوئے گناہ گار بندوں میں شامل ہو جا □ تو بڑی سعادت ہے۔ ہر وقت اپنی عاجزی اور بے بسی پر □ رہنی چاہیے۔

خا□ہ میں تربیت واصلاح اور برکت حاصل کرنے کے لیے جب آتے ہیں تو استغفار کر کے آنا چاہیے اور جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا خصوصی شکر ادا کرنا

چاہیے کہ اس نے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا نصیب کر دیا۔ اگر انسان پر شکر کا غلبہ رہے تو یہ بہت ہی اچھی حالت ہے کہ ہر وقت اپنے رب کی نعمتوں کو یاد کر کے شکریہ کے جذبات سے دل معمور رہے۔ استغفار بھی ضروری ہے کیو□ مختلف خیالات آتے رہتے ہیں مختلف غلطیاں ہوتی رہتی ہیں ان پر اشکِ ندامت بہانا چاہیے یا کم از کم غمزدوں والی شکل بنا کر معافی تو ضرور ہی مانگ لینی چاہیے۔

گناہگاروں نے جب رو کر یا غفور کہا
برس پڑا ہے کرم کا سحاب کیا کہنا

گھر والوں کا مزاج دینی کیسے بنا □ اور ان کی تعلیم و تربیت کیسے کریں۔

گھر والوں کو جلد بازی میں ڈانٹ ڈپٹ سے پرہیز کریں پیار محبت سے ہی کام □ لیں تو بہتر □ نج نکلتے ہیں۔ اس کے لیے آسان طر □ یہ ہے کہ مجالس فقیر سے دو چار مجالس ضرور اکٹھے مل کر پڑھیں بلکہ گھر والوں سے پڑھا □ تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ صحبت کا متبادل ہے۔ انشاء اللہ اگر ساری مجالس سنا دیں تو زبردست فائدہ محسوس کریں گے□ شرط یہ ہے کہ ناغہ نہ ہو اور پابندی سے سنتے سناتے رہیں۔

گستاخیوں اور بے ادبیوں سے کیسے بچیں؟

اس کے لیے ہر وقت محتاط رہیں کہ کہیں مجھ سے بے ادبی تو نہیں ہو رہی۔ اکثر اوقات آداب شیخ 'تصوف وسلوک سے پڑھتے رہنا چاہیے۔ ہم نے اتنی دفعہ آداب شیخ پڑھے ہیں کہ شاید یاد بھی نہیں ہے اور دو دفعہ تو اپنے شیخ سے سبقاً سبقاً پڑھے بھی ہیں۔ اس لیے کہ آداب کا معاملہ بڑا نازک ہے اس کا تو ہر وقت لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ انشاء اللہ اگر چند لوگ جمع ہو جا □ تو تین دن میں آداب پڑھائے جا سکتے

ہیں۔اسی لیے کہا گیا ہے باادب بانصیب اور بےادب بےنصیب۔

ع بےادب ازمحروم شد فضلِ رب

ترجمہ: بےادب اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہوجاتا ہے۔

بزرگوں سے سنتے آئے ہیں اور کتابوں میں بھی پڑھا ہے کہ آج تک کوئی بے ادب انسان اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکا۔اسی لیے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں۔ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ محبت خود ہی تمہیں آدابِ محبت سکھادے گی۔

؎ عشق تیری انتہا عشق میری انتہا
تو بھی ابھی ناتمام میں بھی ابھی ناتمام

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

بدگمانیوں سے ہمیشہ بچیں

□□□□□ □□□□

□□□□□

عزیزم ہمایوں زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

یہ عاجز و مسکین کشمیر آیا ہوا تھا کئی دوسرے دوستوں کو خط لکھے دل نے چاہا کہ آپ کی وجہ سے اس فقیر کو پریشانی ہوئی ہے اس لیے دل کی باتیں کر کے دل کو صاف کر لینا چاہیے۔ یہ عاجز آپ کو شاید پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اپنے دل میں سب سے زیادہ بدتر سمجھتے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دل کی کیفیت ایسی ہی ہونی چاہیے کیو□ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا قول ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا فیض نہیں پا سکتا جب تک وہ اپنے آپ کو خارش زدہ کتے سے بھی زیادہ بدتر نہ سمجھے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کتے کو دوزخ میں نہیں جانا اگر بالفرض ہمیں دوزخ میں جانا پڑ گیا تو پھر کتے سے بھی بری درگت بنے گی۔ اس لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ اپنے آپ کو خارش زدہ کتے سے بھی گھٹیا سمجھو۔

ایک جگہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے یہاں تک لکھا ہے کہ اپنے آپ کو کافر فرنگ سے بھی بدتر سمجھو۔

اس لیے کہ کیا پتا کافر فرنگ کلمہ پڑھ کر صالح مسلمان ہو جائے اور ہم ویسے کے ویسے ہی گناہوں میں لتھڑے رہیں۔

یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ جتنا آپ ہمیں برا سمجھتے ہیں ہم اپنے دل میں اس بھی زیادہ اپنے آپ کو برا سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بھی یہی دعا ہے کہ ہمیں اس طرح اپنی نگاہوں میں حقیر اور کمتر بنائے رکھے۔

کیو□ حضرت عمرؓ کی دعا ہے

□□□□ □□□□ □□□□ □□ □ □□□□ □□□□ □□ □□□□ □□□□ □□□□ □□□□

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنی آنکھوں میں چھوٹا (کمتر) بنادے اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا بنادے۔

اپنی آنکھوں میں چھوٹا اس لیے کہا تا کہ عاجزی وانکساری پیدا ہو اور اپنی خطاؤں پر □ جائے اور توبہ استغفار کا جذبہ پیدا ہو اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا بنانے کے لیے اس لیے کہا تا کہ لوگ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ واقعی حضرت عمرؓ نے کتنی گہری بات کی ہے۔ ہم سب کے لیے بھی ضروری ہے کہ ہم بھی یہ دعا مانگا کریں۔

حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے سامنے کسی آدمی نے کسی اور کی برائی کی کہ وہ تو ایسا ہے ویسا ہے اپنی حالت کو درست نہیں کرتا۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا ہم تو سب سے زیادہ اپنے آپ کو برا سمجھتے ہیں۔ آپ نیک پاک ہیں جو آپ کو دوسرے برے□ آتے ہیں اور اپنے گناہوں اور خامیوں پر□ نہیں رکھتے۔ صالحین کو تو اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ دوسروں کی خامیاں دیکھ سکیں۔ بزرگوں کا قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو اسے لوگوں کی خامیاں دیکھنے میں لگا دیتے ہیں۔

ع جب اپنے گناہوں پر پڑی□ تو کوئی نگاہ میں برا نہ رہا

آپ نے کتنی ہی خامیاں اور گناہ اپنے مجھے بتائے ہوئے ہیں□ اس عاجز نے ہمیشہ

اپنے سینہ کو دفینہ بنایا ہوا ہے اور دوسروں کو بتانا تو کیا ان کی ہوا بھی نہیں لگنے دی۔ بلکہ جب کبھی آپ اپنی کسی خامی کا تذکرہ کرتے تھے اس عاجز کو بڑا ترس آتا تھا اور آپ کے لیے دعا □ کرتا تھا۔ واقعی اگر کسی مسلمان میں دوسرے کی خیر خواہی ہو تو اسے ترس آنا چاہیے۔ یہ حقیقت ہے کہ عام لوگوں کو اگر کسی کے گناہ کا پتہ چلتا ہے کسی کی خامی کا پتہ چلتا ہے وہ اس سے بدگمان ہو کر متنفر ہو جاتے ہیں اللہ والوں کو جب کسی کی خامی یا گناہ کا پتہ چلتا ہے تو انہیں ان پر ترس آنے لگتا ہے وہ اس کے لیے دعاؤں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ یا اللہ اس کو ان گناہوں سے سچی پکی توبہ معافی کے مواقع نصیب فرما۔

اور یہ یاد رکھیں کہ حدیث شریف ہے



دین خیر خواہی کا نام ہے

ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں جہاں خیر خواہی ہوگی وہاں دین ہوگا اور جہاں دین ہوگا اس میں ضرور دوسروں کی خیر خواہی ہوگی۔ بدگما□ں نہیں ہوں گی۔

یاد رکھیں! مشائخ کسی کے گناہوں کو تو توجہ سے دور کر سکتے ہیں□ کسی کی بدگمانی اور بے اعتمادی کو توجہ سے دور کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ تو سالک کا اپنا کام ہے کہ اگر خامی دیکھے تو دل کو سمجھائے کہ اس میں کوئی حکمت ہوگی جو میرے علم اور سمجھ سے بالاتر ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ سفر پر تھے رمضان کے مہینے میں روٹی نکالی اور لقمہ نکال کر

کھانے لگے۔ ہزاروں لوگ جو آئے ہوئے تھے بدگمان ہو کر چلے گئے۔ دو چار مخلص رہ گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا حکمت تھی آپ نے ایسا کیوں کیا۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ یہ چین سے عبادت نہیں کرنے دے رہے تھے اتنی بھیڑ لگائی ہوئی تھی میں نے تو شریعت کے ایک مسئلہ پر عمل کیا کہ لمبے سفر پر آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے میں نے اس پر عمل کیا اور یہ بدگمان ہو کر چلے گئے۔

حضرت امداداللہ مہاجر مکیؒ سے کسی نے کہا کہ آپ کا فلاں مرید بڑی غلطیاں کرتا پھرتا ہے اس لیے لوگ آپ سے بدگمان ہوجا □ گے۔ حضرتؒ نے فرمایا بھئی لوگ تو بعد میں بدگمان ہوں گے جاؤ آپ ابھی سے ہوجاؤ اور میرا پیچھا چھوڑو آپ لوگ تو مجھے سکون سے اپنے رب کی عبادت بھی نہیں کرنے دیتے۔

واقعی بعض اوقات میرے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے۔ آپ لوگ ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں کافی دیر تو سنتا رہتا ہوں صبر کرتا ہوں □ جب طبیعت پر بہت گراں گزرتی ہیں تو پھر آپ لوگوں کو کسی اور کام میں مصروف کرتا ہوں

□□□□□□□□□□□□□□□□□□

سلامتی ہو اسی پر جو ہدایت کی پیروی کرتے ہیں

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

دردوسوز کی اہمیت

[illegible]

[illegible]

عزیز محمد ہمایوں زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں قبول کیا ہوا ہے۔اس راستے کا شکر ادا کرنا بھی لازمی ہے۔اگر کسی نعمت کا شکر نہیں ہوگا تو اس نعمت کے چھننے کا خطرہ ہوتا ہے۔اگر ا[illegible]سان جسمانی اور روحانی نعمتوں کا شکر کرتا رہے تو ان نعمتوں کے بڑھنے کا سبب بنتا ہے۔نص صریح ہے

[illegible]

ترجمہ:اگر تم شکر کروگے تو اور زیادہ دوں گا۔

اس دین کے کام کو مقصد زندگی بنا کر آ[illegible] ۔اور یہ [illegible] ہو کہ اس کام کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دوں گا۔

یہ جان دی دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

[illegible]

ترجمہ: کہہ دیجیئے میری [illegible]ز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

چند گُر کی باتیں گوش ہوش سے سنیں۔

۱۔ کم کمالیں اور کم کھالیں□ د□ سے محبت نہ کریں۔ ملنا وہی ہے جو مقدر میں ہے۔ غیرت مندانہ غربت اس خوشحالی سے بدرجہا بہتر ہے جس میں گوشت ہانڈی میں پک رہا ہو اور عزت بازار میں نیلام ہو رہی ہو۔

تجھے گر فقر و شاہی کا بتا دوں
ے
غر□ میں نگہبانی خودی کی

۲۔ جماعت میں نکل کر زیادہ سے زیادہ ایمان یقین کی فکر کریں۔ اس سے ایمان یقین اور توکل علی اللہ ترقی کرے گا۔

۳۔ جب بھی کوئی چھوٹی بڑی نیکی ہو تو اس پر ضرور الحمد للہ کہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھیں۔ ہر نیکی کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھ کر کریں تو عجب سے جان چھوٹ جائے گی۔

۴۔ جماعت میں نکل کو خوب دعوت سیکھنے کی پریکٹس کرنی چاہیے۔ دعوت میں تاثیر دل کی کڑھن اور جلن سے آتی ہے۔ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ اگر تم تکلفاً استغفار اور بے□ زی کی حالت بناؤ گے تو یہی حال بنا دیا جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر درد وسوز والی شکل بنا کر دعوت دو گے تو یہی حالت آہستہ آہستہ مستقل ہو جائے گی۔

۵۔ □ زوں کا خشوع وخضوع اور تکبیر اولیٰ کے ساتھ اہتمام کریں۔

یاد رکھیں! فرض فرض ہی ہوتا ہے۔ ایک فرض کا اہتمام سے ادا کرنا بقول حضرت مجدد الف ثانیؒ کروڑوں نفلوں سے بہتر ہے۔ کیو□ فرض اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

۶۔ طبیعت میں درد وسوز اس وقت پیدا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے حکموں کو

ٹوٹتے ہوئے دیکھ کر دل میں کڑھن ہو۔سنت کو چھوٹتے ہوئے اور گھروں میں سنت کو ذبح ہوتے ہوئے سوچ کر بے چین ہو جا □ ۔

اگر آج نبی اکرم ﷺ یہاں تشریف لے آ □ تو سنت چھوڑنے والوں کو منافق سمجھیں گے□ جو لوگ خاموش تماشائی بن کر سنتوں کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں ان سے بھی حضور ﷺ ناراض ہوں گے کہ تمہارے سامنے سنتوں کا مذاق اڑایا جاتا تھا□تم ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے۔ہائے ہائے ہائے

؎ کینوں حال سناواں دل دا
کوئی محرم راز نہ ملدا

نوٹ: وقت تھوڑا ہے کام زیادہ ہے اس لیے آپ کا ایک ایک منٹ ایک ایک کروڑ روپے کا ہے۔قبر میں ایک منٹ ایک کروڑ کا بھی نہیں ملے گا۔کاش کہ آج ہمیں بات سمجھ آ جائے۔یہ وقت کام اور صرف کام کرنے کا ہے۔

؎ وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

ذکر قلبی کے لیے دعا □ مانگنا

باسمہ الکریم

اللہ اللہ اللہ

عزیزم محمد ہمایوں زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

آج کل خط لکھنے کا بالکل وقت نہیں□ آپ کو ڈانٹ صبر وسکون سے برداشت کر جانے کا ا□م دینا تھا اس لیے اس ا□م کے طور پر آپ کو خط لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ مستقبل میں بھی اللہ تعالیٰ آپ سے بڑے بڑے کام لے گا۔ [illegible]

اصل میں ا□سان غیر شعوری طور پر بھی سوچتا رہتا ہے۔ اس لیے بندے کو محسوس نہیں ہوتا کہ کیا سوچتا ہے اور کیا نہیں سوچتا۔ الٹی سیدھی سب باتیں سوچتا ہے۔ اس سوچ کو بدلنے کا بہترین انداز یہ ہے کہ سر دھڑ کی بازی لگا □ کہ کسی طرح ذکر قلبی حاصل ہو جائے۔ فنائے قلبی سے پہلے پہلے فضول سوچوں سے جان چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔ ذکر قلبی کے حصول کے ذرائع درج ذیل ہیں۔

۱۔ باوضو رہنے کی پوری کوشش کرنا۔

۲۔ وقوفِ قلبی کے لیے ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔

۳۔ مراقبہ کے لیے ہر وقت تیار رہنا۔

۴۔ اوروں کو بھی جب دعوت دیں ذکر قلبی کی دعوت دیں۔

۵۔ ہر وقت وقوف قلبی اور ذکر قلبی کی دعا □ کرتے رہنا۔

۶۔ غافل اور غیر ذاکر دوستوں کی صحبت سے بچیں۔

۷۔ اوروں کو بھی کسی عیب کی وجہ سے حقیر نہ سمجھیں بلکہ ترس آنا چاہیے۔

۸۔ اگر ہو سکے تو رو رو کر ذکر قلبی کی دعا □ مانگیں۔

۹۔ جس طرح ایمان ہر وقت ضروری ہے اس طرح ذکر قلبی بھی ہر وقت ضروری ہے۔

۱۰۔ ذکر قلبی کو اپنے تمام وظائف، ذکر فکر میں سب سے زیادہ اہمیت دیں۔ ذکر قلبی کے لیے دن رات دعا □ کرتے رہیں اور روتے رہیں۔

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

عشق رسول ﷺ پیدا کرنے کا مئوثر طر □

عزیزم عمران یوسف زید مجدہ

السلام علیکم!

آج دل میں یہ بات آئی ہے کہ کمالات تو کمال والے کی صحبت سے ہی میسر آتے ہیں۔ اگر کمال والا میسر نہ ہو تو اس کی کتابوں کیسٹوں اور اس کے تیار کردہ لوگوں کی صحبت سے کمالات اخذ کرنے چاہیے۔

اگر حضور ﷺ سے کمالات اخذ کرنا چاہتے ہیں تو حضور ﷺ کے ساتھ دیوانگی والی جنونی عشق و محبت پیدا کی جائے اس کے لیے جہاں کثرت سے حدیث شریف کا پڑھنا ضروری ہے وہاں کثرت سے درود شریف کے ذریعہ حضور ﷺ سے رابطہ رکھنا ضروری ہے اس سے حضور ﷺ کی صحبت کے کمالات روحانی طور پر آپ کے دل میں القاء ہونے شروع ہو جا □ گے شرط یہ ہے کہ جنونی عشق و محبت کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے اور عشق و محبت کے ساتھ حدیث شریف پڑھی جائے۔ اگر کسی کو شک ہے تو تجربہ کر کے دیکھ لے۔

بس اتنی سی تو حقیقت ہے ہمارے دین و ایماں کی
کہ اس جانِ جہاں کا آدمی دیوانہ ہو جائے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

رجوع الی اللہ کی اہمیت

[illegible]

[illegible]

محترم و□م عمران زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اپنی سلامتی اور حفاظت میں رکھے۔ آج کل آپ اور ہم پر □ میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے جامعہ کا قرض اتارنا آسان فرمادے۔ اکثر اوقات دن رات یہی بات دل و دماغ میں چھائی رہتی ہے کہ کاش رمضان میں زیادہ دعا □ مانگنے کی توفیق ہو جاتی تو شاید کام بن جاتا۔ بہرحال روزوں میں بھی آپ نے اور ہم نے کافی دعا □ کی ہیں ان□اء اللہ اللہ تعالیٰ آسانی فرما □ گے۔ قرآن حکیم میں بشارت ہے

[illegible]

پس بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے، بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

الحمد للہ اس مشکل میں بھی دل مطمئن رہتا ہے بلکہ اس مشکل میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع بڑھ گیا ہے بار بار اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے۔ جیسا کہ امتحان دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے۔ پیپر کے قریب تو بہت ہی دل سے اللہ تعالیٰ کا نام نکلتا ہے یقین کریں دل سے نکلا ہوا اللہ تعالیٰ کا نام بڑا ہی اثر رکھتا ہے

جو مضطرب ہے اس کو ادھر التفات ہے

آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور محبت اتنی ہو کہ اس کے علاوہ کوئی اور یاد نہ رہے۔ بار بار اللہ کی یاد تڑپائے۔ یہ چیز عام حالات میں بہت مشکل ہو جاتی ہے□ جب کوئی مشکل پڑتی ہے تو دل خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسی طرح والہانہ انداز سے ہمیشہ اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق □ فرمائے۔ مراقبہ بھی متوجہ الی اللہ رہنے کا دوسرا نام ہے۔ ان مشکل حالات میں خود بخود آنکھیں بند ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھنے کو دل چاہتا ہے۔ خلاصہ یہی ہے کہ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں یہ نہیں کہ مشکل میں تو متوجہ رہیں اور آسانی ہو جائے تو ہم غافل ہو جا □ ۔

؎ کچھ بھی نہ کہا کبھی کہہ بھی گئے
کچھ کہتے کہتے رہ بھی گئے

؎ فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں تم خوش رہو ہم دعا کر چلے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

اخلاص کیسے پیدا کریں؟

□□□□□ □□□□

□□□□□

محترم المقام جاوید صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کچھ شریعت وسنت کے حقائق سامنے تھے دل نے چاہا کہ انہیں لکھ دیا جائے تو محفوظ ہو جا □ گے اور شاید کچھ لوگوں کے کام آ جا □ ۔طبیعت میں روانی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب یہ احساس ہو کہ جس کے لیے یہ لکھا جا رہا ہے تو وہ ان چیزوں کی قدر کرے گا ورنہ طبیعت لکھنے کی طرف راغب نہیں ہوتی۔اس لیے اخلاص سے متعلق چند باتیں ہیں انہیں گوش ہوش سے سنیے۔

حضرت امام غزالیؒ جو کہ بہت بڑے فلسفی تھے□فلسفہ کو چھوڑ کر روحا□ کی د□ میں قدم رکھا اور انقلاب برپا کر دیا۔صوفیا کرامؒ جو کہ مخلص لوگ ہوتے ہیں ان کے متعلق رقم طراز ہیں

’’مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ صوفیا ہی اللہ کے راستے کے راہی ہیں ان کی سیرت بہترین، ان کا طریق سب سے زیادہ مستقیم اور ان کے اخلاق سب سے زیادہ تربیت یافتہ اور صحیح ہیں۔اگر عقلاء کی عقل، علماء کی حکمت اور شریعت کے رمز شناسوں کا علم مل کر بھی ان کے تمام سیرت واخلاق سے بہتر لانا چاہے تو ممکن نہیں ہے۔ان کے تمام ظاہری وباطنی حرکات وسکنات مشکوٰ□ت سے ماخوذ ہیں اور نور □ت سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جائے‘‘۔

ذکر فکر اور اعمال کا مقصد کیا ہے؟ اس کا مقصد ہی اخلاص پیدا کرنا اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی جدوجہد کرنا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں

'' طر □ وحقیقت کی منزلوں کو طے کرنے کا مقصد تحصیل اخلاص کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اخلاص ہی سے مقام رضا حاصل ہوتا ہے۔ کوتاہ اندیش، احوال ومواجید کو مقصود اور مشاہدات وتجلیات کو مطلوب جا □ ہیں اور کمالات شریعت سے محروم ہیں۔ بلاشبہ مقام اخلاص کا حصول اور مرتبۂ رضا تک وصول ان احوال ومواجید کو طے کرنے کے بعد ہی ہوتا ہے اس لیے ان کی حیثیت مقصود حقیقی کے معاون کی ہے۔''

مختصر یہ کہ جو عمل بھی اخلاص سے کیا جائے وہ قبول ہوگا۔ دل سے رذائلِ اخلاق نکل جا □ تو اخلاص آتا ہے اور یہ رذائل کثرتِ ذکر اور اللہ والوں کی صحبت سے نکلتے ہیں صرف کتابیں پڑھنے سے نہیں نکلتے ورنہ قرآن سے بڑی کون سی کتاب ہوسکتی ہے□ قرآن کے ساتھ نبی ﷺ کو بھی بھیجا گیا تاکہ لوگوں کے □ کا تزکیہ اور دل کا تصفیہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص حقیقی نصیب فرمائے۔

ے براہیمی□ پیدا□ مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

توجہ حاصل کرنے کے طر □

عزیزم جاوید صاحب زید مجدہ

السلام علیکم! آج آپ کو مشائخ نقشبندیہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے راز بتائے جاتے ہیں۔

یہ اقوال وتعلیمات حضرت خواجہ محمد معصومؒ جو کہ حضرت مجدد کے بیٹے ہیں کی کتب سے لیے گئے ہیں جو کہ بہت زیادہ فائدہ مند ہیں۔ ایک دفعہ حضرت جی دامت برکاتہم نے اس فقیر سے فرمایا تھا کہ مکتوبات معصومیہ کا درس دیا کریں تا کہ یہ مکتوبات آپ کو اچھی طرح یاد ہو جا □ ۔آپ حضرت جی دامت برکاتہم کے ساتھ کچھ عرصہ گزارنا چاہتے ہیں اس لیے یہ راز لکھے ہیں۔

کامیابی کا مدار

''کامیابی کا مدار باطنی رابطہ پر ہے۔ جو مرید کی اپنے پیر سے محبت ،عقیدت، اس کا گرویدہ ہونے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے عبارت ہے۔ یہ رابطہ جس قدر قوی ہوگا اس (پیر) کے باطن سے فیوض و برکات اسی قدر زیادہ اخذ کرے گا۔''

توجہ کی تاثیر کے لیے شرط

''کامل ومکمل قطب کے باطن سے فیوض و برکات اخذ کرنے کے لیے محض صحبت اور باطنی رابطہ کا ہونا کافی ہے اگر چہ پیر کی توجہ نہ بھی ہو۔ صحبت و رابطۂ باطنی کے بغیر محض توجہ (شیخ بھی) بہت کم اثر کرتی ہے۔''

توجہ کی تاثیر

''توجہ کی تاثیر کے لیے توجہ حاصل کرنے والے میں صلاحیتِ قبول ضروری ہے جو کہ باطنی رابطہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ہاں جو توجہ کہ رابطۂ باطنی کے ساتھ جمع ہو جائے وہ نور علی نور ہے۔''

کامیابی کا دارومدار

''کامیابی کا دارومدار رابطہ کی قوت اور رسول ﷺ کی سنت کے اتباع پر ہے۔ اگر کوئی ان دو باتوں میں رسوخ (پختگی) رکھتا ہے تو کچھ غم نہیں ہے ا□ م کار اس کو رائیگاں نہ جانے دیا جائے گا اور اکابر کے کمالات سے محروم نہ کیا جائے گا اور اگر ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایک میں خلل آ گیا تو خطرہ ہی خطرہ ہے اگرچہ بہت ریاضت کرے۔''

فنافی ا□ کا طر □

سوال کیا گیا کہ فنافی ا□ کے بغیر فنافی اللہ ہو جاتا ہے یا کہ نہیں؟

''اچھی طرح جان لیں کہ شیخ فیوض کا واسطہ ہے۔ جب تک واسطہ درست نہ ہوگا مطلب تک کس طرح راستہ پائے گا۔ پس فنافی ا□ کے بغیر فنافی اللہ حاصل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اور مرید کو چاہیے کہ اپنے ارادے کو اپنے شیخ کے ارادے کے تابع کر دے اور اپنے آپ کو پوری طرح اس کے سپرد کر دے۔'' (کوئی اہم کام بھی اس کے مشورے کے بغیر نہ کرے)۔

زیادہ فیض اخذ کرنے کا طر □

(مرید) ''شیخ مقتداء کے ساتھ مناسبت کے اسباب جس قدر زیادہ رکھتا ہوگا صحبت کی تاثیر اسی قدر زیادہ ہوگی اور زیادہ فیض اخذ کرے گا۔''

خط اور کیفیات لکھنا

''مرید اپنے احوال لکھتے رہیں اور ان کو جلدی جلدی قلمبند کر کے بھیجتے رہیں اور اس معاملہ میں کسر نفسی اور سستی کو کام میں نہ لا □ کیو□ یہ احوال کا لکھنا غائبانہ توجہ کا باعث ہوتا ہے اور گفتگو کا راستہ کھولتا ہے۔''

اگر آپ کہیں کہ دین کا خلاصہ بیان کریں اور تمام اچھی چیزوں کا خلاصہ بیان کریں جو کہ ایک شعر کے اندر ہی آ جائے تو ایسا ممکن ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ روحا□ اضطراب کا نام ہے جب اللہ کے لیے اضطراب نہ رہا تو روحا□ بھی ختم ہو جائے گی۔

؎ اک اضطرابِ مسلسل غیاب ہو کہ حضور
میں خود کہوں تو میری داستان دراز نہیں

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

محبت الٰہی کیسے پیدا کریں؟

□□□□□ □□□□

□□□□□

عزیزم اسد زید مجدہ

السلام علیکم! آپ نے کچھ دلچسپ سوال پوچھے ہیں۔ واقعی حسنِ سوال آدھا علم ہے۔ سوال کرنے کا انداز اچھا ہو تو دل خود بخود جواب کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

محبت کیا چیز ہوتی ہے؟ اللہ کے بندوں سے محبت کیسے ہوتی ہے؟

اس کا تفصیلی جواب تو عشق رسول کتاب میں آپ کو پورا ایک باب لکھا ہوا ملے گا اسے بار بار پڑھیں۔ ا□ء اللہ تسلی ہو جائے گی۔ محبت کہتے ہیں کسی کو شدت سے یاد کرنے کو اور بار بار یاد کرنے کو۔ شروع شروع میں تکلفاً ایسا کرنا پڑتا ہے□ بعد میں دل خود بخود اس طرف متوجہ رہتا ہے بلکہ ہٹانے سے بھی نہیں ہٹتا۔ اگر کسی کی خوبیوں کو بار بار سوچا جائے تو محبت بڑھتی ہے کسی کے احسانات کو یاد رکھا جائے تو محبت بڑھتی ہے۔

؎ عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

یاد رکھیں آج لوگ چیزوں کے نام بدل بدل کر اسے جائز کرتے ہیں۔ گندے اور سفلی جذبات کے اظہار کے لیے بھی لوگ محبت کا پیار کا لفظ اختیار کرتے ہیں۔ حالا□ وہ زنا کی سیڑھیاں چڑھ رہے ہوتے ہیں۔

حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ لوگ قربِ قیامت میں چیزوں کے نام بدل بدل کر جائز کریں گے۔ ہاں اللہ کی خاطر جو مشائخ سے محبت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی محبت کے لیے ہے اس لیے یہ اللہ کی محبت کی پہلی سیڑھی سمجھی جاتی ہے۔ انسان اللہ والوں سے اللہ کی محبت سیکھتا ہے اس لیے یہ محبت اشد ضروری ہے۔ اللہ ہماری جنس سے نہیں ہیں وہ پروردگار عالم ہیں۔ ہم اس کے عاجز بندے ہیں عدم جنس کی وجہ سے شروع شروع میں اللہ سے محبت ذرا مشکل محسوس ہوتی ہے تو پھر اللہ والوں کی محبت کی برکت سے آہستہ آہستہ اللہ کی محبت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اللہ والوں سے محبت کی وجہ بھی اللہ کی محبت حاصل کرنے کی ل□ سے ہوتی ہے۔

اُن سے ملنے کی ہے یہی اک راہ
کہ ملنے والوں سے راہ پیدا کرو

اللہ سے محبت کیسے ہوتی ہے؟

[illegible]

ترجمہ: انسان احسان کا بندہ ہے

جب انسان اللہ کے بیشمار احسانات کو یاد کرتا رہتا ہے تو پھر اللہ کی بندگی اور محبت انسان میں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

[illegible]

ترجمہ: اگر اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو بھی تو گن نہ سکو گے۔

یہ بات ضروری ہے کہ اللہ کے احسانات کا شکر ادا کرتے رہیں۔ ہمارا تو وجود ہی بھی اللہ کا □ کردہ ہے۔ موت، حیات، عزت، عصمت سب اللہ کی

مہربا□ں ہیں۔بس یہ احسانات سوچ سوچ کر ا□نسان دل سے سجدہ کرے تو محبت الٰہی جوش مارتی ہے۔

؎ وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو□ت

اللہ کے بندوں سے یہ محبت کس حد تک ہو اور یہ کیوں ہوتی ہے؟

یہ محبت صرف اور صرف محبت الٰہی سیکھنے کے لیے ہوتی ہے اس لیے یہ بھی محبت الٰہی کے ضمن میں آجاتی ہے۔خصوصاً وہ مشائخ جن کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں محبت الٰہی پیدا کرنی ہے۔حدیث پاک میں ہے کہ اللہ کو وہ بندہ اچھا لگتا ہے جو اللہ کے بندوں کو اللہ سے جوڑتا ہے۔

شروع شروع میں اپنے مشائخ سے محبت بہت زیادہ ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ رسول ﷺ کی محبت غلبہ کرتی ہے اور پھر اللہ کی محبت غلبہ کرتی ہے۔

نوٹ: اصل مقصود تو اللہ کی شدید محبت پیدا کرنا ہے□ ا□نسان کا مزاج بگڑا ہوتا ہے اس لیے شروع شروع میں نبی اکرم ﷺ کی محبت یا مشائخ کی محبت کے ذریعے وہ مزاج درست کیے جاتے ہیں۔پھر خود بخود محبت الٰہی دل میں جوش مارتی ہے۔

؎ عشق تیری انتہا عشق میری انتہا
تو بھی ابھی ناتمام میں بھی ابھی ناتمام

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

فکرآخرت کی باتیں

□□□□□ □□□□□

□□□□□

محترم جناب طاہر صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

یہ عاجز اپنے دوستوں میں خطوط کے ذریعے بھی فکرِ آخرت پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ کئی لوگوں کو خط لکھ رہا تھا آپ بھی یاد آئے تو آپ کو بھی کچھ نصیحتیں وصیت کے رنگ میں لکھ رہا ہے گوش ہوش سے سنیے!

۱۔ ہمیشہ اپنی □□ کو تمام کاموں میں اللہ کی رضا کے لیے کرتے رہنا چاہیے۔ یہ چیز بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور گڑگڑا کر رب تعالیٰ سے دعا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والی شکل بنا کر بار بار دعا کرتے رہنا چاہیے۔ لوگ تھوڑے دن تو دعا کرتے ہیں□ بار بار دعا کرنے کے گُر سے ناواقف ہیں۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔

دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک اس میں جلدی نہ مچائی جائے۔

اس لیے ضروری ہے کہ حوصلے اور ہمت کے ساتھ اکثر دعا □ کریں۔ اپنی عاجزی مسکینی اور بے چارگی کا اظہار کریں۔ □□ء اللہ کمزوروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے۔

۲۔ ہمیشہ کوشش کریں کہ باوضو رہیں۔ جب وضو ٹوٹے پھر وضو کریں۔ یہ بڑے بڑے اولیاء کی □□نی ہے۔ اگر یہ چیز میسر ہو جائے تو □□ان بڑے بڑے گھمبیر

گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

۳۔ ہمیشہ کوشش کریں کہ میری سوچ پاک صاف ہو جائے اس کے لیے آخرت کی فکر کا غلبہ اپنے اوپر طاری کریں۔ موت، قبر، آخرت، میدان حشر اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کو چشم تصور سے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوچتے رہیں۔

۴۔ رزقِ حلال کے لیے بار بار دعا □ بھی کریں اور ممکن حد تک کوشش بھی کرتے رہیں۔ یہ بھی سو□ رکھیں کہ اس رزق کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کے لیے صرف کروں گا۔ انشاء اللہ وہاں کبھی دیر ہو سکتی ہے□ اللہ کے ہاں اندھیر بالکل نہیں ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ نیکی تقویٰ، اہل اللہ کی محبت اور صحبتِ صالح، اتباع سنت اور دین پر استقامت کی توفیق مانگتے رہنا چاہیے۔

□□ یہ دعا کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے تا کہ زندگی میں اخلاص پیدا ہو۔

[illegible]

اور میری توفیق تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اسی پر اعتماد ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

ے میری طلب بھی انہیں کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھوائے جاتے ہیں

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضاعن کل شئی

سچی طلب کی برکات

محترم المقام شمس القدیر صاحب زید مجدہ

السلام علیکم!

آپ کا خط دو دفعہ پڑھا حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت باکرامت رکھے اور اپنے دین کے خادموں میں بنائے۔ آپ نے جس شوق، طلب اور محبت کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ اسے دن دوگنی رات چوگنی ترقی □ ءفرمائے۔

یاد رکھیں! سچی طلب ہی روحانی ترقی کی معراج □ ءکرتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم سے کہا کہ فلاں بندہ آپ کے پاس آتا جاتا ہے□ کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ آپ نے نہایت عاجزی سے فرمایا کہ بے طلبوں کو تو نبی ﷺ سے کچھ نہ□ بھلا ہم جیسوں سے کیا ملے گا اس لیے ڈرتے رہنا چاہیے اور محنت کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ فنائیتِ قلبی سے پہلے پہلے کیفیات میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ ہمارا مقصد بندگی کا حق ادا کرنا ہے۔ ہر حال میں اپنے رب کو منانا ہے کیفیات مقصد نہیں ہے۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ

طالبِ کیفیات طالبِ مولیٰ نیست

ترجمہ: کیفیات کا طالب مولیٰ کا طالب نہیں ہوتا۔

آپ سے لکھا کہ غیبت کر جاتا ہوں یہ بیماری بہت عام ہے اس سے رب تعالیٰ کی بار بار پناہ مانگنی چاہئے اور رب تعالیٰ کے حضور اپنی بے بسی کا اظہار کرنا چاہیے کہ یا اللہ پہلے بھی آپ ہی نے اصلاح فرمائی ہے آئندہ بھی آپ ہی اصلاح

کریں گے۔ اس لیے میری زبان کو اپنا فرمانبردار بنالیجیئے۔ جب بار بار آپ اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وزاری اور منت ترلہ کرتے رہیں گے ا□ءاللہ اُدھر سے رحمت ہو جائے گی اور آپ کی اس عادت سے چھٹکارا ہو جائے گا۔

آپ نے لکھا کہ کسی پر چڑھائی کرتا ہوں تو حدوں سے گزر جاتا ہوں۔ سوچنا چاہیے کہ ہمیں اللہ رب العزت دیکھ رہا ہے ہماری حرکتوں پر اس کی نگاہ ہے۔

[illegible]

ترجمہ: بے شک تمہارا رب تمہاری گھات میں ہے۔

بھائی! ہماری مثال بالکل اس طرح ہے کہ کوئی شکار گن پوائنٹ کے سامنے ہو۔ ہمیں تو موت منہ کھولے دبوچنے کے لیے کھڑی ہے ہم ظلم اور زیادتی بھی کرتے ہیں اور حدوں سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ سوچنا چاہیے کہ آخرت میں ہمارا کیا بنے گا؟ اس عاجز نے قرآن حکیم میں بار بار دیکھا ہے کہ کافروں، منافقوں اور خصوصاً ظالموں سے بھی اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ انہیں جہنم کی وعیدیں سناتے ہیں □ ہم سنتے ہی نہیں۔ جتنا آپ کو کسی پر کنٹرول ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو آپ پر کنٹرول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ظلم اور زیادتی کو معاف فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں اپنا بندہ بننے کی توفیق □ ءفرمائے۔

بندگی اور عاجزی پیدا کرنے کے لیے چند باتوں کا ضرور لحاظ رکھیں:۔

۱- ہر وقت عاجزی، انکساری، بے بسی کا استحضار دل میں رکھیں تاکہ بندگی نصیب ہو۔

۲- اوروں کو اپنے سے بہتر خیال کریں حتیٰ کہ یہ سب اچھے ہیں میں ہی برا اور

نافرمان ہوں۔

۳- دوسروں کی خوبیاں دیکھیں اور اپنی خامیوں، □ئص اور گناہوں کا استحضار رکھیں اور ان پر بڑی عاجزی سے استغفار کرتے رہیں۔

۴- جو کچھ اللہ تعالیٰ نے جسمانی اور روحانی طور پر □ ءفرمایا ہے اس کا شکر بہت ہی ضروری ہے



ترجمہ: اگر شکر کروگے تو اور زیادہ دیں گے۔

۵- آپ کے معمولات میں جب کبھی بھی کمی آئے گی تو استغفار میں غفلت کرنے کی وجہ سے کمی آئے گی اس لیے ہر گناہ کے بعد ندامت کریں اور ہاں ہر نیکی کے بعد بھی استغفار کریں تا کہ عجب اور تکبر پیدا نہ ہو۔ سالکین عموماً عجب کی وجہ سے گرتے ہیں۔

؎ ولیکن بندگی استغفراللہ
یہ دردِسر نہیں دردِجگر ہے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

دل کی اصلاح

عزیزم نصیر احمد زید مجدہ

السلام علیکم! یہ زندگی سے فرار ہونے کی سوچ منفی سوچ ہے۔ یہ دل کے اجاڑ ہونے کی علامت ہے۔ دل کو ذکر الٰہی سے آباد کرو تو ہر طرف بہار ہی بہار محسوس ہوگی۔

؎ دل زندہ تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار
دل کیا بیاباں ہوا سارا جہاں بیاباں ہوگیا

آپ□ ز کی پابندی کریں۔ ہمیشہ کوشش کریں کہ باوضو رہیں۔ اس سے رزق میں برکت اور پریشانیوں سے جان چھوٹتی ہے۔ جس طرح ٹی وی کا ریموٹ کنٹرول ہوتا ہے اس طرح ا□سان کا ریموٹ کنٹرول دل ہے اگر اس میں خوفِ خدا، فکر آخرت، اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی تو یہ کنٹرول ہوگا ورنہ ایسا ا□سان کو پریشان کرے گا کہ پریشانی کا بھی علم نہیں ہوگا۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

بیماریوں کے علاج کی فکر

□□□□□ □□□□

□□□□□

محترم المقام رشید احمد زید مجدہ

السلام علیکم! آپ کا خط □ پڑھ کر حالات سے واقفیت ہوئی اگر اسی طرح اپنے حالات سے مطلع کریں گے تو ان شاء اللہ بہت فائدہ اٹھا □ گے۔ سوچیں! اس مریض کا د□ کا سب سے بہترین ڈاکٹر بھی علاج نہیں کرسکتا جو اپنی بیماری چھپاتا پھرے۔ الحمدللہ کہ آپ نے اپنی بیماریوں اور کوتاہیوں کو علاج کی خاطر لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکمل اصلاح فرمادے۔

یادرکھنا! اللہ والوں کے سینے دفینے ہوتے ہیں وہ خامیوں کو چھپاتے ہیں ان کا اشتہار نہیں لگاتے۔ جس طرح مجبوری میں جسمانی ڈاکٹر کے سامنے ستر کھولنا جائز ہے اس طرح روحانی ڈاکٹر کے سامنے اپنی خامیوں کو ظاہر کرنا لازمی ہے تاکہ وہ علاج بتاسکیں اور دعا □ کرسکیں۔

آپ نے غیبت کے متعلق سوال کیا ہے کہ اس کا کیا علاج ہے؟

اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ دو آدمی بیٹھے ہوں تو تیسرے بندے کی بات نہ کریں بس آپس میں اپنی ہی بات کریں کسی Third Person کی بات نہ کریں۔ ان شاء اللہ اس طرح بار بار مشق کرنے سے علاج ہوجائے گا۔ مقولہ ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے تاکہ نہ بیماری پیدا ہو اور نہ ہی علاج کرنا پڑے کیو□ بعض بیماریوں کا علاج تو ہوجاتا ہے□ وہ اپنے کچھ نہ کچھ جراثیم چھوڑ جاتی ہے۔ بہترین

طر□ یہی ہے کہ بیماری کو لگنے ہی نہ دیا جائے۔ جونہی بیماری کا آغاز ہو فوراً اسی وقت اس کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جائے۔ بیماری کی ابتداء کچے دھاگے کی طرح ہوتی ہے□ کچھ مرتبہ گناہ کرنے سے یہ بیماری جہاز کے لنگر کی طرح مضبوط ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں! ہر بہترین مسلمان کی زندگی کے سیرت کی روشنی میں تین ادوار ہوتے ہیں۔

۱- غارحرا کا دور (غور وفکر سوچ و بچار کا دور)

۲- مکی دور (قربانیوں کا دور)

۳- مدنی دور (فتوحات کا دور)

اس کی ترتیب بھی یہی ہوتی ہے□ انسان چاہتا ہے کہ مدنی زندگی پہلے آئے۔ سہولیات اور آسا□ں پہلے آ□ مشکلات بعد میں آ□ ۔□ اللہ تعالیٰ کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مشکلات آ□ گی پھر آسا□ں آ□ گی۔ نص صریح موجود ہے۔

[illegible] ○ [illegible] ○

پس بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے، بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

سوچیں یہ دو دفعہ کیوں کہا گیا ہے۔ تاکید کے لیے اور اہمیت بیان کرنے کے لیے کہ تنگی کے بعد آسانی آئے گی۔ سیرت □ی ﷺ کی جو ترتیب ہے وہی بہترین ترتیب ہے۔ اکبر الہ آبادی نے بڑی پتے کی بات کہی ہے۔

خدا کی قدرت دیکھو کیا بعد ہے اور کیا پہلے

□ آتا ہے مجھ کو بدر سے غار حرا پہلے

آپ لوگ کوشش کریں کہ جہاں بحث مباحثہ، غیبت، تبصرہ بازی، ہنسی مذاق، چھیڑ چھاڑ کی باتیں ہوتی ہوں اس جگہ سے بچ کر رہیں۔ فی الحال کچھ عرصہ ذکر فکر کی طرف زیادہ توجہ دیں تا کہ آپ کے دل کی صفائی ہو۔ جو مریض خود انتہائی سیریس بیمار ہو وہ خود دوسروں کا بھلا کیا علاج کرے گا؟ اس لیے کسی سے بھی بحث مباحثہ کرنا فی الحال ٹھیک نہیں ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بحث ومباحثہ میں افہام وتفہیم کم ہوتی ہے اور ایک دوسرے کی دل آزاری زیادہ ہوتی ہے طنز ومزاح کا اکثر اوقات پہلو غالب ہوتا ہے۔ بحث مباحثہ کے ذریعے دوسروں کی بہت کم اصلاح ہوتی ہے۔ صرف اچھی صحبت، ادب واحترام اور سچی ہمدردی کے ذریعے کسی کی اصلاح ہوتی ہے۔ کسی کی Insult کر کے آپ کبھی اس کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ جس میں اعلا □ شرک کی باتیں ہوں اس کے پیچھے □ ز پڑھنے سے بچیں۔ جس کے متعلق پتا نہ ہو تو حسن ظن رکھتے ہوئے پڑھ لینا چاہیے۔ اگر ان باتوں کی سمجھ نہ آئے تو بالمشافہ صحیح صورت حال بتا کر پوچھ لیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کے امتحانوں میں کامیاب کرے۔

نوٹ: اگر دوسرے دوستوں کو بھی پڑھا دیں تو شاید کسی کا بھلا ہو جائے۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

دل کی د□

□□□□□ □□□□

□□□□□

محترم و□م انجینئر وقار صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ یہ فقیر خیریت سے ہے اللہ تعالیٰ کا لاکھوں بار شکر گزار ہے کہ اس نے سکون کی زندگی □ فرمائی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پرسکون زندگی □ فرمائے۔

آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے۔

کبھی کبھار اپنے من میں جھانکنے کی غلطی و کوتاہی ہو جاتی ہے اس کے بعد ہفتوں اذیت میں رہتا ہوں۔

میرے پیارے بھائی! من کے اندر جھانکنے کی کوتاہی نہیں ہوتی بلکہ یہ تو سعادت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو دیا کرتا ہے۔ ہم نے ایسے مشائخ دیکھے ہیں جو گھنٹوں اپنے من کی د□ میں کھوئے رہتے ہیں اور اتنے خوش رہتے ہیں جیسے تختِ طاؤس پر بیٹھے ہوں۔ من کی د□ کیا ہے؟ یہی دل کی د□ من کی د□ ہوتی ہے۔ اگر دل پاک وصاف ہو، اس میں محبتِ رسول ﷺ اور محبتِ الٰہی کی پاکیزہ ہوا □ چل رہی ہوں تو ہر وقت دل چاہتا ہے کہ انسان من کی د□ میں جھانکتا رہے اور اس کے برعکس اگر خدانخواستہ من کی د□ میں گناہوں کی گندگی ہے۔ د□ کی محبت ہے اور دل د□ کی مادی چیزوں میں اٹکا ہوا ہے پھر تو واقعی انسان کو اذیت میں مبتلا ہونا چاہیے۔ علامہ اقبالؒ تو دھائی دے رہے ہیں کہ من کی د□ میں جھانک کر

دیکھو اپنے دل کو بیدار کر کے دیکھو تو پھر بہار ہی بہار ہے۔

؎ اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

؎ من کی د□ من کی د□ سوز و مستی جذب و شوق
تن کی د□ تن کی د□ سودوسودا □وفن

؎ من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

اگر اپنے من (دل) کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ بیدار کر لو گے تو گھنٹوں بیٹھ کر من میں جھانکا کرو گے□ اٹھنے کو دل نہیں چاہے گا۔ یہ کہانی نہیں ہے تجربہ شدہ باتیں ہیں۔

؎ دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

؎ اہل دل اس کو دل نہیں کہتے
جو تڑپتا نہ ہو خدا کے لیے

آپ نے لکھا ہے! من کی د□ میں جھانکتا ہوں تو مایوسی ہونے لگتی ہے۔

میرے پیارے دوست! ہنڈیا کے اندر جو کچھ ہوگا وہی باہر نکلے گا اگر ہنڈیا میں دال ہے تو گوشت اور قورمہ تو وہاں سے نکل نہیں سکتا۔ بالکل اسی طرح دل کی ہنڈیا کے اندر جو کچھ ہوگا تو اندر جھانکنے سے وہی کچھ□ آئے گا۔ اگر اندر گناہ اور بے چینی ہے تو باہر بھی وہی کچھ آئے گا۔ جس طرح درخت کو اپنے پھل بھاری نہیں

لگتے اسی طرح آدمی کو اپنے گناہ بھاری نہیں لگتے۔ مومن اور منافق کی انسانی کتابوں میں یہ لکھی ہے کہ مومن اپنے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی پہاڑ کی طرح سمجھتا ہے اور اس کے مٹانے کے درپے ہو جاتا ہے اور منافق اپنے بڑے سے بڑے گناہ کو بھی مکھی کی طرح سمجھتا ہے کہ بس جسم پر بیٹھی تھی اور ہاتھ مار کر اڑا دیا۔ حالا□ گناہ تو آ کاش بیل کی طرح ہوتا ہے جو انسان کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے۔ قرآن پاک میں آتا ہے

[illegible]

ترجمہ: جب اس کے گناہوں نے اسے گھیر لیا۔

ضروری ہے کہ گناہوں سے سچی اور سُچی توبہ کریں تاکہ پرسکون زندگی نصیب ہو جائے۔ توبہ پر استقامت کے لیے کچھ عرصہ پرانے دوستوں، پرانی جگہوں اور گناہ کے مقامات کو چھوڑنے سے استقامت نصیب ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں! توبہ کا بار بار ٹوٹنا توبہ کے بالکل چھوٹنے سے بہتر ہوا کرتا ہے۔ شیطان ایسی چال چلتا ہے کہ انسان کو توبہ سے بالکل ہی مایوس کر کے گناہوں کی گھاٹیوں میں دھکیل دیتا ہے۔ انسان کی طبیعت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ خطا کرتا رہے اور معافی مانگتا رہے۔ جو بالکل گناہ نہیں کرتے وہ فرشتے ہیں جو سراپا گناہ ہے وہ شیطان ہے اور جو گناہ بھی کر سکتا ہے اور نیکی بھی کر سکتا ہے وہ انسان ہے۔

آپ نے لکھا کہ دل کے اندر ایک کھنڈر ہے جس میں □ کے سانپ، بچھو اور درندے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔

یاد رکھیں! جس زمین پر زیادہ عرصہ کاشت نہ کی جائے وہاں خود رو

جھاڑیاں اُگ آتی ہیں جو بدمزہ ہوتی ہیں اور اکثر بے ثمر و بار ہوتی ہیں۔ آپ کے اندر بھی ایسی ہی خودرو جھاڑیاں اگی ہوئی ہیں اگر اپنے آپ کو سو فیصد کسی اہل دل کے سپرد کرو گے تو انشاء اللہ وہ آپ کے جھاڑ جھنکار کو صاف کرنے کی کوشش کرے گا اور پھر آپ کے دل کی زمین میں اللہ کے نام کی خوشبودار بوٹی لگائے گا۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرے مرشد من وچ لائی ہو
□ اثبات دا پانی دتا تے جان پھلن تے آئی ہو

الحمد للہ میرے شیخ اور یہ عاجز اسی دل کی د□ کے باسی ہیں۔ کوشش ہے کہ دل ایک ہے اور ایک ہی کے لیے ہے اس لیے وہ ایک اللہ ہی اس میں بسا رہے۔

شوق میری لے میں ہے شوق میری نے میں ہے
نغمہ اللہ اللہ میرے رگ و پے میں ہے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

اللہ تعالیٰ کے لیے محبت

□□□□□ □□□□□

□□□□□

محترم و□م خرم زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پڑھا حالات سے آگاہی ہوئی خط پڑھتے ہی جواب رقمطراز کر رہا ہوں تا کہ آپ کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ والوں سے محبت رکھنا بہت بڑے اجر کا سبب ہے۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ جس نے اللہ کی خاطر محبت کی اور اللہ کی خاطر بغض رکھا اور اللہ کی خاطر دیا اور اللہ کی خاطر روکا پس اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

الحمد للہ ہمارے تعلقات میں نہ د□ داری ہے نہ رشتہ داری ہے بلکہ اللہ داری ہے اس لیے یہ خالص تعلق جو اللہ کے لیے اللہ اللہ سیکھنے کے لیے قائم کیا ہے۔ ا□اء اللہ قیامت میں بھی کام آئے گا۔ قرآن عالی شان اعلان فرماتا ہے

□□□□□□□□□□□□□□□□ o

ترجمہ: قیامت کے دن دوست دوست کے دشمن بن جا□ گے سوائے متقین کے۔

یہ خالص محبت اور تعلق کیو□ اللہ تعالیٰ کی محبت سیکھنے کے لیے قائم ہے اس لیے قیامت کا ہنگامہ بھی اس پر اثر انداز نہیں ہو سکے گا۔ بشرطیکہ اس میں اخلاص بدرجۂ اتم ہو۔ آج لوگوں کو محبت الٰہی کا شعور نہیں ہے اگر محبت الٰہی کا لوگوں کو مزہ آنے لگ جائے تو د□ کی ہر چیز اسے بدمزہ لگنے لگ جائے کیو□ اللہ کی محبت جیسا

کہیں مزہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ایک ایسی چیز ہے کہ اس محبت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے نام سے بھی محبت ہو جاتی ہے۔

؎ اللہ اللہ کیا پیارا نام ہے

نام کیا ہے عاشقوں کی جان ہے

بلکہ یہ نام تو عاشقوں کو اپنی جان سے بھی پیارا ہو جاتا ہے۔ جس نے جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کے نام سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے اتنا ہی سربلند کر دیتا ہے۔ وہ چیزیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اس پاک نام کی برکت سے اس چیز کی بھی عزت بڑھ جاتی ہے۔ قرآن پاک کا کاغذ سادہ اور گتے کی جلد ہوتی ہے□ ہم اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کی وجہ سے چومتے پھرتے ہیں حالا□ اس سے زیادہ خوبصورت کتابوں کو نہیں چومتے۔ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس نسبت کی وجہ سے جوتا لے کر مسجد میں جانا سخت گناہ سمجھتے ہیں حالا□ اپنے جوتوں کو بے دھڑک گھروں میں لیے پھرتے ہیں حالا□ بعض گھروں کے فرش بظاہر مسجد کے فرش سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ نسبت و تعلق کی بڑی لاج رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس دین کی نسبت کو پکا کرنے کی توفیق دے اور باعمل بنائے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتے رہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس تعلق کی لاج رکھنے کی توفیق □ فرمائے۔ یہ خالص تعلق بڑے مزے کی چیز ہے اللہ تعالیٰ آپ کی غفلت کو دور فرمائے اور غفلت کا الٹ ذکر ہوتا ہے ذکر کی کثرت غفلت کے پہاڑوں کو ختم کر دیتی ہے۔ مومن کی شان یہ ہوتی ہے کہ

جو ذکر کی گرمی شعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سرعت میں بجلی سے زیادہ تیز

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

اللہ تعالیٰ سے دوستی کریں

□□□□□ □□□□

□□□□□

محترم المقام ارشاد علی بھٹی زید مجدہ

السلام علیکم! آپ کا تفصیلی خط پڑھا حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ چند باتیں اچھی طرح □ میں رکھیں۔

۱- ہمیشہ توقع اعتماد اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کرتے رہیں جو تمام د□ کے امیروں کو دیتا ہے۔

۲- وہ ایسی ذات ہے کہ جو دشمنوں کو دیتی ہے تو بھلا دوستوں کو کیوں نہیں دے گی۔ شرط یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے سچی پکی دوستی کر کے دیکھیں۔

۳- اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنے کا طر□ یہ ہے کہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچا جائے۔ زبان، آ□، دل، دماغ، کان سے ہونے والے گناہوں سے سچی پکی توبہ کی جائے۔ کسی بزرگ کا قول ہے۔ جو انسان علم اور ارادہ سے گناہ کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا □ رد کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

اس لیے ہر قسم کے گناہوں کو چھوڑ کر دیکھیے اور دعا □ قبول کروانے والے بن جائیے اس طرح آپ کے تمام مسائل حل ہو جا □ گے۔

۴- ہمیشہ یاد رکھیں! دوستی اور دشمنی صرف اللہ کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ دین کی دوستی کی مثال سونے کے پیالے کی طرح ہے کہ ٹوٹنا مشکل سے ہے لیکن اگر ٹوٹ بھی جائے پھر بھی کام کا ہوتا ہے اور د□ کی دوستی کی مثال مٹی کے پیالے کی طرح ہے

ٹوٹتا جلدی ہے اور اگر ٹوٹ جائے تو پھر کسی کام کا نہیں رہتا۔ آپ د□وی دوستوں سے د□ کے لالچ اور فائدے کے لیے دوستی کرتے رہے ہیں۔ د□ دھوکے کی پو□ ہے تو د□ دار بھی ویسے ہی ہیں۔ آپ اصول بنالیں کہ دین دار دوست بنانے ہیں اور دین داروں میں بھی باعمل اور مخلص لوگوں کو دوست بنانا ہے یہی لوگ دینی اور د□وی لحاظ سے مدد کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ اپنا انداز فکر اور انداز عمل بدل دیں۔ اس کے علاوہ آپ کو ہر وقت اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی فکر ہونی چاہیے مجھے تو خوشی ہوئی کہ آپ کا کام نہیں ہوا کتنے ہی واقعات سنے ہیں کہ باہر جانے کے چکر میں اپنا گھر بار لٹا بیٹھے۔ اس فقیر کو تو دبئی والا کام دھوکہ □ آ رہا ہے۔ باقی غیب کی خبریں تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ میری باطنی بصیرت بتا رہی ہے کہ بھلا اتنا ہمدرد آپ کا کون آ گیا جو آپ کو اس طرح لے جائے وہ اپنے رشتہ داروں اور دوسرے قر □ لوگوں کو لے جانے کے بجائے آپ کو کیوں باہر لے جا رہا ہے۔

معاشی مسائل کے لیے آپ کو ایک تجربہ شدہ وظیفہ لکھتا ہوں۔ گھر کے تمام مرد اور عورتیں اس کو پابندی سے کریں ا□ ءاللہ آسانی ہوگی۔

ہر فرض □ز کے بعد سورہ قریش پڑھنی ہے۔ شروع آخر میں تین تین دفعہ درود شریف پڑھنا ہے۔ بالکل نوکری نہ ہونے سے بہتر ہے کہ تھوڑی تنخواہ پر کام کریں بعد میں اچھی بھی مل جائے گی۔ آپ نے کتابوں کے مطالعہ اور معمولات کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ حالا □ان چیزوں کے متعلق ضرور لکھنا چاہیے۔

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

معمولات کی پابندی

□□□□□ □□□□

□□□□□

عزیزم قربان احمد زید مجدہ

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گئے۔ اللہ آپ کو اپنی آمان میں رکھے۔

آپ معمولات کی پابندی کریں۔ خواہ گیارہ گیارہ دفعہ ہی کریں۔ ناغہ نہ کریں۔ قطرہ قطرہ بھی پتھر میں سوراخ کر دیتا ہے، تو کیا اللہ کے نام کا قطرہ اتنا بھی اثر نہیں رکھتا اور کیا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے۔ ا□ء اللہ پابندی سے ذکر کرنے سے دل پر اللہ کے نام کا ضرور اثر ہوتا ہے۔ □د□ کی مصروفیت کی وجہ سے کم محسوس ہوتا ہے۔

؎ جو مضطرب ہے اس کو ادھر التفات ہے
آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے۔

ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ذکر کے ذریعے اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہیں، ایک نہ ایک دن ضرور کھلے گا اگر نہ بھی کھلا تو کھٹکھٹانے والوں میں تو شمار ہو جائے گا۔

؎ کیا یہ کم ہے کہ ہم اس کی تمنا میں جیئں
حاصلِ منزل نہ سہی خواہشِ منزل ہی سہی

اللہ آپ کو اپنے دین کے لیے قبول فرمائے اور دین پر عمل کی توفیق دے۔ باقی آپ نے ماشاء اللہ کام خلوص سے کیا ہے کہ جس کی وجہ سے حضرت جی دامت برکاتہم نے

بھی آپ کے لیے بڑی دعا کر دی ہے کہ آپ کو دل کی روشنی نصیب ہو۔
اب ہاتھی گزر گیا ہے اور دم رہ گئی ہے اس لیے وہ کام بھی کل مکمل کر دیں تا کہ بقیہ سامان واپس کر سکیں۔ جزاک اللہ شکریہ

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

زندگی گناہوں سے پاک کیجیئے

□□□□□ □□□□

□□□□□

محترم المقام عبدالرؤف خان زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط پڑھ کر تسلی اور قلبی خوشی ہوئی کہ اصلاح کے لیے آپ نے رابطہ کیا۔

یادرکھیں! اپنی اصلاح کے لیے رابطہ انتہائی ضروری ہے اگر ڈاکٹر کو اپنا مرض یا اپنے حالات نہیں بتاؤ گے تو وہ علاج کیسے کرے گا۔ بحرحال اپنی اصلاح کے لیے رابطہ رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنے مرض کے علاج کے لیے ڈاکٹر سے رابطہ رکھنا ضروری ہے۔ رابطہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ آدمی یاد رہتا ہے عموماً تمام مریدین کے لیے دعا □ کی جاتی ہیں□ خصوصاً جو لوگ اصلاح کے لیے رابطہ کرتے ہیں تو ان کے لیے خصوصی دعا □ ہوتی ہیں ویسے بھی خط کو آدھی □قات کہتے ہیں اس لیے آپ پابندی سے خط لکھتے رہیں۔

ا□ء اللہ نیکی میں آپ کی بہت ترقی ہوگی بلکہ دوسرے دوستوں کو اور بیعت کرنے والوں کو بھی یہ خط پڑھا دیں تا کہ وہ بھی اپنی اصلاح کے لیے زیادہ رابطہ رکھ سکیں۔

ملت سے ساتھ رابطہ استوار رکھ

پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

آپ قرآن پاک کی تلاوت کی پابندی کر رہے ہیں اس سے بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ کوشش کریں کہ تلاوت ایک پارہ پورا ہو جایا کرے تو بہتر ہے۔ جتنی دوائی کھا □

گے اتنا فائدہ ہوگا۔ اگر دوائی کی خوراک کم کھا □ گے تو فائدہ بھی کم ہوگا۔ پوری کوشش کریں کہ ایک پارہ پورا ہوجایا کرے وگرنہ ایک پاؤ تو بالکل ہی نہ چھوڑیں۔ کیو□قرآن حکیم تو بڑا مئوثر ہادی ہے۔

؎ مغوی تو ملیں گئے تمہیں شیطان سے بہتر
ہادی نہ ملے گا کوئی قرآن سے بہتر

استغفار اور درود شریف کا وظیفہ آپ پورا ٹھیک کر رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں تا کہ زندگی بھر اس پر استقامت نصیب ہوجائے۔

یاد رکھیں! استقامت ہزار کرامتوں سے بہتر ہوتی ہے۔ چند دن تو جوش میں آ کر ا□ان ورد وظیفہ پڑھتا ہے□ جب مشکلات یا مصروفیات آتی ہیں تو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ کوشش کریں آپ ان وظائف کو اپنے کھانے پینے اور سونے سے زیادہ اہمیت دیں۔ جب آپ ان کو اپنے جسمانی تقاضوں سے زیادہ اہمیت دیں گے تو آپ کی روح بیدار ہونا شروع ہوجائے گی۔ جب روح بیدار ہوتی ہے تو طبیعت میں سوز و گداز اور گریہ زاری پیدا ہونا شروع ہوجائے گی۔

؎ تیرا تن روح سے نا آشنا ہے
عجب کیا آہ تیری نارسا ہے

؎ تن بے روح سے بیزار ہے حق
خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

جب روح ا□ان کے بدن میں بیدار ہوتی ہے تو پھر اسے حقیقی پرسکون اور مزیدار زندگی نصیب ہوتی ہے۔

؎ دل بیدار پیدا کر دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب کاری نہ میری ضرب کاری

جسم مٹی سے بنا ہے تو اس کی ساری غذا □ بھی مٹی سے نکلتی ہیں۔ شکلیں مختلف ہوتی ہیں□ کم وبیش جسم کی ساری ضرورت کی چیزیں اور خوراکیں زمین ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔ روح اوپر سے آئی ہوئی چیز ہے تو اس کی تمام غذا □ اوپر سے آنے والی چیزیں ہیں۔ قرآن، ذکر اذکار یہ سب روح کی غذا □ ہیں اور یہ سب اوپر سے آئی ہیں۔ یہ ساری روحانی غذا □ روح کو بیدار کرتی ہیں اور روح میں سوز وگداز پیدا کرتی ہیں۔

روح کے بیدار ہونے سے دل بھی بیدار ہو جاتا ہے جو کہ تمام جسم کو کنٹرول کرتا ہے۔ دل کو جب ذکر اذکار کا ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے تو یہ عجیب وغریب کام کرتا ہے۔ یہ دل اللہ کی محبت میں بے چین ہوتا ہے۔ اللہ کی محبت میں تڑپتا ہے کبھی اللہ سے خیالوں میں باتیں کر کے مزہ آتا ہے تو کبھی مراقبہ میں □ان گھنٹوں بیٹھا رہتا ہے۔

؎ دل ڈھونڈتا وہی فرصت کے رات دن
کہ بیٹھے رہیں تصور جاناں کیے ہوئے

آپ نے مراقبہ میں خیالات آنے کی شکایت کی ہے۔ شروع شروع میں سب کو خیالات آتے ہیں اگر پابندی سے اکثر اوقات مراقبہ جاری رکھیں گے تو یہ خیالات اور وسوسے کم ہوتے ہوتے ختم ہو جا □ گے۔

سوچیں ہنڈیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہی باہر نکلتا ہے اگر اندر دال ہو تو گوشت کبھی بھی نہیں نکلے گا۔ اس طرح آپ دل کی ہنڈیا میں بھی د□ کے خیالات اور وسوسے

بھرے ہوئے ہیں اس لیے وہی نکل رہے ہیں۔ آپ محنت کریں گے تو آہستہ آہستہ یہ خیالات کم ہوجا □ گے اور قبر آخرت، محبت الٰہی اور محبت رسول ﷺ کے خیالات آنے لگیں گے۔

بہت ضروری ہے کہ آپ اپنا مقصد زندگی بدلیں تاکہ آپ کی سوچ مثبت سوچ بن جائے جب سوچ مثبت بن جائے گی تو پھر ا□ء اللہ اچھے اور مثبت خیالات ہی دل میں آیا کریں گے۔ جو بھی کام کریں تو اس میں یہ ضرور خیال کریں کہ کیا یہ کام یہ بات میری قبر میں میرے کام آسکی گی۔ جو کام یا بات قبر میں کام نہ آنے والی ہو وہ فضول ہے۔ گناہ جلد از جلد چھوڑ دیں۔ تمام وظائف اور نیکیوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ا□ان گناہ کرنا چھوڑ دے۔ اس لیے اپنے آپ کو ذکر اذکار میں لگا □ تاکہ زندگی گناہوں سے پاک ہوجائے۔ گناہ بے سکونی کی بنیاد ہوتے ہیں۔ یاد رکھیں! جو ا□ان اپنے علم اور ارادے سے گناہ کرنا چھوڑ دیتا ہے اللہ اسے اپنے صدیقین میں شامل کرلیتا ہے۔ جو گناہوں سے توبہ تائب ہوجاتا ہے وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ کوشش کریں کہ ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کرلیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دور ہوجائے۔

کوشش کریں کہ اکثر اوقات باوضو رہیں وضو آدھی روحا□ ہے۔ وضو پر پابندی کرنے سے آپ کے اندر کافی تبدیلیاں آ □ گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جائز شرعی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ پوری کوشش کریں اور فکر کریں کہ کوئی □ زقضاء نہ ہو۔ یہ فقیر بھی دعا کرے گا۔

حدیث شریف کا مفہوم ہے جو کوئی جان بوجھ کر □ زچھوڑ دیتا ہے تو اس کے بدلے

میں اس کو 80 سال جہنم میں رہنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔
جو لوگ اصلاح کے لیے خط لکھیں وہ ایڈریس اپنے ہاتھ سے لفافے پر لکھ کر ضرور بھیجیں تا کہ انہیں جلدی جواب دیا جاسکے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ایڈریس لکھنا مشکل ہوتا ہے کیو□ بہت سے خطوط کے جوابات دینے ہوتے ہیں۔ وقت تھوڑا ہے اور کام زیادہ کرنے ہوتے ہیں۔ شکریہ
مولانا اعجاز سلیم اور مولانا خورشید صاحب کو خصوصاً سلام عرض کرنا

ع میرا ہے سلامِ محبت جہاں تک پہنچے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

رابطے کی ضرورت اور اہمیت

□□□□□ □□□□

□□□□□

عزیزم خدام الدین صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو بخیر وخوبی ایمان کی سلامتی سے رکھے۔

بہت عرصہ ہوا کہ آپ نے رابطہ نہیں کیا۔اس عاجز نے سوچا کہ اگر غافل ہیں تو اتنی غفلت نہیں کرنی چاہیے۔کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ غافلوں کو جگانا پڑتا ہے۔ آپ کی طبیعت اور ملنے کا انداز فقیر کو بہت اچھا لگا تھا۔امید ہے آپ اپنے معمولات اور □ز کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھتے رہیں گے۔اگر آپ گیارہ گیارہ دفعہ ہی معمولات کرنے لگ جا □ تو قطرہ قطرہ مل کر دریا بن سکتا ہے۔

میرے پیارے! جنگیں قریب ہیں جب یہ جنگیں چھڑ جا □ گی تو پھر ہزاروں نہیں لاکھوں آدمی لقمۂ اجل بن جا □ گے۔

موت سے کس کو رستگاری ہے

آج وہ کل ہماری باری ہے

اس لیے عقلمندی یہی ہے کہ دل چاہے یا نہ چاہے□ٹیلیفون کے ذریعے رابطہ ضرور رکھیں کبھی یہ فقیر ملے گا کبھی نہیں بھی ملے گا□آپ کو رابطہ رکھنے کا فائدہ اور ثواب ضرور مل جائے گا۔نیک بننے کا سب سے شارٹ کٹ طر□رابطہ رکھنا ہے۔رابطے

سے بہت سی روحانی بیماریوں کی اصلاح خود بخود ہوتی رہتی ہے۔ اس لیے روحانی تعلق میں رابطہ رکھنا سب سے زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

؎ ''شیخ'' کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

رزق کے مسئلے کا حل

□□□□□ □□□□□

□□□□□

عزیزم محمد بلال زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط پہنچا اور خوشی ہوئی کہ آپ نے رابطہ کیا ہے۔

دیکھیں! فضول خرچی ایسی لعنت ہے کہ بادشاہوں کے خزانوں کے بھی آپ مالک بن جا□ تو فضول خرچی ان خزانوں کو بھی دیمک کی طرح چاٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے مئوثر الفاظ میں فضول خرچی کی مذمت کی ہے۔

[illegible]

ترجمہ: بے شک فضول خرچ تو شیطان کے بھائی ہیں۔

اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ فضول خرچی کی وجہ سے ا□سان شیطان بن کر پھر ناشکرا بن جاتا ہے۔ اس عادت کو جلد از جلد ختم کریں۔ ورنہ آپ کی زندگی کا سکون تباہ ہو جائے گا۔ حدیث شریف ہے۔

[illegible]

ترجمہ: وہ بندہ کبھی محتاج نہیں ہوسکتا جو میانہ روی اختیار کرتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ آپ بار بار مختلف کام کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کی مثال تو ایسے ہے کہ گاڑی کا ا□ سٹارٹ کر کے دھکا لگا کر چھوڑ دیا جائے۔ خواہ وہ کھڈ میں گرے یا

کنواں میں گرے۔عقلمندی یہی ہے کہ گاڑی کو محنت سے □ یا جائے اور احتیاط سے □ یا جائے تو اسے منزل پر بھی پہنچا دے گی۔

کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے کسی ماہر سے یا اس عاجز سے مشورہ کرلیا کریں۔ اور دعا بھی کروالیا کریں۔ پھر پوری د□ کے ساتھ اس کام کو کریں۔آپ نے جو طر□ اختیار کیا ہوا ہے۔اگر ذہین سے ذہین اور محنتی سے محنتی آدمی بھی اختیار کرے تو ناکام ہوجائے گا۔ایک کام کو سکون اور تسلی سے ایک سال کرو پھر ا□ء اللہ برکت ہوگی۔

یہ بھی بار بار سوچیں کہ جو رزق مقدر میں ہے وہی ملے گا۔اس لیے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔لڑائی جھگڑا دین کو اس طرح ختم کردیتا ہے جس طرح استرا پھیرنے سے سر کے بال ختم ہوجاتے ہیں۔ اس لیے لڑائی جھگڑے سے ہر ممکن پرہیز کریں۔

سب سے بڑی غلطی جو آپ کررہے ہیں وہ یہ ہے کہ جس پروردگار نے رزق دینا ہے اسی کے ساتھ جنگ کرنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نافرما□ں کرتے ہیں۔دن رات گناہ پر گناہ کررہے ہیں۔□ز پڑھنے کا ساڑھے سات سو دفعہ حکم ہے۔گویا آپ ایک□ز نہ پڑھ کر ساڑھے سات سو دفعہ رب تعالیٰ کے حکم کو توڑ رہے ہیں۔سب کو ناراض کرکے شاید آپ خوش رہ لیں□رب تعالیٰ کو ناراض کر کے کون خوش رہ سکتا ہے۔آپ ہوش کریں اور سچے دل سے توبہ معافی مانگیں۔رونا نہ آئے تو رونے والی شکل ہی بنا کر توبہ معافی مانگتے رہیں۔رب تعالیٰ بہت کریم و مہربان ذات ہے۔وہ معافی مانگنے والے کو ضرور معاف کردیتے ہیں۔

نوٹ: ہر فرض□ ز کے بعد تین دفعہ درود شریف پھر سات دفعہ سورۃ القریش اور پھر تین دفعہ درود شریف پڑھیں اور چالیس دن تک پڑھتے رہیں۔ ا□ ء اللہ رزق میں برکت ہوگی۔ چلتے پھرتے □□□ □□□ □□□□□□□□□ بھی پڑھتے رہیں۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

پیچیدہ بیماریوں کا علاج

باسمہ الکریم

اللہ اللہ اللہ

عزیزم جمال شاہ زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

دوپہر میں خط لکھ رہا تھا کھانے کا بلاوا آ گیا تو ختم کرنا پڑا۔ دل میں اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں ڈالی ہیں اللہ کرے کہ وہ مجھے اور کسی کو فائدہ دے جا □ ۔ ہم اکثر سنتے ہیں کہ مشائخ بندے کی میں مٹاتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک پر نگاہ رکھتے ہیں کہ اس کے قول سے فعل سے انداز اور اطوار سے کہیں بھی یہ ظاہر نہ ہو کہ نیکی اس نے خود کی ہے بلکہ اسے سمجھاتے اور بتاتے رہتے ہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی مہربانی سے ہو رہا ہے۔ اس سے سالک اپنے □ اور شیطان کی مکاریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ جو بزرگ □ کی چالاکیوں اور مکاریوں کو زیادہ جا□ ہو بلکہ ہر وقت اس کی ریا اور نفسا□ پر □ رہتی ہو تو اس کا شعور اور وجدان اتنی ترقی کر جاتا ہے کہ وہ پھر □ کی خفیہ چالبازیوں کو پہچان لیتا ہے اور ان کا علاج بھی کرتا رہتا ہے۔

مشائخ ا□ان کی میں کو مٹانے کے لیے سالک کے ذمے مختلف کام بھی لگاتے رہتے ہیں اور پھر ساتھ ساتھ ان کاموں کے جو اثرات سالک پر ہوتے ہیں انہیں بھی چیک کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر مریض کو دوائی بھی دیتا ہے اور ساتھ ساتھ مرض میں کتنا افاقہ ہوا ہے اسے بھی دیکھتا رہتا ہے۔ پھر دوائیاں بدلتا رہتا ہے۔ اس طرح

مریض مکمل صحتیاب ہوجاتا ہے۔ بالکل یہی طر□ کار روحانی ڈاکٹر کا ہوتا ہے کہ وہ اسی طرح روح کو لگی ہوئی بیماریاں مثلاً بغض، حسد، تکبر، عجب، محبتِ د□ اور لایعنی باتوں کا علاج کرتا ہے تاکہ ا□سان اسی د□ میں پرسکون زندگی گزارنے والا بن جائے۔ اگر مریض کو خود بھی احساس ہو کہ اسے بیماری لگی ہوئی ہے اور ڈاکٹر بھی اس کی بیماری کے علاج کے لیے فکر مند ہوجائے تو بڑی جلدی آرام آجاتا ہے۔ اسی طرح روحانی بیماریوں کی بھی ا□سان کو فکر لگ جائے اور کسی روحانی معالج کو بار بار اپنے امراض بتا کر علاج کروا□ ، دوا □ ٹھیک وقت پر کھا □ تو کام بہت جلدی آسان ہوجاتا ہے۔ اس کے لیے کثرت سے اچھی صحبت میں آتے جاتے رہنا چاہیے۔

ے صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک کی صحبت تمہیں بڑی جلدی نیک بنا دے گی اور برے کی صحبت تمہیں بڑی جلدی برا بنادے گی۔

[illegible]

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

جھوٹ کا علاج

باسمہ الکریم

اللہ اللہ اللہ

عزیزم حافظ محمد شفیق زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

آپ نے لکھا ہے کہ کافی عرصہ سے اپنی بیماریوں کو لکھنا چاہتا تھا □ سستی ہوگئی۔ سستی کا ہو جانا یہ بھی بہت بڑی بیماری ہے۔ خصوصاً مشائخ کے ساتھ سستی کرنا تو بہت بڑی خطا ہے۔ شیطان کی سب سے بڑی چال یہی ہوتی ہے کہ وہ آدمی کی کسی نہ کسی طرح رابطہ لائن کاٹنا چاہتا ہے۔ پھر انسان کے ساتھ ایسے کھیلتا ہے جیسے بچے گیند کے ساتھ کھیلتے ہیں اس لیے بہت زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اچھے حالات ہوں یا برے حالات ہوں رابطہ نہیں توڑنا چاہیے۔

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

حفظ کے لیے یکسوئی ضروری ہے یکسوئی کے لیے گھر سے نکلنا اور دور جا کر حفظ کرنا ضروری ہے۔ جس ماحول میں انسان بگڑا ہو اس ماحول میں درست ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے کافی شافی اور وافی علاج یہی ہے کہ کسی اچھے مدرسے میں چلے جا □ انشاء اللہ حفظ ہو جائے گا۔ اس کے لیے مجرب نسخہ یہ ہے کہ روز سبق سے پہلے اور چلتے پھرتے بھی سورہ الم نشرح 7 دفعہ پڑھا کریں اور سینے پر پھونک مار لیا کریں۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ تجربہ شدہ ہے۔

کوشش ہونی چاہیے کہ حفظ کے دوران دوست بھی نہ بنائے جا □ کیو□ دوستی تو وقت دینے سے چلتی ہے بلکہ دوستی تو وقت برباد کرنے سے ہی چل سکتی ہے۔ اگر دوستوں کو گپ شپ کے لیے وقت نہ دو گے تو آپ کا دوست کون بنے گا؟ حفظ قرآن کے دوران تو بس قرآن مجید کو ہی دوست بنانا چاہیے۔ جب اچھی طرح پکا ہو جائے تو پھر گنجائش نکل سکتی ہے کہ چند دو چار اچھے دوست بنا لیے جا □ جو ا□ان کے ذکر فکر کی ترقی کا سبب بنیں۔ اگر اچھے دوست بھی وقت ضائع کریں تو وہ دوست نہیں بلکہ دست□ دشمن ہیں۔ سمجھے سمجھے سمجھے

جھوٹ بہت بڑی لعنت ہے۔ اس لیے جھوٹ بولتے بولتے خود ا□ان بھی لعنتی بن جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ لوگوں سے ملنا جلنا کم از کم ہو اگر ملنا ہی پڑے تو زیادہ سے زیادہ خاموش رہیں۔ خاموشی میں طاقت ہے۔ ع

خاموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

سب سے بڑی روحانی بیماری جھوٹ ہے جس سے اور بیماریاں جنم لیتی ہیں کبھی لوگ جھوٹ کا نام بدل کے بہانہ بازی رکھ دیتے ہیں۔ بہانہ بازی بھی خالصتاً جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ جو کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اس کے منہ سے اتنی بدبو نکلتی ہے کہ رحمت کے فرشتے اس سے ایک ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا مومن کنجوس ہو سکتا ہے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔ جب یہ پوچھا گیا کہ مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ فرمایا مومن جھوٹ نہیں بول سکتا، جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جلد از جلد جھوٹ کی عادت چھوڑ دیں۔ ایسے لوگوں سے نہ ملیں جن کے ملنے سے

زیادہ جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ آہستہ آہستہ دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی جھوٹ بولنے کی عادت چھوٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

□ز میں سستی ایمان کی کمزوری کی دلیل ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ فتویٰ دیتے تھے کہ بے□زی کو قتل کر دیں۔ کوئی بزرگ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ بے□زی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو۔ کوئی امام یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اسے قید کرلیں جب تک کہ وہ پکا□زی نہیں بن جاتا۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو ایک□ز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے اسے اسی 80 سال جہنم میں رہنا پڑے گا۔ اصل میں□ز میں سستی وضو نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر وقت باوضو رہیں ورنہ عصر سے عشاء تک تو ضرور ہی باوضو رہیں۔ ان شاء اللہ باوضو رہنے سے پکے□زی بن جا□ گے۔ باوضو رہنے کے اور بھی بے شمار فائدے ہوں گے۔

کہہ رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ تو سمجھے خدا کرے کوئی

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

معمولاتِ نقشبندیہ کی اہمیت

باسمہ الکریم

اللہ اللہ اللہ

عزیزم ہارون بشیر زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط کے ذریعے رابطہ رکھنا بہت اچھا لگا۔ دل سے دعا □ نکلیں اور خوشی کا باعث ہوا۔ معمولات کی پابندی کا شوق پڑھ کر طما□ قلبی ہوئی۔ آپ کے سوالات کے جوابات مختصراً لکھے جاتے ہیں۔ اللہ کرے آپ کو تسلی وتشفی ہو جائے۔

۱۔ وقوفِ قلبی کی کوشش بہت بڑی سعادت ہے۔ ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں وقوفِ قلبی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا چور دروازہ ہے۔ وقوفِ قلبی اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے مختصر ترین راستہ ہے۔

۲۔ مراقبہ کا بہترین وقت وہ ہے جب دل چاہ رہا ہو۔ شور وغل سے نہ ہو۔ اللہ والے عموماً فجر کے فوراً بعد مراقبہ کرتے ہیں۔ مراقبہ میں بس آرام سے بیٹھ جانا ہے اور یہ تصور رکھنا ہے کہ دل کی سیاہی اور ظلمت صاف ہو رہی ہے اور رحمت الٰہی نور کی شکل میں آ رہی ہے۔ میرے دل میں سما رہی ہے اور دل شکریے کے طور پر اللہ اللہ اللہ کر رہا ہے اور میں بیٹھا سن رہا ہوں۔ شروع میں اللہ اللہ سننا مشکل ہو جاتا ہے□ شروع میں صرف بیٹھنے کا امتحان ہوتا ہے۔ جس کو بیٹھنا آ گیا پھر اس کا دل بھی لگنے لگ جائے گا۔ بیٹھنے سے چمڑے نرم پڑ جاتے ہیں۔ پھر دل اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جاتے ہیں۔

[illegible]

پھران کی چمڑے نرم ہو جاتے ہیں اور دل یاد الٰہی کی طرف جھک جاتے ہیں۔

مراقبہ کے اندر زبان سے کچھ نہیں پڑھنا بلکہ چپ چاپ جیسے کوئی محبوب کی یاد میں بیٹھنا ہوتا ہے اس طرح بیٹھنا ہے۔

؎ وہ جن کا عشق صادق ہو وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

۳۔ استغفار کی حقیقت دل کی ندامت ہے کہ اپنے چھوٹے بڑے گناہوں کو یاد کر کے ندامت کریں بلکہ گناہوں سے اتنی بیزاری ہو جائے کہ انہیں یاد کرنے سے بھی کوفت ہونے لگے۔ پچھلے گناہوں پر ندامت استغفار کہلاتا ہے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم بالجزم رکھنا توبہ کہلاتا ہے۔

؎ صبح توبہ ہے شام توبہ ہے
میرے لب پر دوام توبہ ہے

؎ با اثر ہے یا بے اثر تو جان
اپنے کرنے کا کام توبہ ہے

۴۔ درود شریف کی پابندی ہر حال میں کرنی ہے اس سے عشق رسول ﷺ پیدا ہوگا۔ ایک بہترین نسخہ سنیے ا[illegible]ان کا مقصود محبت الٰہی اور رضائے الٰہی ہوتی ہے۔ رضائے الٰہی اتباع سنت سے حاصل ہوتی ہے۔ [illegible] اگر رسول کی اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لیں گے۔ اتباع کامل محبت رسول سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اتباع رسول سے محبت الٰہی پیدا ہوگی۔ پھر اس طرح سے مقصد

حیات محبتِ الٰہی پورا ہو جائے گا۔

۵۔ قرآن حکیم کی تلاوت آب حیات ہے دل کے زنگ اور سستی کا علاج موت کی یاد اور تلاوت ہے۔ تلاوت کوشش کریں کہ ایک پارہ ہو جایا کرے۔ سوچیں جیسے کوئی محبوب کا خط پڑھتا ہے قرآن بھی ہمارے محبوب رب کا خط ہے اسے ہر روز پڑھنا ضروری ہے۔

۶۔ رابطہ ہمارے سلسلہ کا مکھن ہے رابطہ سے دعا □ ملتی ہیں توبہ کی توفیق ہوتی ہے اور روحانی ترقی نصیب ہوتی ہے اور نیکی کی نئی نئی توفیقیں ملتی ہیں۔ جس کو شک ہو وہ مسلسل رابطہ رکھ کر دیکھ لے کہ کیا کیا ملتا ہے۔

نوٹ: 40 دن پابندی سے □ز پڑھیں □ قضاء ہرگز نہیں کرنی۔ اس سے □ز کی پکی عادت پڑ جاتی ہے۔ □ز کو بہتر سے بہتر بنانا چاہیے اس سے د□ آخرت کے کام سنور جاتے ہیں۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

لایعنی سے اجتناب

باسمہ الکریم

اللہ اللہ اللہ

عزیز المقام جناب شفاالدین زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط □ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ آپ کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ خط کے ذریعے اسی طرح رابطہ رکھنا دعاؤں کے لینے اور توجہات کے لینے کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے ہر حال میں رابطہ رکھنا ضروری ہے۔

یاد رکھیں! حقیقی بیعت تو رابطہ کا نام ہے۔ رابطہ نہ رہے تو آخر کار بیعت میں فرق آجاتا ہے اور بیعت کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ جس کا جتنا زیادہ شیخ کے ساتھ رابطہ ہوگا اسے اتنا زیادہ فائدہ ہوگا۔

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ ؎

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

ہمارا سلسلہ نقشبندیہ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر ہے۔ جس طرح انہیں رابطہ، صحبت اور محبت سے فائدہ ہوتا تھا۔ ہمارے سلسلہ میں بھی رابطہ محبت کے ذریعے شیخ کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ □ بعض اوقات مرید کو محسوس بھی نہیں ہوتا۔ حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ رابطہ شیخ ہمارے سلسلہ کے گویا فرائض و واجبات میں سے ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ دفتر میں باتیں زیادہ کرتا ہوں اور جھوٹ وغیرہ بھی

بول جاتا ہوں۔ یہ تو بڑے خطرے کی بات ہے بہت زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ ولی اللہ بننے کے لیے ضروری ہے کہ لایعنی کو چھوڑ دیا جائے۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے بندے کے اسلام کی خوبصورتی اس میں ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔ لایعنی کو چھوڑنے کے لیے ضروری ہے کہ ذکر کی کثرت ہو جس کی وجہ سے گپ شپ لگانے کی فرصت ہی نہ ملے۔ فضول دوستوں سے جان چھڑانے کا بہترین طر □ ہے یہ کہ بلاضرورت ملنے جلنے سے بالکل بچا جائے۔ آپ سوچیں کہ میں ان سے □ قات بھی رکھوں اور گپوں سے بھی بچ جاؤں یہ مشکل ہے۔ کوئی کتاب پڑھنے یا کوئی اور مصروفیت بنالیں تا کہ گپوں کے لیے فرصت ہی نہ ملے۔

اہلیہ صاحبہ کو اس عاجز کا سلام کہنا اور ان سے تو تو میں میں سے پرہیز کریں۔ یہ چیز کیفیات کو خراب کرتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ سورہ فرقان کی ایک دعا ہے جو کہ گھر □ تعلقات کے لیے اکسیر ہے۔ اسے کثرت سے پڑھتے رہیں۔

[redacted]

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک □ فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

صحبتِ شیخ کی کمی کو کیسے دور کریں؟

باسمہ الکریم

اللہ اللہ اللہ

محترم المقام محمد عابد صاحب زید مجدہ

السلام علیکم! آپ نے لکھا کہ مصروفیت یا د□ وجوہات کی وجہ سے صحبتِ شیخ کا موقع بہت کم ملے تو ایسا مرید کیسے ترقی کرسکتا ہے؟

سب سے پہلے یہ کوشش کریں کہ مصروفیت کو آگے پیچھے کرکے شیخ کی صحبت ضرور اختیار کریں۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ فرماتے ہیں کہ صحبتِ شیخ کی کمی کسی اور ذریعہ سے پوری کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ فرمایا کرتے تھے کہ صحبت کی قضاء نہیں ہے۔ جس طرح جو وقت گذر گیا سو گذر گیا اسے واپس لانا ناممکن ہے۔ اس طرح جس وقت صحبتِ شیخ سے محرومی ہوئی اسے لانا بھی ناممکن ہے۔ بہرحال اگر پورے طور سے صحبت کے ذریعہ مستفید نہ ہوسکے تو پورے طور پر صحبتِ شیخ کو چھوڑنا بھی نہیں چاہیے بلکہ خطوط کے ذریعے رابطہ رکھنا چاہیے تاکہ اپنے حال احوال لکھتا رہے جواب آئے یا نہ آئے□ پھر بھی اپنے حالات لکھتا رہے۔ اس رابطہ شیخ سے دعا □ اور توجہات ملتی رہتی ہیں۔

دوسرا بڑا مئوثر رابطے کا طر □ یہ ہے کہ ادب، محبت اور ماننے کی □ سے شیخ کی کتب کا بار بار مطالعہ کرے اور عمل کرنے کی پوری کوشش کرے۔

تیسرے معمولات کی پابندی کرے۔ اس سے واردات پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں جب سالک پر واردات طاری ہوتی ہیں تو وہ

شیخ کو ضرور بتائے گا۔ بالفرض شیخ چاند پر گیا ہو تو سالک وہاں بھی اپنی واردات بتانے کے لیے پہنچ جائے گا۔

چوتھا طر □ رابطے کا یہ ہے کہ شیخ کے بیانات کی کیسٹ سنتا رہے کیو□ Original (اصل) آواز ہوتی ہے۔ اس سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہے کہ کیسٹ صحبت کا سب سے مؤثر متبادل ہے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ شیخ کی باتیں دوا کی ما□ ہیں اور شیخ کی □ شفاء کی ما□ ہے۔

؎ یہ فیضانِ□ تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

پانچواں رابطے کا طر □ یہ ہے کہ□ قات اور صحبت کے لیے تڑپتا رہے اور □ قات کے لیے دل ہی دل میں شدتِ طلب پیدا کرے۔ اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے کیو□ ا□ان خیالات میں شیخ کی صحبت میں پہنچ جاتا ہے۔

؎ یہ بھی کیا کم ہے کہ ہم اس کی تمنا میں جیئں
حاصلِ منزل نہ سہی خواہشِ منزل ہی سہی

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

عشق الٰہی کی تڑپ

عزیزہ بنتِ لیاقت زید مجدھا

السلام علیکم!

آپ کا طلب بھرا خط□ پڑھ کر دل سے دعا □نکلیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں سما جا □ دل میں آ جا □ بلکہ دل میں چھا جا □ ۔

☆ اللہ آپ کو قبولیتِ عامہ تامہ نصیب فرمائے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی غلامی بڑی چیز ہے اس لیے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا غلام بے دام سمجھیں۔

☆ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی انتہائی کوشش کریں جو ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔آپ نے پڑھا ہوگا رضی اللہ عنھم ورضوعنہ

ترجمہ: اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی

☆ اللہ کے نام سے محبت کریں، اللہ کے نام کو محبت سے دیکھیں، اللہ کے نام کو محبت سے سنیں ، اللہ کے نام کو محبت سے چومیں، اللہ کے نام کو قرآن میں ڈھونڈیں کہ کہاں کہاں اللہ کا نام اللہ لکھا ہوا ہے۔ بس اللہ کے نام میں جذب ہو جا □ چمٹ جا □ تو پھر اللہ کے نام کا مزہ آ جائے گا۔محبت الٰہی کے چند اشعار کو شوق سے پڑھیں تا کہ محبت الٰہی جوش مارے۔

؎ پتھر سے ہو خدا سے ہو یا پھر کسی سے ہو
آتا نہیں چین محبت کیے بغیر

؎ جس کے ناموں کی نہیں ہے انتہا

ابتداء کرتی ہوں اس کے نام سے

؎ اللہ اللہ کیا پیارا نام ہے
نام کیا ہے عاشقوں کی جان ہے

؎ جو مضطرب ہے اس کو ادھر التفات ہے
آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے

؎ شوق میری لے میں ہے شوق میری نے میں ہے
اللہ اللہ میرے رگ وپے میں ہے

؎ مجھے اپنی پستی کی شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے
□اپنے دل کو میں کیا کروں اسے پھر بھی شوق وصال ہے

؎ نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے شکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

؎ ہم تو رٹیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

عشق رسول ﷺ کی وصیت

عزیزہ بنتِ انور زید مجدھا

السلام علیکم! امید ہے آپ خیریت سے ہوں گی اور اپنی قبر آخرت کی فکر اور سوچ میں لگی ہوئی ہوں گی۔ ہر عقلمند بندے کی یہ□انی ہے کہ وہ قبر آخرت کی سوچ اور فکر میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔اس کا حال تو یہ ہوتا ہے

یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے
دیکھنا ہے کہ وہاں کیسے رہے

اہل اللہ کی دوسری بڑی سوچ یہ ہوتی ہے کہ دل میں عشق ومحبت کا جوش پیدا ہو جائے۔ اسی لیے وہ محبت رسول ﷺ میں بھی تڑپنے کی کوشش کرتا ہے۔ درود شریف کو نہایت توجہ دھیان اور محبت سے پڑھنے کی وجہ سے اس کے اندر عشق وجنون کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو تمام فضول اور لایعنی سوچوں کو بہا کر لے جاتا ہے۔عشق رسول ﷺ کی کتابیں پڑھیں۔سیرت کی کتابیں عمل کی □ سے پڑھیں۔ ہر ہر سنت پر مر مٹنے کی کوشش کریں تو کامیابی ہی کامیابی ہے۔

[illegible]

ترجمہ: نبی ﷺ کا حق مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ ہے۔

بس اتنی سی تو حقیقت ہے میرے دیں وایماں کی
کہ اس جانِ جہاں کا آدمی دیوانہ ہو جائے

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

پریشانیوں کا حل

عزیزہ راشدہ بی بی زید مجدھا

السلام علیکم! آپ نے اپنی پریشانیوں کا تذکرہ کیا۔ واقعی ان حالات میں تو پریشا□ں ضرور ہوتی ہیں کیو□ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بغاوت کر رہے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کے باغی کبھی سکون سے رہ سکتے ہیں۔ پردے کے پرخچے اڑا دینا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بڑی ڈھٹائی سے توڑنا تو اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے۔

چار دن کے مزوں کے لیے آپ نے نرسنگ میں داخلہ لے لیا جہاں پردے کا بالکل خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہ تو د□ ہی میں جہنم ہے۔ کسی طرح چھٹکارا حاصل کرو یا پھر پردہ کی پوری پابندی کرو۔ اگر اسی نافرمانی کی زندگی میں موت نے آدبوچا تو پھر کیا بنے گا۔ کبھی دل سے پوچھو کس عظیم الشان اور قہار و جبار پروردگار کی نافرما□ں کر رہی ہو۔

ایک زہر کھانا اور پھر تندرستی کی توقع رکھنا کتنا بڑا دھوکا ہے آپ نافرمانی کی زہر کھا رہی ہیں اور امیدیں سکون کی لگائے بیٹھی ہیں۔

میری پیاری بچی! یہ سب مصیبتیں، تکلیفیں ا□ان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہیں جو سامنے آئی ہیں۔

درد دل سے چند باتیں لکھی جاتی ہیں عمل کریں گی تو بہت فائدہ ہوگا۔

ا- ہر وقت باوضو رہو اس سے گناہوں سے بچت ہوتی ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور □ز پڑھنا آسان ہوتا ہے۔ باوضو رہنا بہت بڑی بات ہے تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

۲- کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہیے اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ کا پیارا بنتا□ جاتا ہے۔

۳- بے حیائی اور بے پردگی تو ہر حال میں چھوڑنا پڑے گی ورنہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۴- ان لوگوں سے جان چھڑانے کے لئے حیلہ بہانہ کر سکتے ہیں اور بیمار بن سکتے ہیں جس میں □ یہ کریں کہ میں روحانی بیمار ہوں۔ سرٹیفکیٹ بھیج سکتی ہو تو بھیجتی رہو۔ واللہ اعلم

۵- گھر کے حالات درست کرنے کے لیے سورہ ناس زیادہ پڑھیں اور سو سو دفعہ صبح شام استغفار کریں۔

۶- کسی مدرسہ میں داخلہ لے کر یا ہمارے مدرسہ میں جہاں بھی آپ کو آسانی ہے تو عالمہ بن جاؤ کچھ عرصہ تنگی ہوگی □ ءاللہ بعد میں سہولت ہو جائے گی۔

یہ وظیفہ پابندی سے ہر□ ز کے بعد سو دفعہ پڑھتی رہو ہر قسم کی مشکلات کے لیے تیر بہدف نسخہ ہے۔ [illegible] o

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

والسلام مع الاکرام

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

محبتِ الٰہی کا درد

□□□□□ □□□□□

□□□□□

عزیزہ بنتِ انور زید مجدھا

السلام علیکم! آپ کا درد نامہ□ تو بے اختیار آنکھوں سے آ□ بہہ نکلے۔ آپ کی طلب انتہائی شدید تھی۔ خود بخود آپ کی طرف توجہ ہونے لگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی مقرب بندیوں میں شامل فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ خوب بھڑکائے۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی رہا کریں۔

؎ تیرے عشق کی انتہا چاہتی ہوں
میری سادگی دیکھ کیا چاہتی ہوں

آپ نے لکھا، محسوس ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے تعلق میں کمی آ رہی ہے۔

کمی نہیں آ رہی بلکہ محبت کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ یاد رکھیں! ہر عاشق کا امتحان لازمی ہوتا ہے جو محبتِ الٰہی کے طالب نہیں ہیں ان کا امتحان نہیں ہے۔ طالبین کا امتحان ہوتا ہی رہتا ہے۔ اس امتحان کی شکلیں اور کیفیات مختلف ہوتی ہیں۔

؎ کبھی حیرت، کبھی مستی، کبھی آہِ سحر گاہی
بدلتا ہے ہزاروں رنگ میرا دردِ مہجوری

کائنات کی رنگ برنگی چیزیں دیکھ کر عارف باللہ کو حیرانی ہوتی ہے کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنا □ اور کیسی رنگ برنگی بنائی ہیں وہ ان چیزوں کو دیکھ کر حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

[redacted] o

ترجمہ: اے ہمارے رب تو نے یہ (سب کچھ) بے فائدہ نہیں بنایا، تو سب عیبوں سے پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

کبھی عاشق پر اللہ تعالیٰ کی محبت کی ایسی مستی چڑھتی ہے کہ وہ بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔

؎ صوفی و□ کو کیا خبر میرے جنوں کی
ان کا سرِ دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے

کبھی اپنے گناہوں کو سوچ سوچ کر کڑھتا ہے رات کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں بے اختیار اپنے محبوب رب کے آگے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے ندامت کے آ□ بہ نکلتے ہیں۔

؎ میں نے پایا ہے اسے اشکِ سحر گاہی میں
جس درِ ناب سے خالی ہے صدف کی آغوش

آپ نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے وہ ذات تو اتنی مہربان ہے کہ مجھ کتیا کو اپنے گھر میں چند گھنٹے بیٹھنے کی توفیق دیتا ہے۔

واقعی مومن کو ہر حال میں اپنے رب سے خوش رہنا چاہیے۔ کتنے لوگ ہیں جو گلی بازاروں میں پھر رہے ہیں، کتنے ہیں جو ہوٹلوں میں بیٹھ کر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں اور ایک ایک منٹ جو کروڑوں سے بھی قیمتی ہے وہ ایسے ہی دل لگی میں ضائع کر رہے ہیں۔ ظلم یہ ہے کہ انہیں احساس بھی نہیں ہے کہ سونے چاندی سے بھی زیادہ قیمتی وقت یونہی ضائع جا رہا ہے۔ قیامت کے دن اس پر اتنی حسرت ہوگی کہ

ا□ان اپنے ہاتھ کاٹنے لگ جائے گا۔

[illegible]

ترجمہ: ظالم (گناہگار) اپنے ہاتھ چبانے لگے گا۔

□اس وقت کے ہاتھ چبانے کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔آج اگر ہاتھ مل بھی لیے جا □ تو معافی مل سکتی ہے۔

آپ نے حضورﷺ کے روضہ شریف پر عاجزانہ عاشقانہ اور مودبانہ سلام عرض کرنے کے لیے گذارش کی ہے۔ ا□اء اللہ موقع □تو ضرور عرض کریں گے۔

ے نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام د□ کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

ے یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

دعا کرتے ہیں کہ حضورﷺ ہم روسیاؤں کے سلام کو قبول فرمالیں اور قیامت کے دن ہماری شفاعت فرمادیں۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضاعن کل شئی

معمولات کی پابندی کریں

□□□□□ □□□□□

□□□□□

عزیزہ بنتِ خلیق زید مجدھا

السلام علیکم! آپ کا خط پڑھ کر مسائل سے آگاہی ہوئی۔ پریشان نہ ہوں یہ د□ ہے ہی مسائلستان اور ہمیں بھیجا بھی اس میں امتحان کے لیے گیا ہے۔ اگر مسائل نہیں ہوں گے پریشا□ں نہیں ہونگی تو پھر امتحان کیسے ہوگا؟

یاد رکھیں! امتحان تو امتحان ہوتا ہے جس میں ہر کسی کو پیپر حل کرنا پڑتا ہے۔ امتحانوں اور پریشانیوں سے گھبراتے نہیں ہیں بلکہ اُس وقت رجوع الی اللہ بڑھ جانا چاہیے۔ د□ دار پریشانیوں کی وجہ سے شکوہ وشکایت کرنے لگتا ہے جبکہ دیندار اسے آزمائش سمجھ کر اور زیادہ رب تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور زیادہ رب تعالیٰ کے قریب ہوجاتا ہے۔

o

ترجمہ: بے شک ہم نے ا□سان کو محنت مشقت میں رہنے والا پیدا کیا۔

۱- آپ نے لکھا کہ دل کی شدید غفلت سے تنگ آکر راہنمائی لینے کے لیے خط لکھ رہی ہوں۔

اس دل کی شدید غفلت کو دور کرنے کے لیے ہی بیعت ہوتے ہیں اور پھر مریض سمجھ کر دوائی بھی ضرور کھانی چاہیے تاکہ غفلت کی بیماری سے شفاء نصیب ہو۔ یہ معمولات دوائی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ لکھتے ہیں کہ مبتدی (نئے نئے مرید)

کے لیے یہ معمولات دوائی کی ما□ ہیں اور منتہی کے لیے غذا کی ما□ ہیں۔معمولات پابندی سے ضرور کریں خواہ روز 40 ,40 دفعہ ہی کریں تا کہ قیامت میں پاس تو ہوجا □ ۔اس میں استغفار کو ندامت سے زیادہ سے زیادہ کریں اور علیحدہ علیحدہ گناہوں کو یاد کر کے استغفار کریں۔

ولیکن بندگی استغفر اللہ

یہ درد سر نہیں درد جگر ہے

۲- آپ نے لکھا کہ کبھی کبھار ٹی وی بھی دیکھ لیتی ہوں۔

ایک عالمہ فاضلہ ہو کر لایعنی اور فضول کام کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں ہے۔بس یہ بات سوچ لیں کہ ٹی وی دیکھتے دیکھتے موت آجائے تو کیا بنے گا۔ ہمارے حضرت دامت برکاتہم فرماتے ہیں جس گھر میں ٹی وی ہے اس گھر میں 10 ہزار شیطان کی فوج ہے۔ باقی لوگوں کے ٹی وی کو جائز کرنے کے بہت ڈھکوسلے ہیں وہ سب [redacted] بہانہ بازی گناہ سے بھی بدتر ہے۔ کے زمرے میں آتے ہیں۔بس اتنا سوچ لیں کہ کل قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کیسے جواب دیں گے۔ہم چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی بندہ دکھا دیں جو ٹی وی دیکھ دیکھ کر تہجد گزار بن گیا ہو ہم ہزاروں بندے دکھا سکتے ہیں جو ٹی وی دیکھ دیکھ کر بے□ زی بن گئے ہیں۔ عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

۳- پڑھائی کی طرف توجہ اور یکسوئی نہیں ہے۔

اس کی کئی وجوہات ہیں۔ایک تو یہ کہ آپ ٹائم ٹیبل نہیں بناتی۔دوسرا لایعنی اور فضول کام کرتی ہیں۔فضول باتیں کرتی ہیں۔فضول کاموں اور باتوں سے سب

سے زیادہ وقت میں بے برکتی ہوتی ہے۔ اگر تہجد میں قرآن حکیم کی ایک پارہ پابندی تلاوت کریں تو وقت میں برکت ہوگی۔ دوسرے مراقبہ پابندی سے کریں اور وقوفِ قلبی ہر وقت کریں تو وقت میں برکت ہوگی۔ تھوڑے وقت میں کئی کام ہوجا □ گے۔ شرط یہ ہے کہ استقامت سے اور ڈٹ کر کام کریں۔ پڑھائی کے لیے اپنے ساتھ ضد کر کے پڑھنا پڑتا ہے دوسرے پڑھائی میں آسان مضامین سے مشکل کی طرف آ □ تو ذرا آسانی ہوگی۔

۴- مدارس میں عمل کی کمی کیوں ہے؟

مدارس میں یہ بہت بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے کہ رٹو طوطے تو بنا رہے ہیں اور ڈگریاں بھی مل رہی ہیں□ محبت الٰہی کی گرمی نہیں مل رہی۔ یہ بہت بڑی کمی کوتاہی ہے۔

گلہ تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

ہر ہر کام میں محبت الٰہی کی □□ ضرور کروتا کہ□ ز، ذکر، تلاوت حتیٰ کہ پڑھائی بھی محبت الٰہی بڑھانے کے لیے کر رہی ہوں۔ ہمارے حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ علم کا پڑھنا اور بڑھنا خطرناک ہے اگر خشیتِ الٰہی نہ بڑھے۔ اس کے ساتھ پابندی سے رابطہ بھی رکھنے کی کوشش کریں پھرا□ ساءاللہ عمل نصیب ہوگا۔

۵- مراقبہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نور کا انتظار کرنا ہوتا ہے اور دل میں اللہ اللہ اللہ کرنے کا تصور کر کے بیٹھنا پڑتا ہے۔ اس پر شیطان کو شدید تکلیف ہوتی ہے اس لیے وہ وسوسے ڈالتا ہے اور ہر کسی کو ڈالتا ہے۔ آپ جم کر روز آدھا گھنٹہ ضرور بیٹھیں خواہ جتنی مرضی مصروفیت ہو اس سے آہستہ آہستہ یکسوئی پیدا ہوگی اور ہر کام

میں یکسوئی آئے گی۔آپ اللہ تعالیٰ سے دل سے کہتی رہیں

ہم تو رٹیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

جسم کانپنا، وسوسے آنا، دل کا بند ہونا یہ سب کیفیات ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں۔بس یہ تصور رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے محبت سے دیکھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے محبت میں آ کر دل ہی دل میں باتیں کریں۔کبھی کبھی اللہ تعالیٰ سے اظہار محبت کریں۔کبھی دعا □ کریں۔ہاتھ اٹھائے بغیر دل ہی دل میں دعا □ کریں۔ہر کام کے لیے استاد کی ضرورت ہے۔محبت الٰہی جیسی نعمت حاصل کرنے کے لیے بھی روحانی استاد (شیخ) کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے کبھی ٹیلی فون پر یا کسی جمعرات کو تمام لڑکیوں کو کہیں کہ جامعۃ الصالحات میں آ کر محبت الٰہی کی چاشنی چکھ لیں۔ان□ اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔تجربہ کرنا شرط ہے۔ ان□ اللہ ضرور محبت الٰہی کی حلاوت نصیب ہوگی۔اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے کا انتظار کرتے ہیں کہ کب بندہ سچے دل سے توبہ معافی مانگ کر میری طرف آتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلا □ کسے کوئی راہروِ منزل ہی نہیں

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

اپنا محاسبہ کیسے کریں؟

□□□□ □□□□

□□□□

عزیزہ بنتِ نذیر زید مجدھا

السلام علیکم ! بچیوں میں خوف خدا پیدا کرنے کا آسان طر□ یہ ہے کہ وہ اپنا محاسبہ کریں کہ کتنا کام لوگوں کے لیے کیا ہے اور کتنا کام خوفِ خدا کی وجہ سے کیا ہے۔

اگر دل ہی دل میں محاسبہ کرتی رہیں کہ میرا آگے کیا بنے گا میرے سب کام اللہ کی □ میں ہیں وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے کہ کون سا کام کس □ سے کر رہی ہیں تو نیک بننا آسان ہو جائے گا۔

بہر حال بچیوں کو خوفِ خدا کے فضائل سنا □ کہ □ اور شیطان خوفِ خدا سے ہی سنورتے ہیں۔ خوفِ خدا رکھنے والوں کو تو دو ، دو جنتوں کی بشارتیں ہیں۔

□□□□□□□□□□□□ o

ترجمہ: جو کوئی اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

امام محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ میں دوسرے مشائخ سے آگے بڑھ گیا کیو□ میں نے اپنے دل کے وساوس کا بھی محاسبہ کیا ہے۔ اب جو کوئی دل کی باتوں کا بھی محاسبہ کرے گا بھلا اس کا دل کیوں پاک صاف نہیں ہوگا۔ اس لیے ہر بچی کو سمجھا □ کہ اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کریں کہ یا اللہ اس کی اصلاح فرما دیں پھر دل کی اصلاح کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حضور خوب گڑ گڑا □ کہ یہ دل تیرے حوالے ہے تو ہی اس کی اصلاح فرما دے۔ رو رو کر یہ دعا □ مانگیں کہ یا اللہ میں تجھے دل

دے رہی ہوں اس کی اصلاح فرمادیں۔



ترجمہ: اے ہمارے رب ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کر ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت □ فرما بے شک تو بہت □ کرنے والا ہے۔

بس دعا کو جتنی زیادہ مانگیں گی جتنا رو رو کر مانگیں گی اتنا ہی زیادہ دل سنورے گا اور وساوس اور خیالات سے جان چھوٹ جائے گی۔

اس عاجز کی مندرجہ ذیل آیت سے اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ اصلاح کی ہے۔



ترجمہ: کیا ایمان والوں کے لیے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر اور جو (قرآن) نازل ہوا ہے اس کی طرف جھک جا □

اس آیت کو سن کر ڈاکوؤں کے سردار فضیل بن عیاض نے سچی پکی توبہ کر لی تھی اور وہ ولیوں کا سردار بن گیا تھا۔ کیا ہم اس ڈاکو سے بھی زیادہ غافل اور لاپرواہ ہیں کہ ہمیں سچی توبہ کی توفیق نہیں ہو رہی؟

نوٹ: اس بات کو کثرت سے دل میں دھرا □ کہ کام اللہ کی رضا کے لیے کیا یا لوگوں کو دکھانے کے لیے کیا کہ لوگ کیا کہیں گے۔ اس سے محاسبہ کرنے کی توفیق نصیب ہوگی اور انسان کی اصلاح ہوتی جائے گی۔

فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی

د□ آخرت کا سب سے بڑا مسئلہ

□□□□□ □□□□

□□□□□

عزیزہ بنتِ سردار زید مجدھا

السلام علیکم! آپ نے لکھا کہ میرا دل بہت غفلت میں رہتا ہے۔

غفلت کی بڑی وجہ د□ کی سوچوں اور خیالات میں مگن رہنا ہے۔ ا□ان جب قبر حشر، موت کو سوچتا بھی نہیں ہے تو دل غفلت میں پھنس جاتا ہے۔ د□ میں ضرور رہیں اور کام بھی ضروری ضروری د□ کے کرتی رہیں□ دل قبر آخرت اور موت کی سوچ میں لگانا ہے اس لیے کثرت سے یہ سوچا کریں کہ اگر ابھی میں مرگئی تو میرا کیا بنے گا۔ کیا میری قبر حشر اور موت کے لیے تیاری ہے؟ اس سوچ کو کم از کم دن رات میں 20 دفعہ دل ہی دل میں دھرا □ اس سے غفلت دور ہوگی۔ دوسرا غفلت کا علاج یہ ہے کہ اکثر اوقات یہ سوچتی رہیں کہ

''اللہ تعالیٰ کی رحمت آرہی ہے میرے دل میں سمارہی ہے دل کی ظلمت غفلت سختی دور ہورہی ہے اور دل شکریے کے طور پر کہہ رہا ہے اللہ اللہ اللہ اور میرے کان اس اللہ اللہ اللہ کو سن رہے ہیں۔''

یہ بڑا اکسیر نسخہ ہے اسے ہر وقت دل ہی دل میں دھراتی رہیں۔ دس دن اس کو دھرا □ پھر خط میں لکھیں کی کیا تاثرات ہیں۔

دوسرا آپ نے ٹی وی کے متعلق لکھا ہے کہ اس سے کس طرح جان چھوٹے گی؟

یہ آج کا بہت بڑا گھمبیر مسئلہ ہے۔ لوگ ایسے ہی شغل میلے اور دل لگی میں

ٹی وی والا گناہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی والدہ پر حیرانی ہو رہی ہے کہ لوگوں سے ڈر گئی کہ لوگ کیا کہیں گے□ اللہ تعالیٰ کو لوگوں جتنی بھی اہمیت نہیں دے رہی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کیا کہیں گے۔ ہائے افسوس ہم لوگوں کے ڈر کو دل میں بٹھائے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی کو بھولے ہوئے ہیں۔ قبر حشر کو بھولے ہوئے ہیں آخرت کا یقین بہت کمزور ہو گیا ہے۔ وہی اوپر والی سوچ پیدا کریں کہ اگر ٹی وی دیکھتے دیکھتے ہی موت آ گئی تو پھر عذاب قبر تو سامنے ہی ہے۔ آپ عالمہ ہو کر ٹی وی دیکھتی ہیں۔ ٹی وی کے پروگراموں کے وقت کوئی دلچسپ اسلامی کتاب پڑھ لیا کریں یا کم از کم جلدی سو جایا کریں۔ یہ ٹی وی چھوڑ کر سو جانا بہت بڑی نیکی ہے۔ کیو□ لایعنی اور فضول چیزوں سے بچنا بھی نیکی ہے۔ یہی تقویٰ کہلاتا ہے جو بندے کو ولی بناتا ہے۔

جس گھر میں گناہ ہوں گے اللہ کا حکم توڑیں گے سنت کو چھوڑیں گے وہاں ضرور لڑائیاں ہوں گی۔ جو اللہ کو ناراض کرے وہ بھلا خوش کیسے رہ سکتا ہے۔ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچیں ورنہ اور مصائب میں پھنسنے کا خطرہ ہے۔ آپ لوگ قرضہ اتارنے میں سنجیدہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا □ نہیں کرتے اس لیے قرضہ نہیں اترتا۔ قرضے اتارنے کو سب سے بڑی ذمہ داری سمجھنا چاہیے۔ حضور ﷺ مقروض کا جنازہ نہیں پڑھایا کرتے تھے اس سے بڑی د□ میں اور کیا سزا ہو گی؟

ہم آپ کے مستقبل کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اس میں خوشیاں نصیب ہوں۔ آخرت اور د□ دونوں جہانوں میں سرخروئی اور کامیابی ہو۔ اللہ تعالیٰ قبر آخرت کے

سب سے بڑے مسئلے کو آسان فرمادے۔ آپ نے چھوٹے چھوٹے مسئلے لکھے ہیں□ آخرت کے بڑے مسئلے بخشش کروانے کو بھول گئیں ہیں۔

؎ کہہ رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ تو سمجھے خدا کرے کوئی

؎ کچھ بھی نہ کہا اور کچھ کہہ بھی گئے
کچھ کہتے کہتے رہ بھی گئے

؎ فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں تم خوش رہو ہم دعا کر چلے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

□ز کی اہمیت اور ماڈرن اسلام کا فتنہ

□□□□ □□□□

□□□□□

عزیزہ بنتِ شفیق زید مجدھا

السلام علیکم! آپ نے لکھا □ز نہ بھی پڑھوں تو دل میں کوئی افسوس اور □ل نہیں ہوتا۔ یہ دل کے پتھر ہونے کی علامت ہے۔ مسلمان ہو اور اس کی □ز چھوٹ جائے یہ بہت مشکل ہے۔ آج ہم نام کے مسلمان بنے ہوئے ہیں کاش کہ کام کے مسلمان بن جاتے۔ اصل میں آپ کو شاید احساس نہیں ہے کہ □ز پڑھنے کا حکم کس رب العالمین کا ہے اور اس کی طاقت کتنی بڑی ہے۔ ایک □ز جو کوئی چھوڑتا ہے گویا وہ ساڑھے سات سو دفعہ اللہ کے حکموں کے پرخچے اڑاتا ہے اور جو ایک □ز پڑھ لیتا ہے گویا وہ ساڑھے سات سو دفعہ اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کر رہا ہوتا ہے۔ آپ کثرت سے یہ سوچیں □ز اللہ کا حکم ہے اور بار بار تاکیدی حکم ہے۔ جب □ ل سے پوچھا جائے گا کہ تم جہنم میں کیسے پہنچ گئے تو وہ جواب دیں گے۔

□□□□□□□□□□□ ۝

ترجمہ: ہم □ز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔

کیا اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا انتظار کر رہی ہیں کہ جب کسی عذاب میں مبتلا کرے گا پھر توبہ معافی مانگو گی۔ پھر □ز کی پابندی کرو گی۔ ہائے افسوس ماں باپ کا حکم توڑنے سے ڈرتے ہیں اور پروردگار عالم کا حکم توڑنے سے ذرا سا بھی نہیں ڈرتے۔ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا منہ لے کر پیش ہوں گی۔ ہائے ہائے ہم کتنے لاپرواہ

ہو گئے ہیں۔ایک حدیث کا مفہوم ہے جو جان بوجھ کر ایک □ ز چھوڑے گا اس کو اسی 80 سال جہنم میں رہنا پڑے گا۔حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں جس گھر میں ایک بے □ زی ہو اس کی نحوست چالیس گھروں تک جاتی ہے۔تو پھر سوچیں جس گھر میں بے □ زی ہے اس گھر میں کتنی نحوست اور لڑائی جھگڑے ہوں گے ۔ حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ بے □ زی کو قید کر دو اور اس وقت اسے چھوڑو جب وہ پکا □ زی بن جائے۔اصل وجہ یہ ہے کہ بے □ زی اللہ کے حکموں کے خلاف بغاوت کر رہا ہے اور باغی کی سزا قید ہی ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ اپنے گورنروں کو تاکیدی خط لکھا کرتے تھے کہ لوگوں کی □ ز کی سب سے زیادہ فکر کریں کیو □ یہ اللہ کا سب سے بڑا حق ہے۔جو بڑے حق کو ضائع کرے گا تو پھر وہ چھوٹے حقوق کو بھی ضائع کرنے لگ جائے گا۔

آپ نے تھوڑے رزق کی شکایت کی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تھوڑا رزق جس کا ا □ ان شکر ادا کرے اس زیادہ رزق سے اچھا ہے جس کا شکر ادا نہ کر سکے۔ جتنا □ ہے اس کا تو شکر آپ نے ادا نہیں کیا کہ □ ز بھی چھوڑ کر ناشکری کرتی ہو اور اگر زیادہ مل گیا تو شاید سب □ زیں ہی چھوڑ کر د □ کی مصروفیات میں لگ جاؤ۔اللہ سے ڈرو اور جو □ پر اس پر صبر شکر کرو۔ ا □ ء اللہ رزق میں برکت ہوگی۔یہ بھی تجربے سے ثابت ہے کہ □ ز کی پابندی کرنے اور باوضو رہنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

آپ نے خواب لکھا کہ الھدیٰ والی لڑکی چرچ میں بیٹھی درس دے رہی ہیں۔

یہ لوگ مسلمانوں کے مدرسوں، مسجدوں والوں کو برا کہتے ہیں علمائے کرام

کی توہین کرتے ہیں اور ماڈرن اسلام پیش کرتے ہیں اسی وجہ سے چرچ میں بیٹھی ہیں۔شاید کم علمی اور کم فہمی کی وجہ سے یہ لوگ چرچ والوں کو سپورٹ کرتے ہوں گے۔بعض اوقات بے دھیانی میں ا□ان ایسے کام کر جاتا ہے جو اسے بعد میں پتہ چلتا ہے کہ وہ تو غلط تھے۔

عورتیں چودہ سو سال سے عورتوں والی□ زپڑھ رہی ہیں جس میں ان کی□ ا□ کا خیال رکھا گیا ہے ان کے پردے کے تقاضوں کا خیال رکھا گیا ہے□ یہ لوگ مرد اور عورت کو ایک ہی رسے میں باندھ رہے ہیں اور ذرا سا بھی عقل سے کام نہیں لے رہے کہ عورتوں اور مردوں کے جسم کے ا□ ءمختلف ہیں ان کے جذبات مختلف ہیں ا□ طبیعت کے تقاضے مختلف ہیں اس لیے انہیں سمٹ کر اور باپردہ □ زپڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔مرد اور عورت کے ستر کا فرق ہے تو بھلا عورت بالکل مرد کی طرح کیسے□ زپڑھ سکتی ہے۔بہرحال اس کو اپنی□ ا□ کا اور پردے کا ہر حال میں خیال رکھ کر □ زپڑھنی چاہیے۔

ایک دفعہ ایک لڑکی بڑی تیز طرار ہمارے مدرسہ میں آئی اور وہ ڈاکٹرنی صاحبہ کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی کہ وہ اتنی بڑی عالمہ ہے کہ اس جیسی عالمہ د□ میں نہیں ہے۔ہمارے حضرت شیخ دامت برکاتہم نے فرمایا بیٹی میرے پاس زیادہ وقت نہیں کہ آپ سے بحث کروں بس اتنا بتادیں کہ کل قیامت کے دن ایک طرف امام ابوحنیفہؒ کھڑے ہوں گے۔ان کے پیچھے بڑے بڑے علماء حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت تھانویؒ اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کھڑے ہوں گے اور دوسری طرف امام فرحت ہاشمی کھڑی ہوں گی تو آپ کس کے پیچھے کھڑا ہونا پسند کریں گی۔کس کے

پیچھے چلنا چاہوگی۔اس نے کہا بس بس اب مجھے بات سمجھ آ گئی ہے کہ آخرت میں کیا سے کیا ہو جائے گا۔ ہمیں لوگوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے بلکہ چودہ سو سال سے جو حقائق امت میں چل رہے ہیں ان کو دیکھنا چاہیے۔ ماڈرن اسلام کی طرف نہ دیکھیں بلکہ نبی ﷺ کے زمانے کے عملی اسلام کو دیکھیں اور تقویٰ کی زیادہ سے زیادہ پیروی کریں کیو□قرآن میں تقویٰ کا بار بار ذکر ہے۔حضور اکرم ﷺ نے بھی فرمایا شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہیں ہے اسے لے لو۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

ابتداء اور انتہا میں اخلاص

□□□□□ □□□□□

□□□□□

عزیزہ بنتِ طاہر صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

بہت عرصہ بعد پھر خطوط کی طرف رجحان ہوا ہے کیو□ اکثر بچیاں اپنی اصلاح کے لیے بذریعہ خط رجوع کرتی ہیں□ عدیم الفرصتی کے باعث جواب دینا مشکل ہوجاتا ہے اب طبیعت میں پرزور داعیہ پیدا ہوا ہے کہ بچیوں کی اصلاح کا یہی طر□ مناسب ہے۔ یہی انہیں صحبت صالح مہیا کرنے کا قائم مقام ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم بہرحال یہاں مسجد میں گوشۂ عافیت میسر آ گیا اس لیے چند لوگوں کو جوابات لکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ غائب سے ان میں تاثیر اصلاح پیدا فرمادے۔

ع تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

آپ لوگوں سے ایک دفعہ ذکر کیا تھا کہ اخلاص سے متعلق کچھ گذارشات قلمبند کرنا چاہتا ہوں شاید اس طرح ہمیں بھی بھولا ہوا سبق یاد ہوجائے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو دوسروں میں اخلاص پیدا کرنے کی فکر کرے گا رب تعالیٰ پہلے اس کے اپنے کاموں میں اخلاص پیدا کردے گا۔

□□□□□□□□□□□□□□

نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

ہم دوسروں میں اخلاص پیدا کرنے کی فکر کریں گے ا□□ء اللہ پروردگار عالم ہمارے

اندر بھی اخلاص پیدا کر دے گا۔ جیسا کہ کسی نے عربی میں شعر کہا ہے۔

□□□ □□□□□□ □□□ □□ □□□□

□□□□ □□□□□ □□ □□□ □□□

میں نیک نہیں ہوں□ نیکوں سے محبت رکھتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیک بنادے۔
مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر کام خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یا کم ازکم یہ تمنا تو رکھے کہ ہائے کاش میرے اندر اخلاص پیدا ہو جائے۔ نہ اخلاص پیدا کرے اور نہ ہی تمنا رکھے تو پھر اس سے بڑی خطرے کی بات کیا ہو سکتی ہے؟
اخلاص کی بنیاد کو واضح کرنے کے لیے عموماً بڑی بڑی کتابوں کے شروع میں یہ حدیث لکھی جاتی ہے □□□□□□□□□□□□
بے شک عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔
مطلب اس کا یہی ہے کہ جیسی کسی کی □ خالص ہوگی ویسا ہی خالص اس کا عمل ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ □ میں زیادہ سے زیادہ اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ □ کہتے ہیں دل سے کسی کام کا پکا ارادہ کرنے کو تا کہ عمل کیا جا سکے۔ جتنی پکی □ اور ارادہ ہوگا اتنا ہی عمل میں بھی اخلاص ہوگا □ اور ارادہ میں یہ چیز سرفہرست ہونی لازمی ہے کہ میں ہر چیز کے فائدے اور دکھاوے سے ہٹ کٹ کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور خوش کرنے کے لیے یہ عمل کر رہا ہوں۔
یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ جس طرح عمل کے شروع میں □ میں اخلاص ضروری ہے اس طرح عمل کے آخر تک اخلاص ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ شروع میں تو بہت اخلاص ہو□ عمل کے آخر میں اخلاص کی وہ کیفیت باقی نہ رہے۔ یہ بہت خطرناک ہے۔ اخلاص کہتے ہیں شروع سے آخر تک اخلاص اور رضائے الٰہی کی کیفیت قائم

رکھنے کو اسی لیے حدیث شریف ہے [redacted]
عملوں کا دارومدار خاتمے پر بھی ہے۔
مثلاً کوئی □ز پڑھ رہا ہے۔ ساری □ز مکمل کر لی □آخر پر دعا پڑھتے ہوئے وضو ٹوٹ گیا تو کیا □ز دوبارہ نہیں پڑھنی پڑے گی۔ کیو□ابھی □ز مکمل نہیں ہوئی اس طرح کسی بھی عمل کی تکمیل اور اخلاص کا دارومدار خاتمہ پر بھی ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ آخر تک اخلاص کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کرے تا کہ پوری رضائے الٰہی حاصل ہو سکے۔ قرآن حکیم فرما رہا ہے
[redacted] □
خبردار اللہ تو خالص دین کو قبول کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ □ اور ارادہ کو ہر حال میں خالص رکھیں۔ اگر پھر بھی اخلاص پیدا نہ ہو تو پھر عمل کو چھوڑنا نہیں چاہیے بلکہ جیسا بھی ہو کرتے رہیں □ء اللہ ندامت اور افسوس کرتے رہنے سے اخلاص کی وہ کمی پوری ہو جائے گی۔ حضرت مفتی محمد شفیع فرماتے تھے کہ اخلاص کی پوری کوشش کریں اگر پھر بھی اخلاص میں کمی رہ جائے اور کوشش کے باوجود بھی اخلاص پیدا نہ ہو تو اللہ سے رونے والی شکل بنا کر اخلاص مانگیے □ء اللہ اس عاجزی پر اخلاص نصیب ہوگا۔

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی

دعوتِ دین کے لیے تڑپنا

□□□□□ □□□□

□□□□□

محترمہ لیکچرر صاحبہ زید مجدھا

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! آپ کا مختصر سا خط □ کچھ حالات سے آگاہی ہوئی۔ تفصیلی حالات لکھنے چاہیے بلکہ چوبیس گھنٹے کے حالات لکھنے چاہیے تاکہ ہر کام کی اصلاح ہو سکے۔ اور زندگی میں اخلاص اور سکون پیدا ہو سکے۔ الحمدللہ آپ میں طلب پیدا ہو گئی ہے اب دین کے لیے تڑپنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔

؎ تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضیٰؓ سوزِ صدیقؓ دے

□ء اللہ تعالیٰ آپ سے دین کے بڑے کام ہوں گے شرط یہ ہے کہ اپنی زندگی میں اخلاص اور رضائے الٰہی پیدا کریں۔ دل میں امتِ محمدیہ کی بھلائی کی تڑپ ہو۔ اکثر اوقات یہ سوچتی رہیں کہ اگر یہ بے پردہ عورتیں اسی حال میں مر گئیں تو ان بیچاریوں کا کیا بنے گا۔

؎ خنجر چلے کسی پر مرتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

حضور اتنا غمزدہ ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دردِ امت کا غم کم نہیں کیا صرف تسلی دی کیو□ غم کے بغیر کام نہیں بنتا۔ یہ عاجز بھی آپ کے لیے دست بدعا ہے کہ آپ کو بھی امتِ محمدیہ کی بے دینی پر کڑھن اور غم نصیب ہو جائے۔ یہ نیک بننے کا

انتہائی شارٹ کٹ راستہ ہے۔ جو دوسروں کو جہنم کے کاموں سے بچائے گا کڑھے گا، غم زدہ ہوگا۔ ان شاء اللہ رونے دھونے والوں کو دوسروں سے پہلے بچالیا جائے گا۔ آپ کو ہر حال میں مدرسہ میں دعوت دینا سیکھنا چاہیے۔

نوٹ: میرا دل چاہتا ہے کہ آپ جیسی ہزاروں عورتیں ہوں انہیں دعوت کا درد سکھا کر گھر گھر اور در در تک بھیج دوں تا کہ وہ ساری د□ تک نبی ﷺ کے سینے کا درد پہنچا دیں۔ ھائے اللہ میں اپنے درد کو کیسے بیان کروں۔

؎ تیرے عشق نے مجھے غم دیا
میرے غم کی عمر دراز ہو

؎ کاغذ تمام، سیاہی تمام اور ہم تمام
□داستانِ شوق ابھی ناتمام ہے

والسلام مع الاکرام
فقیر محمد اسلم نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

